پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ

جلد :65 شمارہ: 06

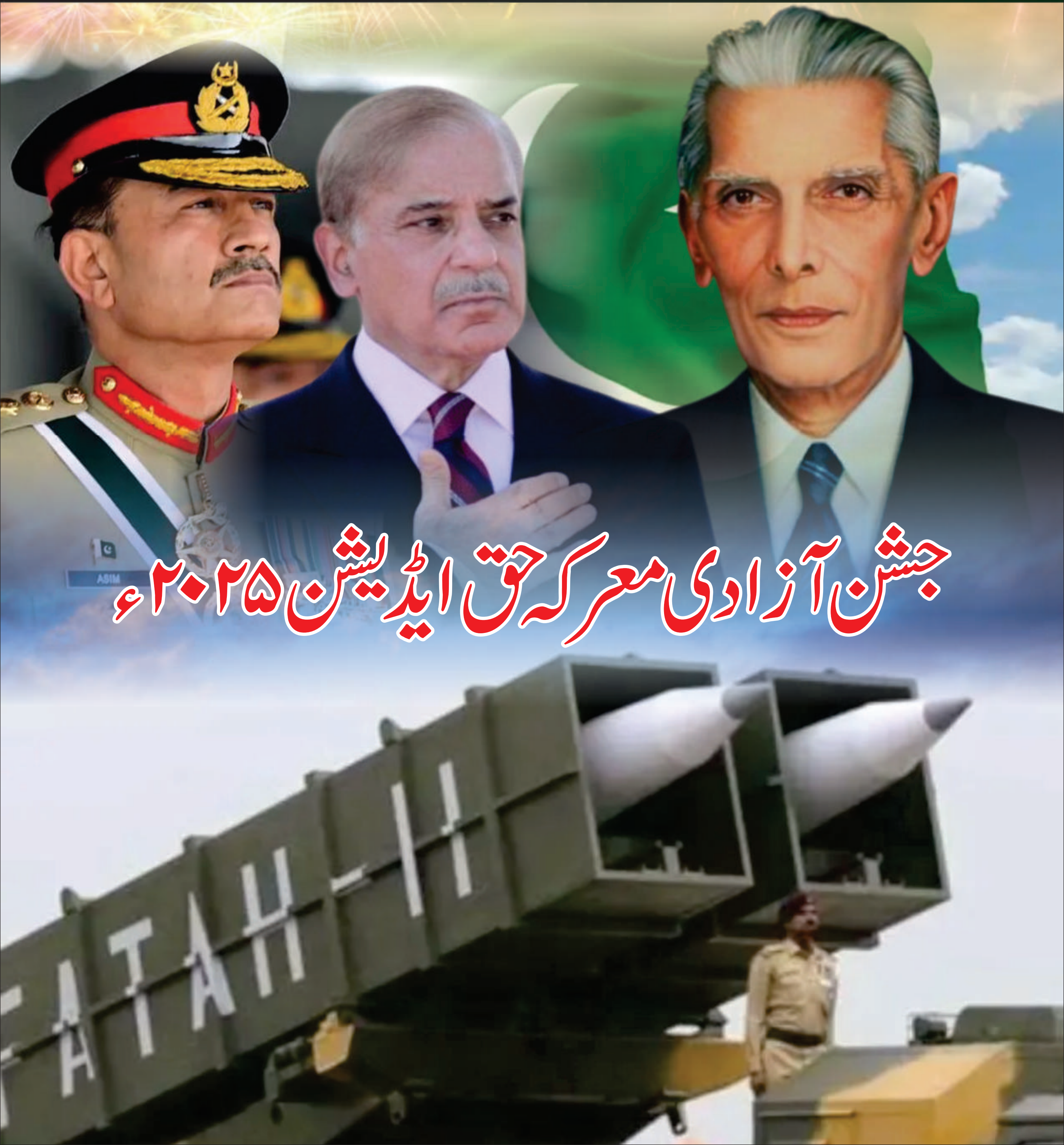

جشن آزادی معرکہ حق ایڈیشن ۲۰۲۵ء

معرکہِ حق ایڈیشن ۲۰۲۵ء

پاک جمہوریت

وزارتِ اطلاعات ونشریات کا جریدہ
جلد:65 شمارہ:06

نمبر	عنوان	مصنف	صفحہ
	اداریہ		۵
۱۔	بنیان مرصوص مادرِ وطن کے محافظوں کا ناقابلِ فراموش باب	نوید چودھری	۶
۲۔	پاکستان کی جنگی، سیاسی اور صحافتی محاذ پر کامیابی	رانا نوید اقبال	۱۱
۳۔	معرکہ حق اور پاک بحریہ	جبار چودھری	۱۸
۴۔	معرکہ حق میں لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف کا کلیدی کردار	عبدالناصر خان	۲۴
۵۔	7 مئی بھارت کا معصوم شہریوں اور مساجد پر بزدلانہ حملہ	صغرا صدف	۳۰
۶۔	امن کے لیے جنگ ضروری	عمار مسعود	۳۷
۷۔	آپریشن بنیان مرصوص پاکستان کی لاجواب دفاعی حکمت عملی	عدیلہ خالد	۴۱
۸۔	آپریشن بنیان مرصوص جب پاکستان کی جنگی حکمتِ عملی نے دنیا کو ششدر کر دیا	تنویر اقبال	۴۶
۹۔	پاک بھارت جنگی ودفاعی نظام پاک چین ٹیکنالوجی اشتراک۔۔تقابلی جائزہ	اسماء بابر	۵۴
۱۰۔	آپریشن ''بنیان مرصوص'' اور وزیر اعظم کا خلوص	شبیر احمد عثمانی	۶۰
۱۱۔	پاک بھارت جنگ بھارت امریکہ اسرائیل کے خلاف بڑا بلاک	قذافی بٹ	۶۵
۱۲۔	پاک بھارت کشیدگی دونوں ممالک کی افواج اور جنگی ساز وسامان کا تقابلی جائزہ	اسلم ممتاز	۶۹
۱۳۔	تین معجزے، تین کہانیاں	حفیظ اللہ نیازی	۷۴
۱۴۔	دوران جنگ پاکستان کی بین الاقوامی سفارتی حمایت	امتیاز تارڑ	۸۰
۱۵۔	نریندر مودی شخصیت نہیں کیفیت بھارت کے لیے خطرہ بن گئے	سلمان غنی	۸۶
۱۶۔	جنگ میں بیانیہ کا محاذ وزارتِ اطلاعات ونشریات کا کردار	شبیہہ عباس	۹۱
۱۷۔	جنگ چاہتے ہو یا تجارت شکست سے دوچار بھارت	محمد زکریا	۹۸
۱۸۔	عوام وافواجِ پاکستان ایک پیج پر	شکیل ملک	۱۰۶
۱۹۔	معرکہ حق پاکستان نے کیا پایا، بھارت نے کیا کھویا	سرفراز راجا	۱۱۲
۲۰۔	عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کی گونج آپریشن بنیان مرصوص کی سفارتی کامیابی	راضیہ سید	۱۱۷
۲۱۔	فضائی حدود کے ناقابل تسخیر محافظ اور ۲۰۲۵ کا معرکہ	شمیم اختر	۱۲۲
۲۲۔	بلند اور ہوئی ہے مرے چراغ کی لو	سعدیہ قریشی	۱۲۶
۲۳۔	عالمی ضمیر کی بیداری بنیان مرصوص کی کشمیر پالیسی کی بازگشت	دلاور چودھری	۱۳۱
۲۴۔	معرکہ حق عسکری ہم آہنگی	محمد عاصم نصیر	۱۳۶
۲۵۔	United We Triumph	حسن افتخار	۱۴۱
۲۶۔	Pak-China Technology Collaboration A Strategic Alliance for the future	دانیال لقمان	۱۴
۲۷۔	New Pakistan Emerges From Marka e Haq	مبشر بخاری	۱۵۴
۲۸۔	The Postocolonial Other: How India-Pakistan Hostility is Fueled by Mutual Othering	ثقلین امام	۱۶۰

نگرانِ اعلیٰ: ثمینہ فرزین
نگران: محمد سلیم
مینجنگ ایڈیٹر: شبیہہ عباس
چیف ایڈیٹر: ماریہ رشید ملک
ایڈیٹر: مائرہ جاوید
ڈیزائنر: محمد وسیم

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز،
291۔اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور
انتظامیہ: 042-99333909
مدیر: 042-99333912
email:editor@pakjamhuriat.org

انتباہ

ادارے اور میگزین ’’پاک جمہوریت‘‘ کا مقصد عوام النّاس کو عصر حاضر کے حالات واقعات سے آگاہ کرنا اور بہترین مواد مہیّا کرنا ہے۔ البتہ شمارے میں شامل تمام مضامین مصنفین کی ذاتی آراء پر مشتمل ہیں۔ لہٰذا ادارے کے کسی فرد پر ذمہ داری عائد نہیں ہوتی۔

اداریہ

پیش لفظ: خصوصی ایڈیشن

آپریشن بنیان مرصوص بھارتی جارحیت اور 7 مئی کو ہونے والے میزائل حملوں کے جواب میں کیا گیا۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی 22 اپریل کو کشمیر کے علاقے پہلگام میں پیش آنے والے واقعے کے بعد بڑھ گئی۔ یہ جنگ تین محاذوں پر لڑی گئی — میڈیا، سفارتکاری اور عسکری محاذ پر۔ اطلاعات اور خارجہ امور کے وزراء نے بالترتیب معلوماتی اور سفارتی جنگ کی قیادت کی۔ عسکری محاذ پر پاکستان کی تینوں افواج — فضائیہ، بحریہ اور بری فوج نے اپنی اپنی قوت اور استعداد کے مطابق کردار ادا کیا، جن میں فضائیہ سب سے آگے رہی۔ بھارت کے میزائل حملوں کے بعد، پاکستان کے لڑاکا طیاروں نے 10 مئی کی صبح فضائی کارروائیاں کیں اور بھارت کو کافی نقصان پہنچایا۔

اس جنگ کا ایک نمایاں پہلو پاکستان اور چین کے درمیان ٹیکنالوجی کے اشتراک اور تعاون کا تھا۔ چینی J-10C طیارے اور جدید جیمنگ (Jamming) ٹیکنالوجی نے 6 بھارتی طیارے مار گرانے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

ڈائریکٹر جنرل آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف اور ایئر وائس مارشل اورنگزیب مسلح افواج کے ترجمان کے طور پر سامنے آئے۔ اس موقع پر وزیر اطلاعات عطا تارڑ اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے اپنی وزارتوں میں اہم کردار ادا کیا۔

اس تمام صورتحال میں جو شخصیت سب سے نمایاں ہو کر سامنے آئی وہ چیف آف آرمی سٹاف سید عاصم منیر تھے۔

ان کی مثالی قیادت اور جرات مندی جس سے انہوں نے مسلح افواج کی قیادت کی، تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائے گی جن کو اِن کی غیر معمولی قائدانہ صلاحیتوں کے اعتراف میں فیلڈ مارشل کے عہدے سے نوازا گیا۔

پاکستان کے عوام اس جنگ میں ایک آواز بن گئے اور اپنی مسلح افواج کے ساتھ چٹان بن کر کھڑے رہے۔ عوام کی یہی یکجہتی اور حوصلہ ہی وہ قوت تھی جس نے بھارت پر فیصلہ کن فتح کو ممکن بنایا۔

اللہ کرے کہ ہمارے ملک کو اگر کبھی بھی سرحدوں پر مسئلہ درپیش ہو تو وہ کامیابی و کامرانی سے سرخرو ہو۔

پاکستان زندہ باد!

شکریہ

ایڈیٹر پاک جمہوریت

بنیان مرصوص

مادرِ وطن کے محافظوں کا ناقابلِ فراموش باب

نوید چودھری

تاریخ گواہ ہے کہ جب جب دشمن نے پاک سرزمین کی طرف میلی آنکھ سے دیکھا، تب تب پاکستان کے فرزندوں نے اپنے لہو، عزم اور غیرت سے بہادری کی وہ داستانیں رقم کیں کہ زمانہ پکار اٹھا کہ پاکستان ناقابلِ تسخیر ہے۔ حالیہ معرکہ "بنیان مرصوص" محض ایک فوجی آپریشن نہیں تھا بلکہ یہ پاکستان کے عسکری وقار، سفارتی حکمت، قومی اتحاد اور عالمی برتری کا زندہ ثبوت تھا۔ یہ ایک ایسا فیصلہ کن لمحہ تھا جس نے نہ صرف دشمن کے عزائم کو خاک میں ملایا بلکہ اس کے منہ پر وہ طمانچہ رسید کیا جو صدیوں تک یاد رکھا جائے گا۔

اس معرکے کی ابتدا اُس وقت ہوئی جب بھارت نے پاکستان کے امن کو چیلنج کرنے کی ناپاک جسارت کی۔ فالس فلیگ آپریشنز، مساجد پر حملے، معصوم شہریوں کی جانیں لینا اور فضائی حدود کی خلاف ورزیاں، یہ سب کچھ بھارت کی گھناونی پالیسیوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ بھارت نے عالمی برادری کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کی، مگر وہ بھول گیا کہ پاکستان اب 1965 یا 1971 والا ملک نہیں۔ اگرچہ اس وقت بھی ہم نے اسے منہ توڑ جواب دیا تھا لیکن اب قیادت جنرل سید عاصم منیر جیسے مدبر اور بہادر سپہ سالار کے ہاتھ میں ہے، جو دشمن کی چال کو اس کے بچھانے سے پہلے ہی سمجھ لیتے ہیں۔

فیلڈ مارشل عاصم منیر کا کردار اس معرکے میں ایک ستون کی مانند رہا۔ انہوں نے نہ صرف فوج کو پیشہ ورانہ اور عسکری حکمت عملی کے تحت منظّم رکھا بلکہ ہر محاذ پر خود آگے بڑھ کر جوانوں کا حوصلہ بڑھایا۔ ان کی قیادت میں پاکستان آرمی نے بری، فضائی اور بحری حدود پر ایسا جال

بچھایا کہ دشمن قدم اٹھاتے ہی پھنس گیا۔ پاک فضائیہ نے جوابی کارروائیوں میں دشمن کے جنگی اثاثے بھی زمین بوس کیے جن پر وہ سالوں سے سرمایہ کاری کرر ہاتھا۔ دشمن کے ہروار کا منہ توڑ جواب دیا اور عقابوں کی طرح سمندروں کی حفاظت کی۔

میدانِ جنگ میں فتح صرف گولیوں سے نہیں بلکہ بیانیے سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ ڈی جی آئی ایس پی آر لفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے دن رات جاگ کر میڈیا کے محاذ پر معجزے کر دکھائے، پہلگام واقعہ سے لے کر معرکہ حق تک کسی بھی لمحے یہ محسوس نہیں ہوا کہ قوم یا دنیا اصل حقائق سے لاعلم ہے۔ لفٹیننٹ جنرل احمد شریف پاکستانیوں کے دلوں کی دھڑکن تو بنے ہی رہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ پوری دنیا کی نگاہوں کا مرکز بنے رہے- حالت جنگ میں بھی ایمان کامل اور پختہ اعتماد کے ساتھ سچائی کو جس انداز ہ میں پیش کیا، آنے والے کئی سال تک اس بے مثال کارکردگی کا حوالہ دیا جاتا رہے گا- یہی وہ پہلو ہے جس میں وزیر اطلاعات ونشریات عطا اللہ تارڑ نے بھی کمال کی حکمت عملی اپنائی۔ اُن کی

زیرِ قیادت وزارت اطلاعات نے دشمن کی پھیلائی ہوئی جھوٹی خبروں اور پروپیگنڈے کو اسی وقت بے نقاب کیا، جب وہ عوامی ذہنوں میں جڑیں پکڑنے والا تھا۔ عطا اللہ تارڑ کی میڈیا جنگ میں کامیابی وہ خاموش ہتھیار تھی جس نے دنیا کو سچ دکھایا اور دشمن کے چہرے سے نقاب اتارا۔ ہر بریفنگ، ہر پریس کانفرنس اور ہر بیان میں سچائی اور وقار کی جھلک موجود رہی۔

وزیر اعظم شہباز شریف نے عالمی سطح پر وہ سفارتی مہارت دکھائی جو بڑے بڑے عالمی لیڈروں کا خاصہ سمجھی جاتی ہے۔ اقوامِ متحدہ میں

پاکستان کے مؤقف کی پرزور نمائندگی، اسلامی ممالک کی تنظیم سے لے کر یورپی یونین تک ہر فورم پر پاکستان کا موقف نہ صرف سنا گیا بلکہ سراہا گیا۔ سفارتی محاذ پر بنیان مرصوص کی بازگشت ایسی تھی کہ ہر ملک نے محسوس کیا کہ پاکستان صرف اپنی سرزمین نہیں بلکہ خطے کے امن کا بھی محافظ ہے۔ وزیر خارجہ اسحٰق ڈار نے وزارت خارجہ میں بھی اپنی غیر معمولی کارکردگی دکھاتے ہوئے پوری دنیا سے رابطہ رکھا۔ منجھے ہوئے سفارتکار کی طرح دھیمے انداز میں گفتگو کرتے رہے لیکن جب بھارت کو وارننگ دیتے تو لہجہ بہت ٹھوس ہو جاتا۔

دفتر خارجہ نے اپنے تجربہ کار سفیروں کے ذریعے دنیا بھر میں پاکستان کے مؤقف کو اس انداز سے پیش کیا کہ دشمن ملک ہر جگہ اپنے جھوٹ کے جال میں خود ہی پھنس گیا۔ امریکہ، چین، روس، ترکی، سعودی عرب — ہر جگہ پاکستان کی حمایت میں آوازیں بلند ہوئیں۔ بھارت کو عالمی سطح پر جس ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا، وہ اس کی خارجہ پالیسی کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

آپریشن بنیان مرصوص میں پاکستان کی دفاعی صنعت کے کارنامے بھی کھل کر سامنے آ گئے۔ جن پر قوم کو فخر ہونا چاہیے۔ جدید ہتھیار، خودکار دفاعی نظام، اور جدید ٹیکنالوجی کے استعمال نے دشمن کو حیران کر دیا۔ چین کے ساتھ میں اشتراک سے جو ٹیکنالوجی کی طاقت پاکستان نے حاصل کی، وہ اس آپریشن میں عملی صورت میں نظر آئی۔ یہ اشتراک پاکستان کے لیے ایک نعمت ثابت ہوا، جس نے عسکری خودکفالت کے سفر کو ایک نئی منزل کی طرف رواں دواں کر دیا۔

بھارتی سیاست، خاص طور پر نریندر مودی کی قیادت، اس معرکے کے بعد شدید دباؤ کا شکار ہوئی۔ ان کے تمام دعوے، بیانات، اور تمام وعدے عوام کے لیے صرف مایوسی بن کر رہ گئے۔ ان کا سیاسی بیانیہ "پاکستان کو سبق سکھانے" کا جو نعرہ لے کر چلا تھا، وہ خود ان کے لیے طنز کا جملہ بن گیا۔ بھارتی میڈیا جو ابتدا میں بڑھ چڑھ کر جھوٹی کامیابیاں سنا رہا تھا، وہ بھی آخرکار خاموشی اختیار کرنے پر مجبور ہو گیا۔

پاکستانی عوام نے یومِ تشکر کے طور پر اس فتح کو منایا۔ سوشل میڈیا سے لے کر مساجد تک، جلسوں سے لے کر سکولوں تک، ہر جگہ فتح اور شکر کے ترانے گونجنے لگے۔ آرمی چیف، وزیر اعظم، اور افواجِ پاکستان کو عوام نے جس محبت اور اعتماد سے نوازا، وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ قوم اور فوج ہم آہنگ ہیں، نہ صرف الفاظ میں بلکہ عمل میں بھی۔ یہ وہ اتحاد ہے جو کسی بھی قوم کو ناقابلِ شکست بنا دیتا ہے۔

بنیان مرصوص صرف ایک فوجی مہم نہیں تھی، یہ پاکستان کی سیاسی، عسکری اور سفارتی حکمت عملی کا حسین امتزاج تھی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب دشمن نے نہ صرف جنگ ہاری بلکہ اخلاقی میدان میں بھی رسوا ہوا۔ عالمی میڈیا نے پاکستان کے مؤقف کو جائز قرار دیا، اور بھارت کی جھوٹی کہانیاں بے نقاب ہوئیں۔ کشمیر کے مسئلے پر پاکستان کی بات کو زیادہ سنجیدگی سے سنا جانے لگا اور یہ بنیان مرصوص کا ایک خاموش لیکن اہم ترین نتیجہ تھا۔

آخر میں سوال یہ ہے کہ اس معرکے میں بھارت نے کیا کھویا اور پاکستان نے کیا پایا؟ بھارت نے کھویا اپنی ساکھ کو، اپنے بیانیہ، اپنے

دعوے اور اپنی داخلی سیاست کو، اپنے عالمی تشخص کو اور اپنی فوجی طاقت کے کھوکھلے دعوے بے نقاب کرائے۔ جبکہ پاکستان نے پایا ایک مضبوط دفاع، مضبوط سفارت، متحد قوم، اور دنیا کے سامنے ایک باوقار، سمجھدار اور طاقتور ریاست کا تصوّر۔

بنیان مرصوص اس بات کا استعارہ ہے کہ جب قوم اپنے محافظوں پر بھروسہ کرتی ہے، جب لیڈر شپ بہادر، ایماندار اور محنتی ہو، جب ادارے ہم آہنگ ہوں، اور جب مقصد صرف مادرِ وطن کا دفاع ہو۔ تب کوئی بھی طاقت پاکستان کو زیر نہیں کر سکتی۔ دشمن کو خبر ہو کہ یہ قوم اپنے خون سے اپنی سرحدوں کی حفاظت کرتی ہے، اور اگر کوئی اس سرزمین کی طرف انگلی اٹھائے گا، تو اس کا ہاتھ کاٹ کر واپس بھیجا جائے گا، وہ بھی اس ہیبت سے کہ دشمن کی آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔ کیونکہ ہمارا ایمان ہے، پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ۔

پاکستان زندہ باد۔

افواجِ پاکستان پائندہ باد۔

پاکستان کی جنگی، سیاسی اور صحافتی محاذ پر کامیابی

رانا نوید اقبال

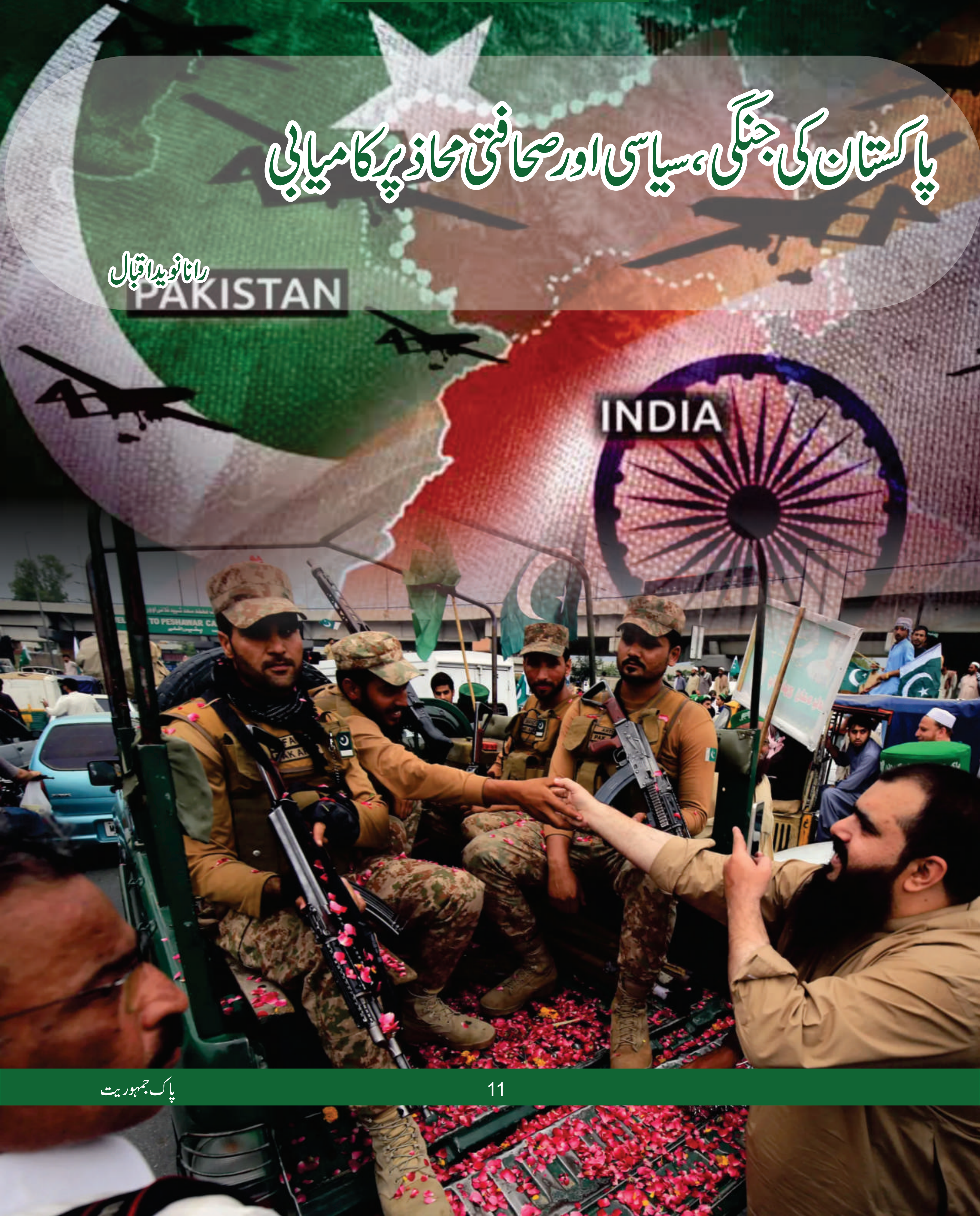

اگر یہ کہا جائے تو زیادہ غلط نہ ہوگا کہ قیام پاکستان سے لے کر آج تک پاکستان اور بھارت کے تعلقات نشیب وفراز کا شکار ہی رہے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان تین بڑی جنگیں، درجنوں سرحدی جھڑپیں، سفارتی کشیدگی، میڈیا وار اور سب سے بڑھ کر عدم اعتمادی کی فضا جیسے مسائل نے ہمیشہ ایک دیرپا اور مستحکم تعلقات کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کی ہیں۔ اور اگر کبھی عوامی قوتوں نے امن کی خواہش کی بھی ہے تو اسے انتہا پسند سیاسی مخالفین کی الزام تراشیوں اور پروپیگنڈہ کے خوف سے دبا دیا گیا ہے۔

اس بات میں تو خیر کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ پاکستان ہمیشہ خطے میں امن اور استحکام کے لیے مذاکرات کا خواہاں رہا ہے، لیکن افسوس کہ بھارت کی طرف سے ہمیشہ ایسے اقدامات سامنے آتے ہیں جو نہ صرف عدم اعتماد کو بڑھاتے ہیں بلکہ تنازع کو مزید گہرا کر دیتے ہیں۔

اگر بات کی جائے مسلہ کشمیر کی تو یہ سال 1947 میں برصغیر کی تقسیم کے وقت ہی پیدا ہو گیا تھا لیکن بھارت کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے یہ آج تک حل طلب ہے۔

بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے تو کشمیر کو پاکستان کی 'شہ رگ' قرار دیا تھا لیکن اس بات کو کاونٹر کرنے کے لیے بھارت نے اسے اپنا 'اٹوٹ انگ' کہنا شروع کر دیا۔ اقوام متحدہ میں کشمیر پر قراردادیں منظور ہوئیں، جن میں کشمیری عوام کو حقِ خودارادیت دینے کی بات کی گئی، مگر

اپنی روائتی ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے بھارت ان قراردادوں پر عملدرآمد کرنے سے بھی انکاری رہا ہے۔

فالس فلیگ آپریشن کوئی نئی اصطلاح نہیں لیکن چونکہ حالیہ دنوں میں اس کا استعمال بڑھا ہے اس لیے سب لوگ اس سے اچھی طرح واقف نہیں۔ فالس فلیگ آپریشن ایک خفیہ کارروائی ہوتی ہے جس میں کوئی ملک، تنظیم یا ادارہ ایسا حملہ یا واقعہ کرتا ہے جسے دیکھ کر ایسا لگے کہ وہ کسی اور نے کیا ہے۔ اس کا مقصد دھوکہ دینا اور دوسرے فریق پر الزام ڈالنا ہوتا ہے تاکہ سیاسی یا فوجی مقاصد حاصل کیے جا سکیں۔ بھارت کا تو یہ وطیرہ رہا ہے کہ وہ اپنے اندر ہونے والی دہشتگردی کے واقعات کے نتیجہ میں اپنی ناکامی اور نااہلی تسلیم کرنے کے بجائے ہمیشہ اس قسم کے واقعات کو پاکستان سے جوڑ کر اپنے عوام اور دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

سال 2008 میں ممبئی میں ہونے والی دہشتگری کو بھارت نے بغیر کسی تحقیقات کے فوری طور پر پاکستان سے جوڑ دیا تھا۔ پاکستان نے واقعے کی مذمت بھی کی اور مکمل تعاون کی پیشکش بھی کی لیکن بھارت کی بس ایک ہی کوشش تھی کہ کسی نہ کسی طرح پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کیا جائے۔ اگرچہ، بعدازاں، کچھ بھارتی صحافیوں اور سابق افسران نے اس واقعے میں داخلی کوتاہیوں اور سیاسی مفادات کی نشاندہی کی لیکن اس مؤقف کو کوئی اہمیت نہ دی گئی۔

اسی طرح سال 2016 میں پٹھان کوٹ اور اُڑی میں ہونے والے حملوں کا الزام بھی فوری طور پر پاکستان پر لگا دیا گیا، حالانکہ ان حملوں میں بھارت کی اپنی انٹیلی جنس ناکامیوں کے شواہد موجود تھے۔ پاکستان نے پٹھان کوٹ معاملے پر تحقیقاتی ٹیم بھیجنے کی پیشکش بھی کی جو ایک مثبت قدم تھا، لیکن بھارت نے تعاون کے بجائے الزام تراشی کی روش برقرار رکھی۔

سال 2019 میں پلوامہ حملہ بھارت کی جانب سے پاکستان پر الزام تراشی کی بدترین مثال تھی۔ ایک خودکش حملہ جس میں چالیس سے زائد بھارتی فوجی ہلاک ہوئے لیکن بغیر کسی تحقیقات کے اسے فوراً ہی پاکستان سے جوڑ دیا گیا۔ بھارت نے ثبوت دیے بغیر بالاکوٹ میں فضائی حملہ کر دیا، جسے وہ 'سرجیکل اسٹرائیک' قرار دیتا ہے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ اس حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، بلکہ پاکستان نے نہ صرف بھارتی طیارہ مار گرایا بلکہ اس کے پائلٹ ابھی نندن کو گرفتار بھی کر لیا گیا جسے بعدازاں واپس کر دیا گیا، جو یقینی طور پر پاکستان کی سفارتی اور اخلاقی فتح تھی۔ واضح رہے کہ بھارتی میں موجود حزب اختلاف کی جماعتوں اور میڈیا نے پلوامہ واقعے پر کئی سوالات بھی اٹھائے اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ انتخابات سے عین قبل ایسا حملہ کیوں کیا گیا؟ کیا یہ واقعی دہشتگردی تھی یا انتخابی مقاصد کے حصول لیے ایک منصوبہ بندی؟ لیکن ان سوالات کا کوئی تسلی بخش جواب آج تک نہیں آسکا۔

پاکستان کا ہمیشہ سے یہ مؤقف رہا ہے کہ دہشتگردی کا کوئی مذہب، قومیت یا سرحد نہیں ہوتی۔ اسے خود ایک عرصہ سے بدترین دہشتگردی

کا سامنا ہے۔ ہزاروں سویلین، فوجی جوان اور پولیس اہلکار دہشتگردی کے خلاف اس جنگ میں شہید ہو چکے ہیں۔ اگرچہ آپریشن ضربِ عضب اور ردالفساد جیسے اقدامات نے پاکستان میں دہشتگردوں کے نیٹ ورکس کو توڑا اور کافی حد تک امن بحال کیا لیکن بھارت اور افغانستان کے اندر جو شرپسندوں کی ملی بھگت کی وجہ سے اب تک جڑ سے نہیں اکھاڑا جا سکا۔

پاکستان نے FATF (فنانشل ایکشن ٹاسک فورس) کی شرائط پوری کر کے دنیا کو یہ دکھا دیا ہے کہ وہ دہشتگردی کے خلاف سنجیدہ ہے۔ جبکہ اس کے برعکس، بھارت میں ریاستی سرپرستی میں دہشت گردی کا کلچر پروان چڑھ رہا ہے اور اس کے تحت بالخصوص مقبوضہ کشمیر میں مسلمان کشمیریوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

بدقسمتی سے اب تک تو یہ ہوتا رہا ہے کہ عالمی طاقتیں بھارت کی بڑی مارکیٹ اور اسٹریٹجک شراکت داری کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل حقائق کو نظرانداز کرتی ہیں۔ لیکن بھارت کی جانب سے پیدا کی گئی حالیہ کشیدگی اور اس کی حرکتوں اور رویوں کی وجہ سے اب دنیا کے بھارت کی طرف رویے میں خاصی تبدیلی آئی ہے، اور آنی بھی چاہیے تھی کیونکہ اگر امریکہ، یورپی یونین، اور دیگر طاقتیں بھارت کی فالس فلیگ پالیسیوں پر آنکھیں بند رکھیں گی تو اس سے خطے میں امن کا قیام مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہو جائے گا۔

حالیہ پہلگام معاملہ میں چونکہ پاکستان کا دامن تو بالکل صاف ہے اسی لیے اس نے ہر قسم کی تحقیقات میں شامل ہونے اور اس میں

تعاون کی پیشکش بھی کی تھی لیکن بھارت کی جانب سے اس کا کوئی مثبت جواب نہیں آیا۔ اگر بھارت کسی بھی قسم کی تحقیقات کروانے میں معاون نہیں ہے اور مسلسل الزام تراشیوں اور جارحیت کا راستہ اپنائے ہوئے ہے تو کیا ایسی صورت میں اقوام متحدہ اور دیگر عالمی اداروں کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے طور پر آزادانہ تحقیقات کروائیں تا کہ معاملہ کی حقیقت سامنے آسکے؟

حالیہ پاک-بھارت کشیدگی میں بھارتی میڈیا کے منفی کردار اور جھوٹی اور غلط رپورٹنگ کا ذکر کیے بغیر بھی بات مکمل نہیں ہوگی۔ بھارت کی جانب سے کسی بھی واقعے کے فوراً بعد بغیر تحقیق کے پاکستان پر الزام عائد کر دینا ایک معمول بن چکا ہے۔ بھارتی میڈیا کا کردار ہمیشہ اشتعال انگیزی اور جنگی جنون کو ہوا دینے والا رہا ہے۔

حالیہ کشیدگی کے دنوں میں لاہور، کراچی اور اسلام آباد سمیت آدھا پاکستان فتح کرنے کے جھوٹے دعوے کیے گئے اندازہ کیا گیا کہ ایک آدھ دن میں جغرافیہ بھارت کے حق میں تبدیل ہو جائے گا لیکن ہوا اس کے بالکل برعکس اور جب جارحیت کے جواب میں پاکستان کا جواب آیا تو انہیں چھپنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی اور یہ جنگ بندی کروانے کے لیے امریکہ اور دیگر ممالک کے ترلے کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ لیکن بے شرمی اور ڈھٹائی کی اعلیٰ مثال بنتے ہوئے بھارتی وزیر اعظم سے لے کر ان کے میڈیا تک نے جنگ بندی کا اعلان ہوتے ہی پھر سے جھوٹے پروپیگنڈا کی فیکٹریاں کھول لی ہیں اور ہر روز نامعقول بیان دیئے جا رہے ہیں۔

آفرین ہے پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت پر کہ جنھوں نے نہ پہلے کبھی جھوٹے پراپیگنڈے کا کوئی جواب دیا اور نہ ہی اب ایسا کر رہے ہیں۔ مگر اس دفعہ ہماری مسلح افواج نے جو سبق ان کو پڑھایا ہے اسے ہر صورت میں بھارت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔ اور اگر ایسا نہ کیا تو پھر یہ پاکستان کی مجبوری ہو گی کہ وہی سبق ایک مرتبہ پھر سے زیادہ بہتر انداز میں پڑھا دیا جائے۔

بات جب میڈیا کے رویوں کی ہو تو پاکستان کے میڈیا کے مثبت طرز عمل کا ذکر نہ کرنا بھی زیادتی ہو گی۔ تمام تر جنگی صورتحال میں پاکستانی میڈیا کا رویہ انتہائی محتاط رہا ہے اور انہوں نے جنگی معاملات میں کوئی بھی خبر یا تجزیہ پیش کرنے سے پہلے سرکاری یا عسکری ذرائع کے بیان یا وضاحت کا انتظار کیا ہے۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ پاکستانی میڈیا دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے اور حالات کو نارمل سطح پر لانے کے لیے خلوص نیت سے کاوش کرتا رہا ہے جبکہ بھارتی میڈیا نفرت پھیلانے، کشیدگی کو فروغ دینے اور جنگ کو بڑھاوا دینے کے لیے برسر پیکار نظر آیا ہے۔

پاک-بھارت حالیہ کشیدگی میں ایک طرف تو بھارت کا جنگی جنون دیکھنے میں آیا اور ریاستی سطح پر بے پناہ اور دھڑلے سے جھوٹ بولا گیا تو دوسری طرف میڈیا وار میں صحافتی اقدار کو ملیا میٹ کرتے ہوئے صرف اور صرف جھوٹ کی بنیاد پر اخبارات کی شہ سرخیاں لگیں اور ٹی وی پروگرام کیے گئے۔ لیکن جھوٹ تو پھر جھوٹ ہی ہوتا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ جھوٹا پراپیگنڈا کرنے والوں کو اس وقت سخت قسم کی شرمندگی

کا سامنا ہے۔

اس کے ساتھ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ اس جنگی جنون کے نتیجہ میں بھارت کی سیاسی قیادت نے نہ صرف بین لااقوامی سطح پر اپنی عزت اور وقار کو کھویا ہے، بلکہ اپنے ہی ملک میں بھی کسی کو منہ دیکھانے کے قابل نہیں رہی۔

اس کے مقابلہ میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہمارے وزیر اعظم میاں شہباز شریف کے سیاسی قد کاٹھ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ہمارے سپہ سالار جنرل عاصم منیر کو وہ عزت اور مقام ملا جس کی کوئی بھی انسان صرف خواہش کرسکتا ہے اور آج وہ سینے پر فیلڈ مارشل کا تمغہ بھی

سجائے ہوئے ہیں اور اس مقام پر ہیں کہ قومی اور بین الاقوامی سطح پر تمام اہم ترین شخصیات ان سے ملاقات کی خواہشمند ہیں، جبکہ بھارتی جرنیلوں کو شرمندگی کے مارے منہ چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی اور ان کا وزیر اعظم نریندر مودی اب سرنڈر مودی کا خطاب پا چکا ہے۔

واضح رہے کہ جنرل عاصم منیر پاکستان کی تاریخ کے وہ واحد سپہ سالار ہیں جنہوں نے ملٹری انٹیلی جنس (MI) اور انٹر سروسز انٹیلی جنس (ISI) دونوں کی سربراہی کی ہوئی ہے۔ ان کا وژن صرف دفاعی طاقت پر نہیں بلکہ قومی یکجہتی، اقتصادی استحکام اور علاقائی امن پر بھی مبنی ہے۔ ان کی شفافیت، میرٹ پر مبنی فیصلے اور اداروں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوششوں نے نہ صرف فوج بلکہ عوامی سطح پر بھی انہیں عزت و وقار دلایا ہے۔ بلاشبہ جنرل عاصم منیر ایک ایسے رہنما کے طور پر ابھرے ہیں جو پاکستان کو اندرونی و بیرونی چیلنجز سے نکال کر ایک مضبوط اور پر امن

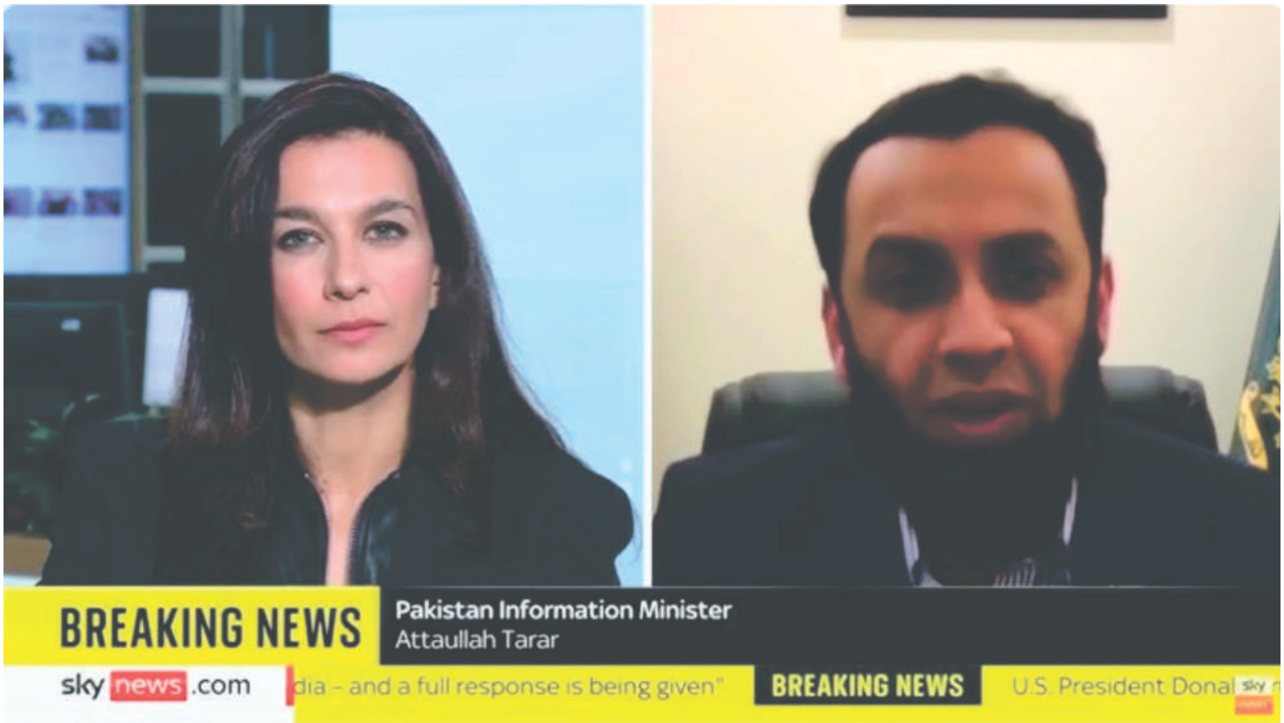

مستقبل کی طرف لے جاسکتے ہیں۔

بھارت کی حکمران پارٹی کو صرف میدان جنگ میں بدترین شکست کی وجہ سے شرمندگی کا سامنا نہیں بلکہ اسے مسلسل جھوٹ بولنے اور حقائق چھپانے جیسے جرائم کی پاداش میں شدید قسم کے عوامی ردعمل کا بھی سامنا ہے۔ بلکہ یہ بھی نوشتہ دیوار نظر آرہا ہے کہ آئندہ عام انتخابات میں تو وہ اپنا پتا بالکل ہی صاف سمجھیں۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان تعلقات میں بہتری لانے اور خطے میں امن کا ماحول قائم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بھارت اپنی پالیسیوں میں تبدیلی لائے، اور فالس فلیگ آپریشنز جیسے اقدامات سے باز رہے اور پاکستان کے اس مؤقف کو تسلیم کرے کہ معاملات کے حل کے لیے مذاکرات ہی واحد راستہ ہیں۔ اس کے علاوہ جنوبی ایشیا میں امن کی جڑیں مضبوط کرنے کے لیے، بین الاقوامی برادری کو صرف جنگ بندی کے مطالبے اور نصیحتوں سے آگے بڑھنا ہوگا اور بنیادی مسائل، خاص طور پر مسلہ کشمیر کے دیرپا اور منصفانہ حل کے لیے فعال طور پر سہولت فراہم کرنا ہوگی۔

دہشتگردی پاکستان اور بھارت دونوں کا ہی مسلہ ہے اس لیے اس کے خاتمہ کے لیے دونوں کو مل کر کوششیں کرنا ہوں گی۔ ایک دوسرے پر الزام تراشی کرنے کے بجائے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے مل کر کام کرنا ہوگا، کشمیر کے مسئلے کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنا ہوگا، فالس فلیگ آپریشنز اور پروپیگنڈے کے بجائے دیانتدارانہ بات چیت کا راستہ اپنانا ہوگا۔ بصورتِ دیگر، یہ دشمنی نہ صرف دونوں ممالک کے لیے نقصان دہ ہے بلکہ پورے جنوبی ایشیا کے امن وترقی کے لیے بھی ایک بڑا خطرہ بنی رہے گی۔

معرکہ حق اور پاک بحریہ

جبار چودھری

یہ نو مئی کی رات تھی جب ہندوستان نام نہاد آپریشن سندور کے دوران پاک فضائیہ کے لگائے گہرے زخم چاٹ رہا تھا۔ سات مئی کو جب ہندوستان کے طیارے رات کے اندھیرے میں پاکستان کے نہتے سویلنز کو نشانہ بنانے کے لیے آئے تو پاکستان کی فضائیہ نے ہندوستان کا غرور سمجھے جانے والے رافیل طیاروں سمیت دشمن کے چھ طیارے آگ کے حوالے کر دیے۔ ہندوستان کے لیے پاکستان کا یہ جوابی وار ان کی توقع سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوا۔ اس ایک وار کے بعد ہندوستان نے اپنے رافیل طیارے پاکستان کی سرحدوں سے ہٹا کر دور دراز کے ہوائی اڈوں کے محفوظ ہینگرز میں چھپا دیے۔ جب پاک فضائیہ کے شاہینوں نے ہندوستان کا فضائی برتری کا وہم دور کر دیا تو ہندوستان نے اپنی نیوی کا بھرم رکھنے کے لیے بین الاقوامی میڈیا کو ایک جعلی خبر فیڈ کر کے اپنے ملک کے ٹی وی اسٹوڈیوز میں یہ شور مچانا شروع کر دیا کہ بھارتی بحریہ کا طیارہ بردار جہاز آئی این ایس وکرانت پاکستان کی سمندری حدود کے قریب پہنچ کر کراچی پر حملہ کرنے والا ہے۔ یہ فیک نیوز پاکستان کے خلاف نفسیاتی جنگ کا حصہ تھی لیکن دشمن کو کیا خبر تھی کہ پاکستان کی بری اور فضائی افواج ہی چوکس اور چوکنا نہیں بلکہ پاکستان کی سمندری حدود کی ہر دم محافظ پاک بحریہ بھی انتظار میں تھی کہ اگر ہمارے بزدل دشمن نے اس طرف آنے کی ہمت کی تو ہندوستان رافیل اور دوسرے طیاروں کی تباہی کو بھول کر صرف اپنے وکرانت کی تباہی کا ماتم زیادہ شدت سے منانے پر مجبور ہو جائے گا۔

یونہی وکرانت کی خبر میڈیا پر پھیلنا شروع ہوئی تو پاک بحریہ کے ''نیوی گیٹرز'' جو پہلے ہی سمندری حدود پر نظریں گاڑھے بیٹھے تھے فوری حرکت میں آئے اور آئی این ایس وکرانت کی اس وقت کی ہی نہیں بلکہ پورے ایک ہفتے کی سمندری پوزیشن باقاعدہ ''جیوٹیگنگ''، ''سیٹلائیٹ ڈیٹا

مانیٹرنگ اور ''لوکیشن مارکنگ'' کے ساتھ ہندوستان اور عالمی میڈیا کے سامنے رکھ کر ہندوستان کے اس جھوٹ کو بیچ سمندر چھوڑ دیا۔ پاک بحریہ نے دنیا کو بتادیا کہ جس آئی این ایس وکرانت کے بارے میں یہ کہا جارہا ہے کہ وہ براہموس میزائلوں سے لیس ہوکر پاکستان کے کراچی پورٹ کی طرف بڑھ رہا ہے وہ وکرانت بے چارہ گزشتہ ایک ہفتے سے کرناٹک کے نزدیک واقع اپنے ٹھکانے ''کرواڑ نیول بیس'' پر موجود ہے۔ پاک بحریہ نے آئی این ایس وکرانت کی نقل وحرکت کی سیٹلائیٹ تصاویر سے یہ تک سامنے رکھ دیا کہ ہندوستان کا طیارہ بردار بحری جہاز وکرانت تیئیس اپریل کو کھلے سمندر میں آیا تھا لیکن پاک بحریہ کی ''انٹی ایکسیس'' اور ''ایریا ڈینائل'' پالیسی ''الرٹنس'' کے نتیجے میں صرف دو دن بعد پچیس اپریل کو ہی اپنا آپ بچاتے ہوئے واپس اپنے بل میں گھس گیا تھا اس کے بعد اس کو بل سے باہر آنے کی جرات ہی نہیں ہوئی تو پاکستان کے کراچی پورٹ پر حملے کا صرف افسانہ تراشا جاسکتا تھا جو ہندوستان بھی نہیں تراش سکا۔ پاک بحریہ کے بروقت ایکشن اور حقائق سامنے رکھنے کے بعد ڈیلی ٹیلیگراف کو بھی اپنی خبر واپس لینی پڑی۔

پاکستان کے خطے میں کبھی بھی توسیع پسندانہ عزائم نہیں رہے اس لیے پاک بحریہ نے بھی اپنی سمندری حدود کی حفاظت کے لیے ''ایریا ڈینائل'' (Area Denial) کی پالیسی اپنا رکھی ہے۔ اس پالیسی کا واضح مطلب یہ ہے کہ ہم کسی کی حدود میں جائیں گے نہیں اور اپنی حدود میں کسی کو آنے نہیں دیں گے۔ اسی وجہ سے کبھی ہمارے دشمن نے غلطی سے بھی ہماری سمندری حدود کے قریب بھی آنے کی کوشش کی تو اس کو بروقت تسلی بخش جواب دیا گیا اور پھر اگر دشمن ناپاک ارادوں کے ساتھ آئے تو پھر'' دوارکا'' کے ساحلوں پر آپریشن ''سومناتھ'' جیسے معرکوں میں دشمن کے بحری بیڑے تک آگ اور خون میں ڈبو دیے جاتے ہیں۔ اگر دشمن پاکستان نیوی کو کمزور جان کر حملہ آور ہوجائے تو پھر ہنگور جیسی ایک آبدوز ہی ہندوستان کے بڑے فریگیٹ کو ڈبونے کے لیے کافی ہوجاتی ہے جب 9 دسمبر 1971 کو دشمن نے ملک میں لگی جنگ کو سمندری محاذ میں بدلنے کی کوشش کی تو 1965 کی جنگ میں بہادری کے جھنڈے گاڑ کر ستارہ جرأت پانے والا کمانڈر احمد تسنیم پاکستان کی شان آبدوز ہنگور کو کمانڈ کرتے ہوئے ہندوستان کے فریگیٹ کے سامنے آگئے اور پھر نیوی کی دنیا میں بہادری کی مثال ہی نہیں بلکہ سمندری جنگ میں تاریخ رقم کرتے ہوئے کراچی سے نکلنے والے کمانڈر نے گجرات کے ساحل میں گھس کر ہندوستان کے بحری بیڑے ''کھکری'' کو سمندر برد کردیا۔ اس ایک محاذ پر نیوی کے اکیلے کمانڈر نے ''کھکری'' کے کمانڈر مہندر ناتھ ملا سمیت اٹھارہ افسر اور انڈین نیوی کے 176 سپاہی سمندر کی لہروں میں سمیٹ دیے۔ ہماری اسی بہادری کی تاریخ جو دشمن کے حافظے میں ہی نہیں بلکہ ان کے ٹریننگ اسکولوں میں بھی پڑھائی جاتی ہے، اس کی وجہ سے اس بار ہندوستان کی نیوی نے جنگ شروع کرنے کا خطرہ مول نہیں لیا اور اس بار صرف جھوٹی خبر پھیلا کر نیوی سے ''جنگ فرام ہوم'' بذریعہ فیک نیوز لڑنے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ پاکستان نیوی 1965 اور 1971 کی تاریخ نہ صرف دہرائے گی بلکہ سمندری جنگ میں ایک بار پھر اپنے ہی بنائے ہوئے ریکارڈ توڑ کر جنگ کے نئے ''اسٹینڈرڈ'' سیٹ کردے گی۔

ویسے تعریف تو وہ اصل ہوتی ہے جو دشمن بھی کرنے پر مجبور ہو جائے اور اگر یہ ازلی دشمن آپ کا ہمسایہ ہندوستان ہو تو اس کا کریڈٹ بھی کئی گنا شمار ہوتا ہے۔ یہ تعریف اور اعتراف گزشتہ سال دسمبر 2024 میں بھارتی نیول چیف ایڈمرل دنیش تر پاٹھی نے یہ کہتے ہوئے کیا کہ ''پاکستان کی بحریہ کی ترقی حیران کن ہے۔'' یہ تعریف یا اعتراف بلاوجہ نہیں بلکہ پاکستان کی بحریہ اس کی حقدار ہے کیونکہ پاک بحریہ نے خاموشی کے ساتھ اپنی سمندری طاقت کو ریجنل پاور اور ریجنل لیڈرشپ میں تبدیل کر دیا ہے۔ پاک بحریہ نے یہ سنگ میل ٹیکنالوجی، ڈاکٹرائن اور ڈیٹرنس کے ملاپ سے حاصل کیا ہے۔

پھر پاکستان کی نیوی کی تعریف صرف دشمن نہیں بلکہ دنیا کے ماہرین بھی کرنے پر مجبور ہیں۔ برطانوی تاریخ دان آئن بینلٹائن نے 2019 میں دنیا کی سمندری افواج پر ایک کتاب ''دی ڈیڈلی ٹریڈ: اے ہسٹری آف سب میرین وارفیئر'' لکھی تو اس کتاب میں ایک مکمل باب ''ہنگور رہنٹ'' کے عنوان سے تحریر کیا جس کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ مصنفف پاکستان نیوی کے صرف اس ایک کارنامے کو تحریر میں لاتے ہوئے کس قدر حیران اور فرط جذبات سے مغلوب ہے۔

پاکستان نیوی نے جدید مہارتیں اپنانے اور حاصل کرنے میں اس خطے کو کہیں پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ پاکستان نیوی نے ترکی اور چین کے تعاون سے اپنی سمندری حدود کی حفاظت کے لیے ہر ضروری مشین حاصل کی ہے۔ یہاں تک کہ صرف بیرونی دنیا سے آلات منگوانے پر تکیہ نہیں کیا بلکہ مقامی طور پر بھی جدید جنگی ساز و سامان بنانے میں مہارت بھی حاصل کر لی ہے۔ سب سے بڑھ کر جو ہماری نیوی کا اثاثہ ہے وہ حربی

آلات، بحری بیڑے، تارپیڈوز، ہیلی کاپٹرز اور آبدوزوں کے ساتھ ساتھ ’’ڈیٹا انٹیگریشن‘‘ (Data Integration) ٹیکنالوجی ہے۔ یہ وہ جدید ہتھیار ہے جس کی مدد سے پاکستان نیوی جنگی محاذ پر پوری طرح حاوی رہتی ہے اور یہی ڈیٹا کی ٹیکنالوجی ہی ہے جس کے ذریعے حالیہ پاک بھارت معرکہ حق و باطل کے دوران پاکستان نیوی اپنی بری اور فضائی افواج کے ساتھ ایک ہی پیج پر مسلسل چوکس اور دشمن کے ہر وار کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار بیٹھی تھی۔ جنگی ٹیکنالوجی میں اب پاکستان نیوی کی اگلی نظر زیر آب ڈرون ٹیکنالوجی کا حصول ہے آپ اس ٹیکنالوجی کو منی آبدوزیں بھی کہہ سکتے ہیں اور جس طرح باقی جدید ہتھیار پاکستان نیوی نے خاموشی سے تیار کیے ہیں ان شاءاللہ یہ زیر سمندر ڈرون بھی اب زیادہ دور نہیں ہیں۔

اس جنگ کا ایک امتیاز جو صرف پاکستان نیوی کے حصے میں آیا وہ بہت ہی اہم اور قابل ذکر ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کی بیرونی تجارت کا نوے فیصد حصہ سمندری راستے سے طے ہوتا ہے۔ ایک دن کے لیے بھی سمندری حدود اور پاکستان کی بندرگاہوں کا بند ہونا کروڑوں ڈالر کا معاشی نقصان کر جاتا ہے۔ اس جنگ کے دوران جب دشمن مسلسل جھوٹی خبروں کے ذریعے ہیجان پیدا کر رہا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ پاکستان کی نیوی ڈر کر اپنے سمندری تجارتی راستے بند کر دے تاکہ اور کچھ نہیں تو پاکستان کو معاشی نقصان سے ہی دوچار کیا جا سکے لیکن آفرین ہے پاکستان کی نیوی پر کہ جنگ کے دوران ایک لمحے کے لیے بھی کسی بندرگاہ پر تجارتی آپریشن متاثر نہیں ہونے دیا۔ جب ہندوستان نے پاکستان پر حملہ کیا اس دوران بھی کراچی اور گوادر کی بندرگاہ مکمل فعال اور آپریشنل رہی، جہاز آتے رہے، سامان تجارت اتارتے

اور لادتے رہے، پورٹ کا نظام مکمل فعال رکھا گیا۔ آنے اور جانے والے بحری جہازوں کی مکمل سکیورٹی کا بندوبست یقینی بنایا جاتا رہا۔ یہ بندرگاہیں اس وقت بھی فعال رکھی گئیں جب ہندوستان پاکستان پر ڈرون سے حملے کر رہا تھا اور اس وقت بھی پاکستان کا سمندری تجارتی نظام فعال رہا جب پاکستان نے آپریشن بنیان مرصوص لانچ کیا اور ہندوستان کی اینٹ سے اینٹ بجاتے ہوئے اس کو سیز فائر کے لیے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔ یہ تو پاکستان نیوی کا دوران جنگ کارنامہ تھا جو اب نیول کالجز کے نصاب میں شامل کیا جائے گا لیکن دوسری طرف ہندوستان کی نیوی تھی کہ آپ سات مئی سے بارہ مئی کا پورٹ ڈیٹا دیکھ لیں یا ان دنوں کے سیٹلائیٹ امیجز کا مشاہدہ کر لیں چاہے وہ بھارتی گجرات کا مندرہ پورٹ ہو، کاندلہ پورٹ ہو، پی پاوا پورٹ ہو یا پھر دہیج پورٹ ہو۔ یہ تمام پورٹ جنگ کے عرصے میں مکمل ویران رہے۔ آپ اڈانی پورٹ ہینڈلنگ کمپنی کا ڈیٹا دیکھیں تو ایک ہفتے تک ہندوستان کی اس سب سے بڑی پورٹ ہینڈلنگ کمپنی نے گجرات کے کسی پورٹ سے کسی جہاز کو ڈیل نہیں کیا کیونکہ بھارتی نیوی نے پاکستان کے قریب تمام پورٹس پر شپنگ کا کاروبار مکمل طور پر روک دیا تھا۔ اس دوران بھارتی گجرات کے تمام پورٹس پر جہازوں کی آمدورفت معطل رہی کیونکہ جنگ کا خوف ہندوستان کی طرف تھا وہ دشمن پاکستان کی طرف خوف یا جنگ کا ڈر بٹھانے میں مکمل ناکام رہا۔

پوری قوم کو یقین تھا کہ اگر جنگ سمندر تک آ گئی تو دشمن کا حال اس سے بھی برا ہو گا جو سات اور دس مئی کو پاک فضائیہ نے کیا کیونکہ اس دوران پاکستان نیوی کی آبدوزیں بھی مکمل تیار اور قیادت کے اشارہ ابرو کی منتظر تھیں۔ میری نظر میں ہمارے بہادر نیوی کمانڈرز نے جنگ کے دوران جس طرح تجارتی گزرگاہوں کو محفوظ بنائے رکھا اور پاکستان کی بندگاہوں کے ذریعے تجارت نہیں رکنے دی۔ یہ ایک ایسا کارنامہ ہے جو دنیا میں ایک نئے ریکارڈ کے طور پر محفوظ رکھا جائے گا اور دنیا کے مصنف اس کارنامے کو اسی طرح اپنی کتابوں میں جگہ دیں گے جس طرح ہنگور اور غازی آبدوزوں کے کارنامے تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔

معرکہ حق میں
لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف کا کلیدی کردار

عبدالناصر خان

’’پاکستان جب حملہ کرے گا تو وہ دکھائی بھی دے گا اس کی گونج بھی سنائی دے گی، اس کی تصدیق بھارتی نہیں عالمی میڈیا کرے گا‘‘ ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف کے یہ الفاظ سب کو یاد ہوں گے، جو انہوں نے 8 مئی کو اسلام آباد میں نائب وزیراعظم و وزیر خارجہ اسحٰق ڈار کے ہمراہ پریس کانفرنس میں کہے۔ جس کے بعد بھارتیوں کی نیندیں اڑ گئیں اور بعض کوتاہ اندیش پاکستانیوں کی بھی بولتی بند ہوگئی۔۔۔ غالباً یہی وہ پریس کانفرنس تھی جس کے بعد بھارت کو پاکستان کی جوابی کارروائی اور اپنی تباہی کا یقین ہوگیا تھا اور پاکستانیوں کو بھی حوصلہ مل گیا تھا کہ ہماری افواج ملکی دفاع اور سلامتی پر آنچ نہیں آنے دیں گی۔

22 اپریل 2025ء کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے پہلگام میں بھارت کے فالس فلیگ آپریشن کے بعد افواج پاکستان جہاں ملک کے بری بحری اور فضائی حدود کے دفاع کے لئے چوکس ہوگئی تھیں وہیں پر میڈیا کے محاذ پر بھی سرگرم ہوئیں اور اس محاذ پر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر جنرل کے طور پر ایک نمایاں کردار ادا کیا۔۔ انھوں نے کئی پریس بریفنگز کیں جن میں انھوں نے پاکستان کا سرکاری بیانیہ پیش کیا، جس میں شہری ہلاکتوں اور مذہبی مقامات کو پہنچنے والے نقصان پر زور دیا گیا

ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف پاکستان کا موقف عالمی میڈیا کے سامنے پیش کرتے رہے۔ انہوں نے بڑے مدلل اور معقول انداز میں پہلگام پر پاکستان کا موقف دنیا کے سامنے پیش کیا جسکے بعد دنیا پاک فوج کی معترف ہوگئی۔ جس سے تنازع کے دوران پاکستان کے اسٹریٹجک مواصلات میں مرکزی شخصیت کے طور پر ان کے کردار کو تقویت ملی۔

پہلگام واقعہ کے بارے میں بھارتی بیانیہ کا تیا پانچہ جس طرح لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے کیا شائد کوئی اور نہ کر سکتا اور ثابت کیا کہ بھارت نے اپنی ہی شہریوں کا قتل عام کیا ہے تاکہ الزام پاکستان پر عائد کر کے اس کے خلاف کارروائی کا جواز پیدا کیا جا سکے اور دنیا کے سامنے پاکستان کا منفی تاثر پیش کیا جا سکے ڈی جی آئی ایس پی آر نے پہلگام واقعہ کی لمحہ بہ لمحہ کی رپورٹ قومی و بین الاقوامی میڈیا کے سامنے رکھ کر انہیں یہ بات واضح کی تھی کہ یہ سب مودی حکومت کی کارستانی ہے جس کا وہ سیاسی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ بھرپور دلائل اور ثبوتوں سے عالمی ذرائع ابلاغ کو باور کرایا گیا کہ بھارت کے فالس فلیگ آپریشن کا یہ پہلا واقعہ نہیں ہے بھارت اس سے پہلے 2019 میں پلوامہ 2016 میں پٹھان کوٹ ایئر بیس اور 2000 میں چھٹیس سنگھ پورا میں اپنے لوگوں کو مروا کر پاکستان کو مورد الزام ٹھہراتا رہا ہے۔ جس طرح شواہد کے ساتھ عالمی میڈیا کو بریف کیا گیا اس نے بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے موقف کو تسلیم کرایا اور بھارتی بیانیہ کو مسترد۔۔۔ سینیئر صحافی نجم سیٹھی نے بھی اپنے ایک پروگرام میں اس کامیابی کا ذکر کیا اور کہا کہ امریکہ کو بھی بھارت کا اعتبار نہیں تھا اس لئے شروع میں وہ خود کو اس پاک بھارت تنازع سے دور رکھتا رہا۔ تاہم بعد میں بھارت کو پاکستانی میزائلوں کے غیض وغضب سے بچانے کے لئے اس کی مدد کو آ گیا اور سیز فائر کرا دیا۔ لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری کے دوٹوک شواہد اور ثبوتوں کے ساتھ مدلل موقف نے پوری دنیا کو پاکستان کی حمایت پر مجبور کر دیا اور یہ شائد پہلا موقع تھا جب دنیا نے پاکستان پر دباوڈالنے کی بجائے کھل کر اس کی حمایت کی اور بھارت دنیا میں تنہا نظر آیا۔

ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چودھری نے صرف پہلگام فالس فلیگ آپریشن کا ہی پوسٹ مارٹم نہیں کیا بلکہ انہوں نے پاکستان میں جاری وقتاً فوقتاً بھارت کی دہشت گرد کارروائیوں اور دہشت گرد تنظیموں کی پشت پناہی سے بھی دنیا کو آگاہ کیا پہلگام واقعہ کے تناظر میں بھارتی الزامات کے جواب میں وہ مسلسل میڈیا کے سامنے پیش ہوتے رہے انہوں نے 29 اپریل کو اپنی پریس کانفرنس میں بتایا کہ بھارت پاکستان میں دہشت گردی کرنے اور (Terror Financing) میں ملوث ہے، انہوں نے جہلم کے بس اسٹینڈ سے گرفتار بھارتی دہشت گرد عبدالمجید اور اس بھارتی آرمی کے ہینڈلرز کو بھی بے نقاب کیا۔ ان کی تصاویر، ان کے مواصلاتی رابطوں کے ناقابل تردید ثبوت میڈیا کے سامنے رکھے۔ اور افغانستان میں موجود را (Raw) کے نیٹ ورک کے ذریعے خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں جاری دہشت گردی کے بارے میں میڈیا کو آگاہ کیا اور بتایا کہ دہشت گرد پاکستان نہیں بلکہ ہندوستان ہے۔

صحافتی محاذ پر لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف کا انداز اور جملوں کا انتخاب بھی انتہائی سحر انگیز رہا ہے۔ 30 اپریل کی ایک پریس کانفرنس کا جملہ میڈیا کی شہ سرخیوں کا حصہ بنا۔ جس میں انہوں نے بھارت پر واضح کیا تھا کہ ”ہم تیار ہیں، آزمانا نہیں، فوجی تصادم کا راستہ بھارت نے چنا تو یہ ان کی چوائس ہے، آگے معاملہ کدھر جاتا ہے وہ ہماری چوائس ہے۔“ انہوں نے خبردار کیا تھا کہ ”ہم نے جوابی کارروائی کے تمام اقدامات مکمل کر لیے ہیں، پاک فوج پوری طرح ہر محاذ پر کسی بھی خطرے کا جواب دینے کے لیے تیار ہے“۔ اور پھر ثابت بھی کیا۔

پاکستان اور بھارت کی حالیہ کشیدگی میں لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف کا کردار بڑا کلیدی رہا وہ بھارتی مکاری کو بھی ایکسپوز کرتے رہے بھارتی سینا کو ان کی زبان میں جواب بھی دیتے رہے۔ملکی و غیر ملکی میڈیا کو بھی آگاہ کرتے رہے اور پاکستان کی سیاسی قیادت کو بھی حالات کے بارے بریفنگ دیتے رہے۔ان کے تیکھے سوالوں کے مدلل جواب دے کر ان کو مطمئن کرتے رہے پاکستانی میڈیا کے بارے میں تو شائد کسی کو کوئی شک ہو کہ شائد وہ پریس کانفرنس میں ڈی جی آئی ایس پی آر سے کوئی مشکل سوال نہیں پوچھتے لیکن انہوں نے پوری ایک پریس کانفرنس صرف غیر ملکی میڈیا کے نمائندوں کے لئے رکھی جس میں بین الاقوامی میڈیا اداروں کے پاکستان میں مقیم غیر ملکی صحافیوں نے شرکت کی جسے ٹی وی پر بھی دکھایا گیا اور ہر سوال کا مکمل جواب دیا گیا۔اس کے برعکس بھارتی سیکریٹری خارجہ وکرم مسری انڈین آرمی کی ترجمان کرنل صوفیہ قریشی اور بھارتی فضائیہ کی ترجمان ونگ کمانڈر وامیکا سنگھ نے پریس کانفرنس کے بعد اپنے ہی صحافیوں کے سوالات لینے سے انکار کر دیا اور اٹھ کر چلے گئے۔

لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری نے اپنی پریس کانفرنسز میں پاکستانی عوام سے کچھ نہیں چھپایا، 6 اور 7 مئی کی درمیانی رات جب بھارت نے پاکستان کے مختلف شہروں میں شہری آبادی کو نشانہ بنایا تو بھی انہیں مکمل انفارمیشن دی اور حوصلہ بھی دیا اگلے روز جب بھارت اسرائیل ساختہ ڈرونز کے ساتھ حملہ آور ہوا تو بھی شام کو ساری تفصیل قوم کے سامنے رکھ دی بھارتی حملوں میں ہونے والے جانی، مالی نقصانات کو قوم سے پوشیدہ نہیں رکھا۔یہی وہ اعتماد تھا کہ جب انہوں نے بھارت کو للکارا تو پاکستانی قوم نے یقین کیا بھارت کو بھی شک و شبہ نہ رہا کہ اب

ان کی باری ہے۔اور جب انہوں نے پاکستان کی جانب سے باقاعدہ جوابی کارروائی کا اعلان کیا تو بھارت بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا اس نے خود ہی اپنے شہروں پر میزائل برسا کر دنیا کو باور کرانے کی کوشش کی کہ پاکستان نے اپنا بدلہ لے لیا یہی وہ موقع تھا جب انہوں نے تاریخی جملہ بولا۔''پاکستان جب حملہ کرے گا تو وہ دکھائی بھی دے گا اس کی گونج بھی سنائی دے گی۔اس کی تصدیق بھارتی نہیں عالمی میڈیا کرے گا''۔انہوں نے یہ بھی واضح کیا۔ہم اپنی مرضی کی جگہ اور وقت پر حملہ کریں گے۔اور پھر 10 مئی کی صبح پاک افواج نے''آپریشن بنیان مرصوص'' شروع کیا اور طے شدہ اہداف کو نشانہ بنا کر بھارت کے اوسان خطا کر دیئے۔دشمن کے اہم ملٹری تنصیبات کو کامیابی سے ہٹ کر کے انہیں واضح جواب دے دیا کہ پاکستان کمزور نہیں بدلہ لینا جانتا ہے۔جب پاکستانی ڈرونز بھارتی راجدھانی دہلی اور مودی کے آبائی علاقے گجرات کے اوپر منڈلانے لگے تو بھارتی سینا کے ساتھ مودی سرکار کے ہاتھ پیر بھی پھول گئے۔وہ گھٹنے ٹیکنے پر مجبور ہوا اور امریکی صدر ٹرمپ کو سیز فائر کی درخواست کر دی۔۔۔اور یوں''معرکہ حق''میں پاکستان فتح یاب ہوا اور دشمن شرمسار۔۔۔۔

اس موقع پر بھی لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف نے قوم کا مان بڑھایا اور بتایا۔الحمدللہ، افواج پاکستان نے قوم سے کیا گیا وعدہ پورا کر دیا۔ ہم ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ یہ جنگ ہماری ہے مگر فتح اللہ تعالیٰ کی ہے۔اور یہ کہ پاکستان نے سیز فائر کی کوئی درخواست نہیں کی، جنگ بندی کی خواہش بھارت کی تھی۔انہوں نے یہ کہہ کر قوم کا سر فخر مزید بلند کر دیا۔انڈیا پاکستان کو جواب دینے سے روک نہیں پایا۔کیا ہم رُکے؟ کیا انڈیا پاکستان کو چھ اور سات مئی کی رات کی کارروائی کے جواب سے روک سکا؟ نہیں کیونکہ صرف وہی لوگ رُکتے ہیں جنھیں روکا جا سکتا ہے۔پاک

فوج نے ابھی اپنی صلاحیتوں کا جزوی استعمال کیا متعدد جنگی صلاحیتیں مستقبل کیلئے محفوظ رکھی ہیں۔

لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کون ہیں؟

لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کا تعلق پاکستانی فوج کے الیکٹریکل اینڈ مکینیکل انجینئرنگ (ای ایم ای کور) سے ہے، وہ انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) کے 22 ویں ڈائریکٹر جنرل ہیں جو 6 دسمبر 2022 سے اس عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ حب الوطنی اور ملکی دفاع ان کی گھٹی میں شامل رہی ہے۔ ان کے والد سلطان بشیر محمود پاکستان کے نامور ایٹمی سائنسدان ہیں۔ 1947 میں انہوں نے مشرقی پنجاب سے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ سلطان بشیر نے ہی ہالینڈ جا کر ڈاکٹر قدیر سے پہلی خفیہ ملاقات کی تھی۔ جس کے بعد ڈاکٹر قدیر ایٹمی پروگرام کے لیے پاکستان آئے۔ جنرل احمد شریف کے دادا کا نام چوہدری شریف تھا۔ اسی مناسبت سے اِن کا نام رکھا گیا۔

7 مئی بھارت کا معصوم شہریوں اور مساجد پر بزدلانہ حملہ

صغرا صدف

بھارت ایک جنگی جنون میں مبتلا ملک ہے جس سے کوئی بھی اقلیت اور ہمسایہ محفوظ نہیں۔

اگرچہ پہلگام واقعے کے بعد ہر وقت فضا میں شدید بے چینی پھیلی ہوئی تھی، بھارت کے جنگی جنون کے پیش نظر نہ صرف پاکستان بلکہ تمام ملکوں میں گہری تشویش کا پیدا ہونا بالکل فطری تھا۔ پاکستان کی بار بار یقین دہانی کے باوجود بھارت کا جنگ پر اڑے رہنا حیران کن تھا لیکن پھر بھی یہ اندازہ نہیں کیا جا سکتا تھا کہ بھارت اس حد تک غنڈہ گردی دکھائے گا کہ وہ سویلین آبادیوں، معصوم بچوں، مساجد اور تعلیمی اداروں کو نشانہ بنائے گا۔

تاہم ٹی وی پر اور سوشل میڈیا پر معصوم بچوں کی تصویریں دیکھ کر دل دہل گیا۔ بات یہیں ختم نہیں ہوئی بلکہ وہ اپنے اس حملے کو دہشت گردوں پر حملہ قرار دے کر دنیا سے شاباش بٹورنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ پاکستانی عوام کی طرف سے سوشل میڈیا پر بار بار شہید ہونے والے بچوں، عورتوں، بزرگوں اور رہائشی عمارات کی تصاویر شیئر کی جا رہی تھی۔

ہم سب فکر مند تھے لیکن ہمیں اپنی بہادر فوج پر بہت اعتبار تھا اور یقین بھی تھا کہ وہ ہمارا سر فخر سے بلند رکھیں گے۔ اور وہی ہوا ہمارے دلیر جوانوں نے جوابی وار میں بھارت کے کئی طیارے، ائیر بیسز اور فوجی ٹھکانے تباہ کئے اور کئی چیک پوسٹوں پر قبضہ کر لیا بھارت تو ہکا بکا رہ گیا لیکن ایک طرف دنیا حیران ہوگئی تو دوسری جانب مسلم دنیا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ تمام ممالک جو اپنے آپ کو بے یار و مددگار سمجھ رہے تھے انہوں نے پاکستان کو واقعتاً اسلام کا قلعہ سمجھ کر اس کے لیے دعائیں کرنی شروع کر دیں۔

حالیہ پاک بھارت کشیدگی میں پاکستان نے دنیا کو جس طرح اپنے موقف سے آگاہ کیا وہ ایک حیران کن اور حوصلہ افزا باب ہے۔ اپنے اندرونی اختلافات، انتخابات اور دیگر پیچیدہ معاملات سے توجہ ہٹانے کے ساتھ ساتھ پاکستان کو بدنام اور تنہا کرنے کے لیے مودی سرکار نے جو بم پھوڑا، پاکستان کے متحمل اور دانشمندانہ اقدام سے اُس کی کرچیاں مودی کی اپنی سیاست اور شخصیت میں پیوست ہونے لگی ہیں۔ ورنہ شروع میں بھارت کے واویلے پر دنیا کچھ اور سوچنے پر مجبور ہوتی دکھائی گئی اور بھارت کا پلڑا بھی بھاری لگ رہا تھا۔ بھارت کی گیدڑ بھبھکیوں کا جذباتی انداز میں جواب دینے کی بجائے پاکستان نے منطق اور تحمل سے پہلے دنیا کے سامنے اصل صورتحال رکھی۔ ہر پلیٹ فارم پر امن کو پہلی ترجیح بنائے رکھنے کے ساتھ یہ پیغام بھی دیا کہ اگر جنگ مسلط کی گئی تو پھر تباہی سب کے حصے میں آئے گی۔ ڈی جی آئی ایس پی آر کا یہ ایک جملہ،'' آغاز آپ کریں گے اور اختتام ہم کریں گے''، صدیوں یاد کیا جاتا رہے گا اس لیے کہ اس سے مختصر اور نرم الفاظ میں بھارت اور اس کے ہم نواؤں کو اتنا سخت پیغام دینا ممکن نہیں تھا۔ بھارت نے لائن آف کنٹرول پر فوجی نقل وحرکت بڑھا کر فائرنگ سے پاکستان کو مشتعل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن پاکستان نے پہل نہ کرتے ہوئے ان کا ہر حملہ پسپا کر کے اپنی دفاعی طاقت بھی دکھائی اور دنیا پر مثبت تاثر بھی چھوڑا۔ الزامات اور دھمکیوں کے جواب میں کوئی بھی زبانی یا عملی جارحانہ قدم نہ اٹھا کر پاکستان نے جو محتاط رویہ اپنایا پوری دنیا نے اس کو سراہا۔ دوسری طرف بغیر کسی تحقیق کے پاکستان پر الزام لگانے اور عالمی معاہدوں سے انحراف کرنے پر بھارت کے جذباتی پن اور سازشی بیانیے پر مہر ثبت کی۔ بھارت اب تک پاکستان کے خلاف کوئی ثبوت عالمی میڈیا کو نہیں دے سکا جب کہ پاکستان کے اندر بھارت کے ملوث ہونے کے شواہد ڈی جی آئی ایس پی آر نے پوری دنیا کو دکھا کر سچ اور جھوٹ کا نتارا کیا۔ آرمی چیف نے عملی طور پر محاذوں پر جا کر فوج کے ساتھ اپنے عزم کا اظہار کیا۔ دور تک مار کرنے والے میزائلوں کے تجربے سے دشمن کی غلط فہمی کا جواب دیا اور اپنی طاقت کی دھاک بٹھائی۔ آج ہندوستان کے چینلز رو رہے ہیں کہ ہمیں پاکستان کی کمزور تصویر دکھا کر رسوا کیا گیا۔

وزیر اعظم شہباز شریف نے معتبر مسلم ممالک کے سفیروں سے ملاقاتوں اور دنیا کے مختلف وزرائے اعظم اور صدور سے ٹیلی فونک رابطے کے ذریعے اصل صورتحال سے آگاہ کر کے کشیدگی کم کرنے میں کردار ادا کرنے کو کہا۔ اقوام متحدہ سے بھی خطے میں امن کے لیے فعال کردار کا مطالبہ کیا۔

عالمی سطح پر پاکستان کی سفارتی تنہائی کے خاتمے میں نائب وزیر اعظم اسحاق ڈار کا کردار بہت اہم دیا. انہوں نے اقتصادی، ثقافتی اور بیاناتی سفارت کاری کے ذریعے خطے میں امن قائم رکھنے کے لئے عمدہ سفارتکاری مہم کے ذریعے پاکستان کو ایک ذمہ دار اور امن پسند ریاست کے طور پر پیش کیا۔ وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے عالمی میڈیا کے شر انگیز سوالوں کے جواب حکمت اور دلائل سے دے پاکستان کا موقف منوانے پر مجبور کر دیا۔

بلاول بھٹو نے جرات مندانہ انداز میں مودی کی فاشزم کو للکارنے کے ساتھ ساتھ اس کی شرانگیزی سے دنیا کو آگاہ بھی کیا، نیز تمام صوبوں کے وزرائے اعلی، حکومتی اور اپوزیشن شخصیات اور عوام ایک پلیٹ فارم پر نظر آئے۔

اگرچہ ابھی تک خطے میں کشیدگی کے بادل منڈلا رہے ہیں لیکن پاکستان نے حکومتی، عسکری اور عوامی سطح پر بہترین سفارت کاری، مضبوط عزم اور دانشمندانہ حکمت عملی سے دنیا کو یہ باور کرادیا ہے کہ وہ جنگ نہیں 'امن کا خواہش مند ہے اور یہ بھی کہ پاکستانی قوم اپنے وطن کی آن اور آزادی کے وقت ایک قوت بن کر سامنے آتی ہے۔ اُن کے لازوال وطن دوستی کے جذبے کو شکست نہیں دی جاسکتی حالیہ جنگ کے بارے عالمی سطح پر جس چیز اعتراف کیا گیا وہ پاکستان کی سفارتی اور جنگی برتری ہے۔ یہ پہلی جنگ ہے جس میں پاکستان نے اپنے تمام پتے بہت دانشوری سے کھیلے، کسی موقع پر جذباتیت کا شکار ہو کر کوئی غلط شارٹ نہیں کھیلا، ایک ایسا ملک جو اپنے گھمبیر معاملات اور معاشی مسائل میں گھرا ہوا تھا اور جسے ہندوستان اور اسکے ہمنوا تر نوالہ سمجھ رہے تھے، نے دنیا کو اپنی ثابت قدمی سے حیران کر دیا، امن کی بات ضرور کی مگر جنگ سے بھاگا نہیں، پاک فضائیہ کی دھاک اور برتری پوری دنیا نے دیکھی اور تسلیم کی، یہ وہ جنگ تھی جو پاکستانیوں کی اکثریت نے سوشل میڈیا پر اپنی فوج کے شانہ بشانہ لڑی، شاید ہی کوئی لمحہ ہو جب ہم صورتحال سے بے خبر رہے ہوں، فوج کے ساتھ مل کر لڑ رہے تھے اور حکومتی موقف اور کاوشوں کو دنیا بھر تک پہنچا رہے تھے، کچھ شرپسند عناصر کے منفی پروپیگنڈے کی وجہ سے انڈیا، پاکستان کو کمزور سمجھ کر بات چیت کے دروازے بند کر بیٹھا تھا، جدید اسلحے، نفری اور امریکہ اسرائیل حمایت نے اس کی فرعونیت کو مزید تقویت دی، مگر پاکستانی فوج نے بتایا کہ جنگ صرف اسلحے کی مدد سے نہیں لڑی

جاتی، وجود میں ہمت اور حوصلے کا جذبہ نہ ہوتو جہاز خوف سے ہی گرنے لگتے ہیں۔قربانی کے جذبے کو ڈھال بنا کر اُڑنے والے خطروں سے بچ کر لوٹ آتے ہیں، دنیا نے دیکھا کہ ہم سے کئی گنا طاقتور فوج کو ہر محاذ پر شکست اور رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، ایسی صورت حال میں نئی نسل خصوصا اشرافیہ سے تعلق رکھنے والے تین ایجرز اور نوجوانوں کی مثبت سوچ اور حب الوطنی نے شدید متاثر کیا یہ وہ لوگ ہیں جو ملکی مسائل کو زیادہ اہمیت دیتے نظر نہیں آتے تھے۔

اچانک شہروں میں گرنے والے میزائلوں اور ڈرونوں کی بارش نے انھیں متفکر کر دیا تھا۔مگر فوج کے طاقتور جواب نے ان کی ہمت بندھائی، میری بیٹی لمحہ بہ لمحہ جنگ کی صورتحال سے جڑی رہی، سیاستدانوں اور ڈی جی آئی ایس آر کی پریس کانفرنس سن کر جو مدلل تبصرہ کرتی تھی میں حیران رہ جاتی تھی۔ پاکستان کے طاقتور جواب پر اُس کی خوشی دیدنی تھی کیونکہ اُس کے بقول شاطر اور شرانگیز دشمن کے سامنے بزدلی دکھائی جائے تو وہ اور بدترین ہو جاتا ہے اور اپنے اردگرد ملکوں کے لئے خطرہ بن جاتا ہے، اُس کو یہ بھی اطمینان تھا کہ ہماری فوج نے سویلینز پر حملے نہیں کئے، ہم سمجھتے تھے یہ لوگ زمینی حقائق سے بے خبر اور بے پرواہ اپنی دنیا میں مگن ہیں مگر ایسا نہیں تھا۔ میری بیٹی کے نظریات تو پہلے ھی مثبت تھے کہ میں نے اُسے ہمیشہ شخصیت پرستی کی بجائے وطن کی آن اور اقدار کی پاسداری کا سبق دیا، مگر اُسکی عمر کے جو لوگ لاتعلق اور ناراض تھے اُن کا بھی قصور نہیں تھا کہ انھیں گھروں اور سکولوں میں ایسی تصویر دکھا کر انکی برین واشنگ کی گئی کہ وہ بھی جھانسے میں آ گئے اور منفی تاثر پالتے رہے۔ جدید

تعلیمی اداروں میں زیرِ تعلیم پندرہ سے بیس سال کی عمر کے نوجوانوں کے سامنے حقیقی منظر نامہ آیا تو انھوں نے اپنی رائے قائم کر کے بھر پور حُب اوطنی کا ثبوت دیا۔ یہ گالی گلوچ کرنے والی کلاس نہیں اس لئے ان کی قومی دھارے میں شمولیت بہت مثبت عمل ہوگی۔ یقیناً فوج اور حکومت عوام میں اپنا مورال بحال کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اب دونوں کو اس مورال کو قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کرنی ہے۔

جنرل عاصم منیر سے لوگوں نے بہت سی توقعات منسوب کر لی ہیں یہ توقعات دفاعی اور ملک کے اندر پھیلی تخریبی سرگرمیوں اور سوچ کو نیست و نابود کرنے کے حوالے سے ہیں۔

جنرل عاصم منیر کی مقبولیت نہ صرف پاکستان بلکہ خوشبو کی طرح دنیا میں بھی پھیلتی جا رہی ہے۔ پاکستانیوں کی اکثریت کی فوج سے محبت پر کوئی دو رائے نہیں مگر پچھلے کچھ عرصے سے گفتار کے غازیوں کے ہاتھوں تھوڑی ڈانواں ڈول ہوتی دکھائی دی۔ تصور کیجئے ایک ڈیڑھ سال سے اظہار کے ہر پلیٹ فارم پر ایک خاص گروپ کی طرف سے جس جنرل عاصم منیر کے خلاف بہت منفی مہم چلائی جا رہی تھی وہ چند دنوں میں قوم کے ہیرو بھی بن گئے اور دنیا میں سبز پرچم اور پاسپورٹ جو بھی معتبر کر دیا۔

جنرل عاصم منیر کی بطور آرمی چیف تعیناتی کے وقت انکی دیانت داری، خوش اخلاقی، سادگی اور مثبت رویے کی کئی کہانیاں سامنے آئیں تو میں خوشی ہوئی۔ آج تک اُن کے مخالفین کی ایما پر کئی لوگوں نے کوشش کر لی مگر اُنکے خلاف ایک پائی کا ہیر پھیر ثابت نہ کر سکے۔

عاصم منیر صاحب روایتی حافظِ قرآن نہیں نہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت کوئی مذہبی ٹچ تسبیح ہوتی ہے بلکہ وہ مذہب کی اخلاقی اقدار پر حقیقی

طور پر عمل پیرا انسان ہیں۔

قومی سلامتی کے لئے کشمیر، افغانستان اور بھارت کے حوالے سے اُن کا سخت موقف اُن کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی بڑی وجہ ہے۔ افغانستان ایک عرصے سے بھارت کے ساتھ مل کر پاکستان میں دہشت گردی کا سہولت کار بنا ہوا ہے۔ افغان پناہ گزینوں کو واپس بھیجنے پر قائم رہنا ملک کو امن کی طرف لے جانے کے مترادف ہے اور یہ بات سب کے دل کو بھاتی ہے۔ یقیناً آج کے ہیرو جنرل عاصم منیر کرم یافتہ انسان ہیں۔ مجھے امید ہے میرا رب انہیں ملک کی سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اندر پھیلے بی ایل اے اور ٹی ٹی پی جیسے فتنوں کا تدارک کرنے میں بھی سرخرو کرے گا اور نصاب میں جنرل صاحب کا تذکرہ احترام سے کیا جائے گا۔

تاہم حالیہ مختصر جنگ نے دنیا میں پاکستان کا وقار بلند کیا ہے اس لیے کہ پوری دنیا نے پاکستان کے موقف کو درست تسلیم کیا ہے اور اس کی حمایت کا اعلان بھی کیا ہے۔ پاکستان نے ہر حوالے سے تحقیق اور تفتیش کی پیشکش کی پاکستان نے حملے میں پہل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ پاکستان نے سویلین آبادی، مذہبی مقامات کو نشانہ نہیں بنایا، پاکستان نے اپنے میڈیا کو جھوٹی خبریں چلانے کی تاکید نہیں کی جبکہ اس کے برعکس اگر ہم دیکھیں تو بھارت نے جان بوجھ کر جنگ کی فضا قائم کی پاکستان کی شہری آبادیوں پر حملہ کیا، مساجد کا تقدس پامال کیا، میڈیا نے جھوٹ کا طوفان برپا کیا، یہ کیسا میڈیا تھا جو پورے لاہور کراچی اور اسلام آباد کو مٹا کر خوش ہو رہا تھا، یہاں کروڑوں انسان بستے ہیں، یہیں سے بھارت کی انسان دشمنی واضح ہوتی ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا کو بھارت کا مکروہ چہرہ دکھا کر اس کے شر سے بچنے کی ترکیب کی جائے، پاکستان زندہ باد۔

امن کے لیے جنگ ضروری ہے

عمار مسعود

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ محلے کا کوئی تلنگا اپنی غنڈہ کے بل بوتے پر اپنے آپ کو پورے محلے کا ہی مالک سمجھنے لگتا ہے۔ایسے کردار کبھی کسی کے معاملات میں گھستے ہیں کبھی کسی شریف آدمی پر انگلی اٹھاتے ہیں اور کبھی کسی پر ہاتھ اٹھا کر اپنی بدمعاشی کی دھاک بٹھاتے ہیں۔لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ ہر غرور کا سر نیچا ہوتا ہے تو اسی طرح ایسے غنڈہ گردی کا حل بھی عموماً محلے سے ہی دستیاب ہوتا ہے۔

ہوتا کچھ یوں ہے کہ اس محلے کا کوئی شریف نوجوان، تلنگے کے بناوٹی رعب داب سے تنگ آ کر آخر ایک دن اس کا گریبان تھام لیتا ہے۔ دو چار رسید بھی کرتا ہے۔ چار چھ صلواتیں بھی سناتا ہے۔ان کی غنڈہ گردی کی کری ہو جاتی ہے اور پھر یا تو وہ غنڈہ گردی سے تائب ہو جاتا ہے یا کسی اور بدمعاش سے صلح صفائی کے لیے ملتمس ہوتا ہے۔

اس روزمرہ کی کہانی کو پاک بھارت حالیہ مختصر جنگ کے تناظر میں بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ بھارت اس خطے کا وہ بدمعاش بن چکا تھا جس نے سارے خطے کی زندگی اجیرن کی ہوئی تھی۔ کبھی نیپال سے جھگڑا، کبھی چین کو دھمکیاں، کبھی افغانستان میں دراندازی۔ کبھی بلوچستان میں دہشتگردی اور کبھی ایران سے اختلافات۔ خطے کو تو چھوڑیں بین الاقوامی طور پر دنیا بھارت کی بدمعاشی سے تنگ تھی۔ سنیں کینیڈا کیا الزام لگا رہا ہے۔ امریکا میں بھارت کیا کر رہا ہے۔ اور یمن میں کس طرح کی کارروائیوں میں ملوث ہے۔

اس عہد میں دنیا کا کوئی ملک جنگ کی خواہش نہیں رکھتا۔ دنیا اس وقت پسماندہ ممالک کی معیشت کی بہتری میں مصروف ہے کیونکہ دنیا کو آنے والے دنوں میں بے شمار مسائل کا سامنا ہو گا۔خوراک کی قلت، پانی کی کمیابی، آبادی کا پھیلاؤ، موسمیاتی تبدیلیاں دنیا کے ایجنڈے پر سر

فہرست ہیں۔اس وقت کوئی نہیں چاہتا کہ اپنی باقی ماندہ جمع پونجی جنگ کی آگ میں جھونک دے۔کوئی نہیں چاہتا کہ اس کے عوام کے ہاتھ میں روٹی کے بجائے بندوق ہو۔

بھارت اس بات کو بخوبی جانتا تھا کہ ایک مدت بعد پاکستان کی معیشت بہتر ہو رہی ہے۔اسٹاک مارکیٹ ریکارڈ پر ریکارڈ بنا رہی ہے۔شرح سود میں آئے روز کمی ہو رہی ہے۔ڈالر کی قدر کچھ عرصے سے مستحکم ہے۔سرمایہ کاروں کا اعتماد بحال ہو رہا ہے۔دنیا پاکستان کے معاشی امور میں دلچسپی لے رہی ہے۔سربراہان مملکت ہمارے مہمان بن رہے ہیں۔یہ معیشت کے ٹیک آف کا ایسا مرحلہ ہے جہاں پاکستان کسی قسم کی جنگ کا رسک نہیں لے سکتا۔کیونکہ طویل جنگ ترقی کی اس معمولی سی رمق کو چاٹ سکتی تھی۔

اسی خیال کو مدِنظر رکھ کر بھارت نے پہلگام ڈرامہ رچایا۔جس علاقے میں اپنی نو لاکھ فوج تھی وہیں دہشتگردی کروائی گئی۔اور بنا کسی ثبوت کے پاکستان پر الزام جڑ دیا۔بھارتی سوشل میڈیا نے بنا کسی تحقیق کے ٹرینڈ (Trend) بنانا شروع کردیے۔بھارتی میڈیا گلے پھاڑ پھاڑ کر جنگ کی دھمکیاں دینے لگا۔دنیا بھر نے پہلگام میں ہونے والے دہشتگردی کے واقعے کی مزمت تو ضرور کی مگر کسی نے بھی پاکستان کو دوش نہیں دیا۔اس سے مودی حکومت مزید جھنجھلا گئی۔انہوں نے پاکستان پر بزدلانہ حملے شروع کیے۔کہیں ڈرون بھیجے کہیں لائن آف کنٹرول پر بلاجواز فائرنگ کرکے پاکستان کو اشتعال دلایا تاکہ دنیا پاکستان کو دراندازی کا الزام دے لیکن ایسا ہو نہ سکا۔

پاکستان نے پورے صبر وتحمل سے کام لیا۔ساری دنیا کے سامنے ایک ایک ثبوت رکھا۔بارہا پہلگام واقعے پر افسوس کا اظہار کیا مگر یہ شرافت کی باتیں مودی جی کو راس نہیں آئیں۔بھارتی میڈیا نے ایک ہی رات میں خواب ہی خواب میں تو پورا پاکستان فتح کرلیا۔خیال ہی خیال میں لاہور میں فتح کا جشن منالیا،کراچی کو افسانوی طریقے سے ملیامیٹ کردیا،سیالکوٹ پر اپنا خیالی جھنڈا لگادیا۔یہ سب کچھ بھارتی ناظرین کی حوصلہ افزائی کے لیے تھا لیکن جھوٹ کا یہ بازار زیادہ دیر تک نہیں چل سکا۔

صبح ہوئی تو کراچی میں کاروبارِ زندگی ویسا ہی تھا جیسا ہمیشہ سے ہے۔لاہوریے بیدار ہوئے تو کچھ بھی نہیں بدلا تھا۔صرف انڈین میڈیا کا جھوٹ پکڑا گیا۔ایک رات کے جھوٹ کی وجہ سے انڈین میڈیا پر اب خود بھارتی لوگوں کا اعتبار ہی ختم ہوگیا۔اب بھارتیوں کو پتہ چل چکا ہے کہ انڈین میڈیا فلم تو بنا سکتا ہے،کہانی تو بنا سکتا ہے،اے آئی کی مدد سے جنگ کی بساط تو بچھا سکتا ہے مگر سچ نہیں بول سکتا۔

مودی حکومت کی پوزیشن پہلے ہی خراب تھی۔اس ڈرامے سے سوچا گیا تھا کہ اس حکومت کو سہارا ملے گا مگر بات الٹ پڑ گئی۔اب پاکستان سے بدترین شکست کے بعد،ہوسکتا ہے کہ مودی حکومت بہار کے الیکشن تک کا انتظار نہ کر سکے۔اب حکومت کی کرسی کی ٹانگیں لرز رہی ہیں اور چل چلاؤ کا دور ہے۔اتحادی بھی اس ہزیمت سے جان چھڑانے کی بات کررہے ہیں۔اب مودی حکومت مٹھی میں ریت کی مانند ہے جو ہر لمحے ہاتھ سے پھسلتی جارہی ہے۔

پاکستان نے بھارت کے مقابلے میں دانش اور بردباری کا ثبوت دیا۔ نہ ہمارے میڈیا نے رپورٹنگ کے نام پر کہانیاں سنائیں نہ مودی حکومت کے بے سروپا الزامات کا جواب دیا۔ پاکستان نے بہت سوچ سمجھ کر صرف چند گھنٹے جنگ کی۔ اوران چند گھنٹوں میں بھارت کے غرور کا بھرکس نکل گیا۔ مودی حکومت پہلے دنیا سے اپنے 6 طیاروں کی تباہی چھپانے میں مصروف تھی کہ اچانک اس کا سامنا عاصم منیر کی فوج سے ہو گیا۔ مودی حکومت کی غنڈا گردی لمحوں میں خاک میں مل گئی۔ خطے کے غنڈے کو وہ سبق ملا کہ وہ جان چھڑوانے کے لیے امریکا کے پاؤں پڑ گیا۔ چند گھنٹوں میں پاکستان کی بہادر سپاہ نے بھارت کو وہ سبق سکھایا کہ اب مدت تک خطے میں سکون رہے گا۔

جنگ کوئی اچھی چیز نہیں لیکن بعض اوقات امن کی خاطر جنگ کرنا لازم ہو جاتی ہے۔ پاکستان کی فوج کے ہاتھوں رسوا ہوئے بغیر بھارت کو چین نہیں پڑ رہا تھا۔ اب آپ دیکھ لیجیے گا کہ مودی حکومت بھی جائے گی، بھارت میں علیحدگی پسند تحریکیں بھی زور پکڑیں گی اور 'ہندتوا' کا ترانہ بھی اب انہیں بھول جائے گا۔ اب ان کے پاس اپنے زخم چاٹنے کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے۔ پاکستانی فوج کے چند گھنٹوں کے ایکشن نے نہ صرف پاکستان کو ناقابل تسخیر بنایا بلکہ پورے خطے میں امن کو بحال کیا۔

بات محلے کے غنڈا گردی سے شروع ہوئی تھی۔ بعض اوقات محلے میں امن کی خاطر کسی شریف آدمی کو محلے کے بدمعاش کو ایک زناٹے دار تھپڑ رسید کرنا پڑتا ہے۔ یہی کچھ پاکستانی فوج نے بھارت کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بات کو اس پیرائے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ بسا اوقات امن کے حصول کے لیے جنگ لازم ہو جاتی ہے۔

آپریشن بنیان مرصوص
پاکستان کی لاجواب دفاعی حکمت عملی

عدیلہ خالد

چھ اور سات مئی کی درمیانی شب بھارت نے پاکستان کی سالمیت پر دراندازی کی جسے کمال دفاعی حکمت عملی (آپریشن بنیان مرصوص) سے ناکام بنا دیا گیا۔ پاکستان کے بھرپور جواب کے بعد دنیا میں ایک نئی بحث نے جنم لیا کہ آخر کار پاکستان نے کس طرح مختصر وقت میں بھارت کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ دنیا بھر کے ماہرین پاکستان کی بہترین حربی و ضربی صلاحیتوں کا اعتراف کر رہے ہیں جبکہ بھارت کے ساتھ ساتھ دنیا کے چار بڑے ممالک امریکہ، روس، فرانس اور اسرائیل اس دفاعی حکمت عملی سے اس قدر پریشان ہیں کہ اب افواج پاکستان کو دنیا کی مضبوط ترین فوج گردان رہے ہیں۔

بھارت کو دھول چٹانے کا آغاز پہلگام کے فالس فلیگ آپریشن کے بعد ہوا جس میں بھارت نے روایتی ہٹ دھرمی، اشتعال انگیزی اور توسیع پسندانہ عزائم کے تحت پاکستان پر دہشت گردی کا الزام لگایا اور مساجد اور مقامی آبادیوں میں رہائش پذیر معصوم شہریوں پر بلا اشتعال اور قابل مذمت وحشیانہ حملے شروع کر دیے۔ افواج پاکستان کے شعبہ تعلقات عامہ کے اعداد و شمار کے مطابق اس جارحیت میں 40 شہری شہید ہوئے جن میں 7 خواتین اور 15 بچے بھی شامل تھے جبکہ 10 خواتین اور 27 بچوں سمیت 121 افراد زخمی ہوئے۔

پاکستان کی اعلیٰ سول و عسکری قیادت شاید ابھی بھی تحمل سے کام لے کر معاملے کو سلجھا دیتی مگر بھارت نے ایک قدم آگے بڑھایا اور ستر سے زائد طیاروں سے پاکستان کی فضائی حدود کو پامال کرنے کی ناکام اور ناپاک کوشش کی جسے ہمارے 42 طیاروں نے بڑی جوانمردی سے روکا۔ چین کے بنائے ہوئے J-10 طیاروں اور پاکستانی ساختہ جے ایف 17 تھنڈر کے ذریعے جوابی وار کر کے بھارت کے جدید ترین

اربوں ڈالرز کے فرانسیسی رافیل طیاروں کو فضا میں ہی مار گرایا۔ پاکستان کی جانب سے ان طیاروں کو جدید (AIR) ائیر ڈیفنس سسٹم کی مدد سے گرایا گیا جس کے بعد پوری دنیا میں پاک فوج کی دھاک بیٹھ گئی۔ وہ لمحہ جب نیلی وسعتوں میں پاکستان کے شاہین، دشمن کے فولادی قلعوں پر بجلی بن کر گرے۔ وہ کوئی فلمی منظر نہ تھا بلکہ ایک ایسی حقیقت تھی جس نے پوری دنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ وہ کوئی معمولی فضائی جھڑپ نہ تھی بلکہ ایمان، جرات، حب الوطنی اور جذبہ شہادت کی وہ روشنی تھی جس نے دشمن کے ایوانوں میں اندھیرے بھر دیے۔

بھارت نے اس ہزیمت کو چھپانے کی کوشش کی اور پاکستان پر ڈرون طیاروں سے حملہ کر دیا تاکہ وہ ان تنصیبات کا پتہ لگا سکے جہاں سے ان کے طیاروں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ یہاں بھی پاکستان کی افواج نے نہایت دانشمندی کا مظاہرہ کیا اور بھارتی ڈرونز کے اس حملے کو ناکام بنا دیا۔ یہ بھی اسی دفاعی حکمت عملی کا شاخسانہ تھا کہ بھارت پاکستان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا۔ لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باؤنڈری پر کشیدگی بدستور جاری تھی جس میں بھی پاکستان کا پلہ بھاری رہا۔ ایک اندازے کے مطابق پاک فوج نے ایسا جوابی زبردست حملہ کیا کہ دشمن اپنی پوزیشنیں چھوڑ کر اور سفید جھنڈے لہرا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق دشمن کی 26 اہم پوسٹیں اس وقت پاک فوج کے قبضے میں ہیں۔

پاکستان کی اعلیٰ سول و عسکری قیادت نے بھارتی جارحیت کا آنکھ کے بدلے آنکھ، کان کے بدلے کان کے اصول کے تحت جواب دینے کا عندیہ دیا تو بھارتی سرکار کی رات کی نیندیں اڑ گئیں۔ اس حملے کے بعد نریندر مودی نے اپنے ایک بیان میں حیرت کا اظہار کیا۔ ان کے

الفاظ" پاکستان نے ہم پر ہی حملہ کر دیا"، ان کے لیے اور پورے بھارت کے لیے دنیا بھر میں جگ ہنسائی کا سبب بنے۔

10 مئی کو بھارتی حملے کے جواب میں پاکستان کی بہادر مسلح افواج اور پوری قوم نے آپریشن بنیان مرصوص (معرکہ حق) کے جھنڈے تلے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کو ناقابلِ یقین شکست سے دوچار کیا۔ آپریشن کا آغاز فتح میزائل سے کیا گیا۔ فتح سیریز کے یہ میزائل نہ صرف انتہائی درست نشانہ لگانے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ ان کی اہم خوبی ان کی ٹرمینل اسٹیج میں مینوورایبلٹی (مقررہ ہدف کی جانب جاتے ہوئے آخری لمحات میں سمت تبدیل کرنے کی صلاحیت) ہے جو انہیں روایتی دفاعی نظاموں سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ سپرسونک میزائل ہیں جو نہایت تیزی سے حرکت کرتے ہوئے اپنے ہدف کی جانب بڑھتے ہیں اور دشمن کے کسی بھی بیلسٹک میزائل ڈیفنس سسٹم کو چکمہ دے سکتے ہیں۔ ان میں یہ بھی اہلیت ہوتی ہے کہ یہ میزائل دشمن کی کسی ایئربیس کو نشانہ بنا کر نہ صرف رن وے کو مکمل طور پر ناکارہ بنا سکتے ہیں بلکہ بومبلیٹس کی بارش سے وہاں موجود جنگی طیاروں کو بھی زمین پر ہی ڈھیر کر دیتے ہیں جس سے دشمن کی قوت مفلوج ہو جاتی ہے۔

پاکستان کی دفاعی حکمت عملی اس قدر مضبوط تھی کہ اس جوابی وار میں بھارت کا تین پرتوں پر مشتمل دفاعی نظام، روسی S-400، اسرائیلی براق 8 اور مقامی آکاش سسٹم ہمارے فتح میزائلوں کے سامنے ریت کی دیوار ثابت ہوا کیونکہ فتح ون سیریز کے میزائلوں کی رفتار، درستی اور مینوورایبلٹی جیسی صلاحیتیں انہیں ان تمام سسٹمز سے ممتاز بناتی ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ فتح مزائیل اپنے ہدف تک پہنچا اور ایسا چلا کہ پوری قوم کو فتح سے ہمکنار کر گیا۔

یاد رہے کہ اس ممکنہ جوابی آپریشن کے لیے 'بنیان مرصوص' نام تجویز کیا گیا جو وقت اور حالات کے عین مطابق تھا۔ پاکستان کی مسلح افواج کی تمام تر دفاعی حکمت عملی انہی الفاظ کے گرد گھومتی ہے یعنی سیسہ پلائی ہوئی دیوار۔ اس دفاعی حکمت عملی کی بدولت پاکستان نے ثابت کیا کہ وہ ایک آہنی دیوار ہے کہ جسے توڑنا بزدل دشمن کے بس کی بات نہیں ہے۔ یہ نام قرآن پاک کی سورۃ الصّف آیت نمبر 4 سے لیا گیا ہے جس کا ترجمہ ہے: "بے شک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف بستہ ہو کر اس طرح لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔" آئی ایس پی آر کے مطابق اس حکمتِ عملی کا نام رکھتے وقت اسی جذبے کو مدِنظر رکھا گیا۔ یہ نام ہماری عسکری قوت کی نمائندگی کرتا ہے اور پوری قوم کو اتحاد کا پیغام بھی دیتا ہے۔

بنیان مرصوص ایک ایسے نظریے اور دفاعی طرزِ عمل کی علامت ہے جو ایمان، اتحاد اور تکنیکی برتری کو ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی صورت میں دشمن کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے۔

بلاشبہ آپریشن بنیان مرصوص ایک کامیاب اور لاجواب دفاعی حکمت عملی تھی جس نے پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ مادر وطن کا دفاع کرتے ہوئے پاکستان کی مسلح افواج کے 11 جوانوں نے جام شہادت نوش کیا اور صرف 78 زخمی ہوئے۔ ان شہداء نے اپنے خون سے

وطن کی سرحدوں کی آبیاری کی۔ ان کی عظیم قربانیاں، ہمت، لگن، غیر متزلزل جذبے اور حب الوطنی، جذبہ شہادت، بہادری اور پیشہ ورانہ مہارت کو پوری قوم سلام پیش کرتی ہے۔1965 کی پاک بھارت جنگ کے بعد یہ ایک ایسا موقع تھا جو ہماری قومی وعسکری تاریخ کا ایک نمایاں باب بن کر نہ صرف پوری قوم کے ذہنوں پر ہمیشہ ہمیشہ نقش رہے گا بلکہ دشمن کو یاد دلاتا رہے گا کہ خطے میں امن کی خواہاں ایک ایسی قوم بھی تھی جس نے اپنی امن کی خواہش کو برقرار رکھتے ہوئے کبھی اپنی خودمختاری اور سالمیت پر کوئی سمجھوتہ نہ کیا۔

اس حکمت عملی کے تحت پاکستان نے بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دے کر نہ صرف خطے بلکہ دنیا کی صورتحال کو تبدیل کر کے رکھ دیا ہے بلکہ پاکستان کا اندرونی ماحول بھی یکسر بدل گیا ہے۔ پوری قوم اتحاد و یکجہتی کا ایسا مظاہرہ کر رہی ہے گویا کہ اس ملک کو ایک نیا جنم ملا ہو۔

آپریشن بنیان مرصوص

جب پاکستان کی جنگی حکمتِ عملی نے دنیا کو ششدر کر دیا

تنویر اقبال

کبھی کبھی تاریخ ایسے درخشاں لمحات سے جگمگا اٹھتی ہے جو صرف فتح ہی کی نہیں بلکہ حکمت، بصیرت اور غیر معمولی تدبیر کی مثال بن جاتے ہیں۔ ''آپریشن بنیان المرصوص'' بھی ایسا ہی ایک لمحہ تھا جب پاکستان نے دفاع کو صرف مورچوں کی حد تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے ایمان، عقل، ٹیکنالوجی اور جرات کا مرقع بنا کر دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اس قرآنی تصور کو بنیاد بنا کر جو حکمتِ عملی اپنائی گئی وہ روایتی جنگی دائروں سے نکل کر ایک ہمہ گیر، مربوط اور حقیقت پر مبنی منصوبہ بندی میں ڈھل گئی۔

یہ صرف ایک عسکری کارروائی نہیں تھی بلکہ جدید جنگی علوم، قومی عزم، اور دفاعی تدبر کی ایسی ہم آہنگی تھی کہ عالمی دفاعی تھنک ٹینکس، عسکری ماہرین اور بین الاقوامی میڈیا مبہوت ہو کر رہ گئے۔ دشمن کے ہر وار کو حکمت سے زائل کیا گیا، ہر حملہ واپس پلٹا، اور ہر چال کو ناکامی میں بدلا گیا۔ آج ''آپریشن بنیان مرصوص'' کو جدید تاریخ کی ان چند گنی چنی جنگی حکمتِ عملیوں میں شمار کیا جا رہا ہے جو نہ صرف فتح یاب ہوئیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک قابلِ تقلید مثال بھی بن گئیں۔

قرآن مجید کی وہ آیت جو پاکستان کی دفاعی حکمت عملی کی روح بن گئی، سورۃ الصّف کی چوتھی آیت ہے: ''بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔ یہی وہ آپریشن ہے جس نے پاکستان کو دنیا بھر میں ایک منفرد دفاعی ماڈل پیش کرنے کی ترغیب دی۔ اسلامی تاریخ میں بنیان مرصوص کا تصور غزوہ احزاب میں واضح ہوا جب مسلمانوں نے

خندق کھود کر دشمن کو روکا۔آج کی جدید جنگوں میں یہی تصور "ملٹی ڈومین ڈیفنس سسٹم" کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

فوجی محاذ۔۔ دشمن کی پیش قدمی کو دیوار سے ٹکرانا

بھارت کی طرف سے خودساختہ پہلگام واقعہ کو بنیاد بنا کر بھارتی مسلح افواج نے 6اور 7 مئی 2025 کی شب پاکستان پر بزدلانہ حملے کرتے ہوئے معصوم شہریوں کونشانہ بنایا،جس میں پاک فوج کے 11 جوان اور خواتین وبچوں سمیت 40 شہری شہید ہوگئے۔اچانک حملے کا مقصد پاکستان کو دفاعی پوزیشن میں لانا تھا۔لیکن پاک فوج نے جس انداز میں دشمن کے حملے کو روکا اور فوراً جوابی کارروائی کی وہ عسکری تاریخ کا حیران کن باب بن چکی ہے۔

پاکستان کے صبر کا پیمانہ اس وقت لبریز ہوا جب بھارت نے نو اور دس مئی کی رات تک اسرائیلی ساختہ ہیروپ ڈرونز بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا اور پاکستان کی ملٹری انسٹالیشنز اور ائیربیسز پر بھی میزائیل فائر کردیئے تو یہ وہ لمحہ تھا جب رات گئے پاک فوج کے بہادر اور نڈر ترجمان لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری اچانک ٹیلی ویژن سکرین پر نمودار ہوئے اور بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ پیغام دیا کہ۔۔۔

"Now Wait For Our Response"

6 مئی کی رات سے ہی پاکستان کے جی ایچ کیو میں ملٹری آپریشنز ڈائرکٹوریٹ،اسٹریٹجک پلانز ڈویژن، جوائنٹ سٹاف ہیڈکوارٹرز سمیت دیگر متعلقہ شعبے اور ماہرین بھارت پر سرپرائز جوابی حملے کی منصوبہ بندی میں مصروف ہو گئے تھے۔دشمن کے ٹھکانے لاک کر لئے گئے تھے۔تینوں افواج (فوج،بحریہ،فضائیہ) کے مشترکہ آپریشنز کی منصوبہ بندی تیار تھی اور اب وہ وقت آن پہنچا تھا کہ بھارت پر حملہ کیا جائے۔فیلڈ مارشل جنرل عاصم منیر نے تمام افواج کے سربراہان سے مشاورت کے بعد اس آپریشن کا نام قرآن پاک میں سے خود منتخب کیا۔نماز فجر کی جماعت کی امامت بھی خود کرائی اور نماز میں اسی سورۃ الصّف کی مبارک آیات تلاوت کیں جن میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کفار کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح متحد ہو کرلڑنے کا حکم دیا ہے۔ بسم اللہ اور تکبیر۔۔اللہ اکبر کے نعروں سے "آپریشن بنیان مرصوص" کا آغاز سنت نبوی صلی اللہ عیہ وسلم کے مطابق فجر کے بعد دن کی روشنی میں شروع ہوگیا۔۔

پاکستان کی مسلح افواج نے بھارتی میزائل حملے کے جواب میں بھارتی فضائیہ کے پانچ جنگی طیارے مار گرائے جبکہ ایک بریگیڈ ہیڈکوارٹرسمیت متعدد فوجی چیک پوسٹوں کو تباہ کر دیا۔ترجمان پاک فوج لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری کے مطابق پاکستان نے بھارت کے پانچ لڑاکا طیارے مار گرائے،جنہیں بھارت کی حدود میں مار گرایا۔تباہ کیے گئے بھارتی طیاروں میں تین رافیل،ایک سخوئی 30 اور ایک مگ شامل ہے جبکہ پاکستان کے تمام طیارے محفوظ ہیں۔

وفاقی وزیراطلاعات عطا اللہ تارڑ نے صبح سویرے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ بھارتی فوج نے ایل اوسی کے جورا کمپلیکس پر

سفید جھنڈا لہرا کر شکست تسلیم کر لی ہے۔ پاک فوج کی جانب سے لائن آف کنٹرول پر دشمن کی پوسٹوں کو بھاری نقصان پہنچایا گیا ہے۔ پاکستان کے جواب کے بعد بھارت کی متعدد پوسٹیں تباہ ہوئیں جبکہ پاکستان نے بھارت کے پانچ لڑاکا طیارے اور ایک ڈرون مار گرایا۔

فوجی محاذ پر صرف دفاع تک محدود نہیں رہا گیا بلکہ دشمن کی سپلائی لائنز، کمانڈ پوسٹس اور راجستھان سیکٹر میں موجود ریڈار سسٹمز کو ہدف بنا کر حملے کیے گئے۔ پاکستان نے بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے ادھم پور، آدم پور اور شیر کوٹ ایئر بیسز سمیت ائیر فیلڈ کو تباہ کیا اور ملٹری چیک پوسٹوں کو نشانہ بنایا۔

پاکستان نے بھارتی ریاست مہاراشٹرا کی الیکٹرک کمپنی پر سائبر حملہ کر کے بجلی کا نظام مکمل طور پر جام کر دیا اور ملٹری سیٹیلائٹ کو بھی جام کر دیا۔ اس کے علاوہ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کی ریاست گجرات اور دارالحکومت نئی دہلی میں پاکستانی ڈرونز کئی گھنٹوں تک پرواز کرتے رہے۔ پاکستان نے بھارت کی بھٹنڈا اور سرسہ ائیر فیلڈز کو بھی تباہ کر دیا جبکہ اڑی سپلائی ڈپو کو تباہ کر ڈالا۔

فضائی حکمتِ عملی۔۔ فضاؤں پر مکمل گرفت

پاکستانی فضائیہ نے 27 فروری 2019 کی تاریخ دہرائی بلکہ اس سے کئی گنا زیادہ جدید اور منظّم ریڈارز سے لیس طیارے اہداف کو نشانہ بنا کر محفوظ واپس بھی لوٹے۔ پاکستانی فضائیہ کے جے ایف 17 تھنڈر طیاروں نے اپنے ہائپر سونک میزائل سے بھارتی ایس 400 کا ائیر

ڈیفنس سسٹم مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ اگر چہ بھارت کو اپنے ہائی ٹیک رافیل طیاروں اور ڈیڑھ ارب ڈالر کے جدید ترین ایس400 ائیر ڈیفنس سسٹم پر ناز تھا، جبکہ پاکستان کی دفاعی افواج کی تربیت، نظم وضبط اور ایمان کی وجہ سے دشمن کی چالیں ناکام ہوگئیں۔ بھارت میں تجزیہ کار پہلے پاکستان کے جس دفاعی ساز وسامان کو اپنے اسلحے کے مقابلے میں کم تر سمجھتے تھے وہی ساز وسامان ان کیلئے تباہی کا سبب بن گیا۔

پاکستان کی طرف سے اپنے میزائل نظام، ڈرونز، ائیر فورس کے بہترین استعمال کے ساتھ ہمارے جیمنگ ٹولز نے بھارتی دفاعی نظام کو چاروں شانے چت کر دیا۔ چند ہی گھنٹوں میں اہم بھارتی فوجی اور دفاعی ڈھانچہ بے اثر ہوگیا۔ کمانڈ سینٹرز خاموش ہوگئے اور ریڈار سسٹم بیکار ہوگیا۔

پاکستانی مارخور کا سائبر اٹیک

بھارت کو سب سے غیر متوقع دھچکا پاکستان کی سائبر وار سے لگا۔ آئی ٹی کا چیمپئن سمجھے جانے والے بھارت کو پاکستان کے ایک ایسے سائبر حملے کا سامنا کرنا پڑا جسے ماہرین پاکستان کی طرف سے کیا جانے والا تاریخ کا سب سے بڑا سائبر اٹیک قرار دے رہے ہیں، حالانکہ آئی ٹی کے شعبے میں پاکستان کو بھارت کا مدمقابل ہی نہیں سمجھا جاتا۔

پاکستان نے مواصلاتی لائنوں، ائیر ٹریفک سسٹم اور بھارت کے ڈیجیٹل ڈیفنس کنٹرول کو بھی غیر موثر کر دیا۔ بھارت کی بیشتر دفاعی اور سرکاری ویب سائٹس بھی ہیک کر لی گئیں۔ بھارت کے 70 فیصد علاقوں کو بجلی کی بندش کا سامنا رہا۔ سائبر اٹیک کے میدان میں یہ واقعتاً ناقابل یقین بات لگتی ہے۔

پاک فوج اور انٹیلیجنس اداروں نے سائبر وار میں جس خاموشی اور نفاست سے دشمن کے ڈیجیٹل نیٹ ورک کو مفلوج کیا اس پر امریکی ماہر رچرڈ کلارک نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا

“ it is cyber dominance. This is not just cyber defense,”

(یہ صرف دفاع نہیں بلکہ مکمل سائبر تسلط ہے)

بھارتی کمیونیکیشن، جی پی ایس سسٹم اور جنگی نیویگیشن نیٹ ورک کئی گھنٹوں تک جام رہے۔ فالس فلیگ آپریشنز اور میڈیا پراپیگنڈا کی ساری کوششیں بے اثر ہوگئیں۔

پاکستان بحریہ کی چابکدستی

کراچی کے نیلگوں پانیوں کی نگہبان۔۔ پاکستان بحریہ نے ایسی چوکسی اور مہارت کا مظاہرہ کیا کہ دشمن کے ارادے سمندر کی سطح پر ہی منجمد ہوگئے۔ بھارتی بحریہ اپنی تمام تر تیاریوں کے باوجود پاکستانی آبی حدود کی جانب پیش قدمی کی ہمت نہ کرسکی۔ بحری محافظوں نے سمندر کو

یوں محفوظ بنایا گویا فولادی حصار میں قید ہو۔

جنگ بندی اور سیز فائر کی التجا

ابھی پاکستان کے حملے کو ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا کہ ہمارے قابل فخر سپہ سالار جنرل عاصم منیر کو امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے خود فون کال کی اور بھارت کی جانب سے جنگ بندی کی درخواست کردی۔ بعدازاں پاکستانی وزیرخارجہ اسحاق ڈار کو بھی امریکی وزیر خارجہ نے رابطہ کر کے سیز فائر اور صبر وتحمل کا مظاہرہ کرنے پر زور دیا۔

عالمی میڈیا پر تو گویا پاکستانی حملے اور بھرپور جواب کی ایسی پذیرائی شروع ہوئی جو آج تک جاری ہے۔ دنیا بھر کے تمام بڑے میڈیا اداروں نے پاکستانی جنگی حکمت عملی کو ناقابل یقین قرار دے دیا۔

نیویارک ٹائمز نے اس دفاعی کامیابی کو

“The Most Coherent and Integrated Military Response of the Modern Era”

قرار دیا۔ بی بی سی نے تو اس حملے کو ٹیکسٹ بک کیس قرار دیتے ہوئے کچھ یوں لکھا:۔

“Textbook Case of National Defense Coordination”

چین کے ”گلوبل ٹائمز“ نے لکھا:

“Pakistan's defensive strategy is years ahead of regional rivals.”

ٹی آرٹی ورلڈ، الجزیرہ، فرانس ٹوینٹی فور، جرمن نشریاتی ادارے ڈی ڈبلیو، یورو نیوز، الجزیرہ عربی سمیت دنیا بھر کے تمام بڑے نشریاتی اداروں نے اس جنگ میں پاکستان کی مربوط اور دانشمندانہ حکمتِ عملی کی بھرپور تعریف کی۔

عالمی دفاعی ماہرین اور جرنیل بھی پاکستان فوج کی اس بے باک حکمت عملی اور کارکردگی پر اپنے اپنے انداز اور الفاظ میں تجزیے کرنے میں مصروف ہیں۔۔

جنرل مارک پیٹریاس (ریٹائرڈ امریکی جنرل):

"I haven't seen such a flawless multi-domain defensive operation in decades of military experience."

ولیئم برنس (CIA چیف)

"Cyber,air, ground, diplomacy, all coordinated in real time! Pakistan shocked us all"

چینی جنرل ژانگ لیوچن:

"This is the era of joint warfare. Pakistan has mastered it".

الکس ہیولٹ (برٹش ملٹری اینالسٹ):

''If NATO needs a model of integrated defense, look at what Pakistan just executed.''

روس جیسی عالمی طاقت یوکرین سے دوسال کی جنگ کے باوجود کوئی فیصلہ کن نتیجہ حاصل نہ کرسکی۔ لیکن پاکستان نے صرف چند گھنٹوں میں بھارتی جارحیت کو پسپا کر کے دنیا کو دکھا دیا کہ اگر قیادت درست ہو، عوام ساتھ ہوں اور ادارے ہم آہنگ ہوں تو کوئی دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتا۔
امریکہ، برطانیہ، فرانس، حتیٰ کہ اسرائیلی ملٹری تھنک ٹینکس بھی پاکستانی حکمتِ عملی پر حیران ہیں۔ امریکہ کے معروف دفاعی جریدے ڈیفنس ون نے لکھا:۔

"Pakistan's fusion of defense, deterrence, and diplomacy is something the Pentagon must study".

کامیاب سفارتی حکمت عملی

پاکستان نے سفارتی سطح پر بھی حیران کن تیزی سے کارروائی کی۔ اسلامی ممالک، چین، ترکی، روس، آذربائیجان اور ایران سے فوری

روابط استوار کیے گئے اور بھارت کی جانب سے جھوٹے پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دیا گیا۔

پاکستان کی اس لاجواب دفاعی حکمتِ عملی نے نہ صرف دشمن کے عزائم خاک میں ملائے بلکہ پوری دنیا کو ایک سبق سکھایا۔ یہ جنگ صرف ایک دفاعی معرکہ نہیں تھی بلکہ ایک نظریاتی، سفارتی، اور تکنیکی فتح تھی جس نے دنیا کو دکھا دیا کہ پاکستان آج بھی ایک نظریاتی قلعہ ہے۔ پاکستان نے صرف ایک گھنٹے میں بھارت کا 25 سالہ برتری کا خواب چکنا چور کر دیا۔ پوری دنیا میں اس وقت نئی بحث شروع ہو گئی ہے کہ کیا پاکستان نے بھارت سے جنگ میں فتح کے بعد نئے ورلڈ آرڈر کی بنیاد رکھ دی ہے؟

تاریخ میں کچھ لمحے ایسے بھی ثبت ہوتے ہیں جو نہ صرف عسکری فتوحات کی علامت بنتے ہیں بلکہ قوموں کی بصیرت، تدبر اور ایمانی یکسوئی کے مظہر بھی قرار پاتے ہیں۔ ایسا ہی ایک فیصلہ کن لمحہ "آپریشن بنیان مرصوص" تھا۔ ایک ایسا مرحلہ جس میں پاکستان نے نہ صرف اپنی سرحدوں کا دفاع کیا بلکہ جنگی حکمتِ عملی، تکنیکی برتری اور قومی ہم آہنگی کی ایسی مثال قائم کی جس نے عالمی سطح پر مبصرین، تھنک ٹینکس، اور عسکری ماہرین کو ششدر کر دیا۔

آخر میں ایک عالمی تبصرہ:

"If military history writes a new chapter of modern defensive brilliance Pakistan's Bunyan un Marsus strategy will be the headline."

(USA) Defense Weekly

پاک بھارت جنگی ودفاعی نظام
پاک چین ٹیکنالوجی اشتراک ۔۔ تقابلی جائزہ

اسماء بابر

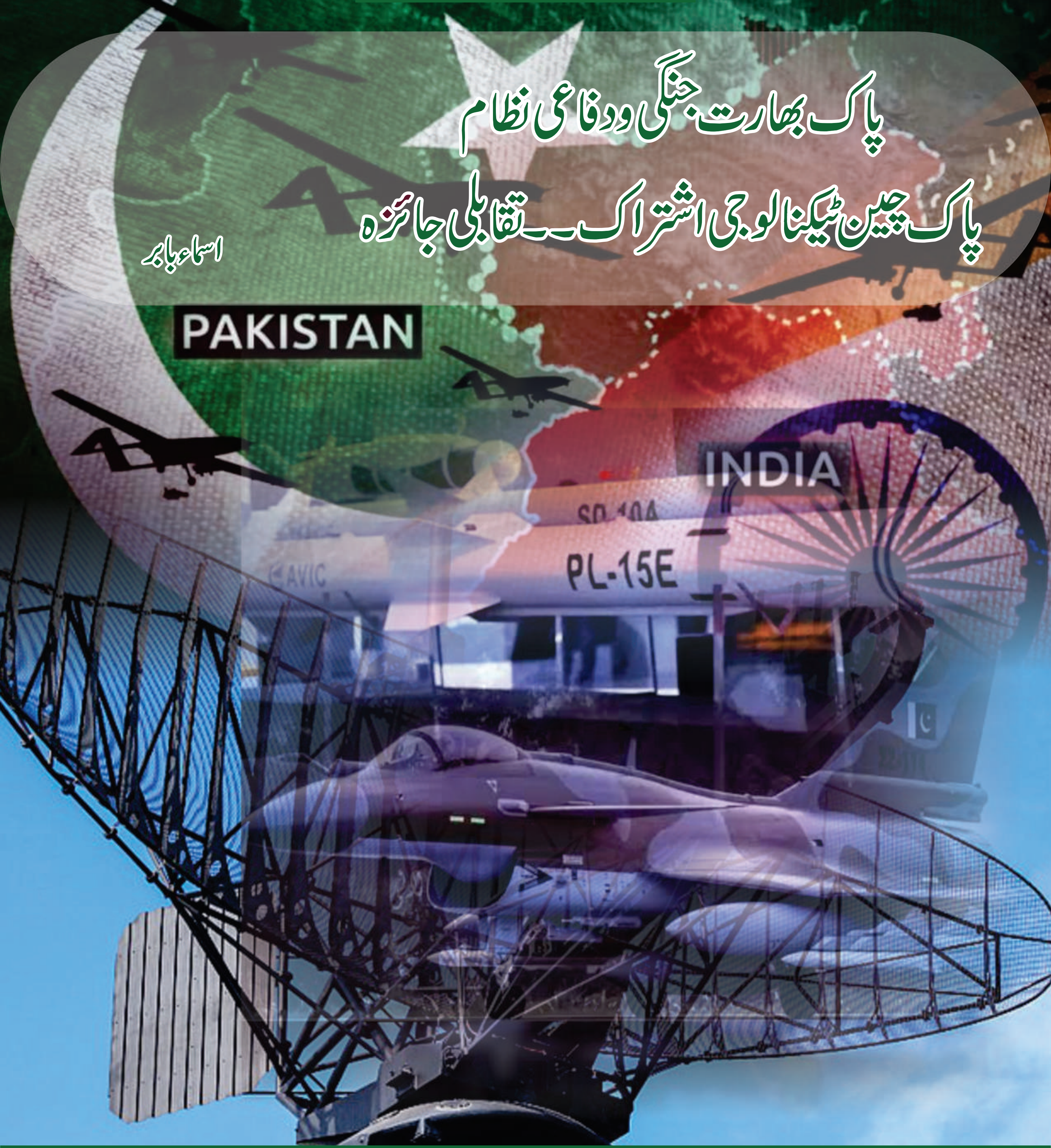

پاکستان اور ہندوستان آبادی و رقبے کے لحاظ سے دو مختلف ممالک ہیں، دونوں لحاظ سے ہندوستان پاکستان سے بہت بڑا ہے، پاکستان کی آبادی تقریباً پچیس کروڑ ہے جبکہ ہندوستان کی آبادی ایک ارب چالیس کروڑ کے لگ بھگ ہے موازنہ کیا جائے تو پاکستان کے رقبے کی مناسبت سے بھی ہندوستان کئی گنا بڑا ہے۔ آبادی کی نسبت پاکستان اور ہندوستان کی بری، بحری اور فضائی افواج میں بھی تناسب کا واضح فرق ہے، ہندوستان کی افواج اپنی آبادی کی نسبت سے زیادہ نہیں ہے، پاکستان کی فوج اندازے کے مطابق چھ لاکھ کے لگ بھگ اور ہندوستان کی دس سے گیارہ لاکھ کے لگ بھگ ہے، اگر ہم سامان حرب پر بات کریں تو وہ بھی ہندوستان کے پاس ہم سے زیادہ ہی ہے، سب مانتے ہیں کہ بھارت فوجی ساخت اور افرادی قوت کے حساب سے سب سے بڑی افواج میں سے ایک ہے، سوچیئے کہ جس کے فوجی اہلکار ہماری عددی فوج سے ڈبل ہیں تو انہیں شکست کیوں ہوئی؟ کیونکہ پاکستان نے اپنے تعداد کے فرق کو اعلیٰ پیشہ وارانہ معیار، حربی تربیت اور بہترین حکمت عملی سے واضح کیا ہے، برصغیر کے پرآشوب تناظر میں ان دونوں ممالک کے درمیان سیاسی تبصرے، سیاسی تجزیے ہمیشہ عسکری سرحدوں پہ نوک جھونک ہوتی رہتی ہے۔ 14 اگست اور 15 اگست 1947ء میں آزاد ہونے والے ان دونوں ممالک نے وقت کے ساتھ بہت جلد عسکری شعبوں میں ترقی کی ہے مگر دونوں کے نظریات صلاحیتیں اور حکمت عملی یکسر مختلف ہیں۔ اسی طرح بھارت کے دفاعی بجٹ 70 سے 75 ارب ڈالر اور پاکستان کے دفاعی بجٹ تقریباً 11 ارب ڈالر میں بھی زمین آسمان کا فرق ہے، بھارت کا زور جدید ہتھیاروں کی خریداری پر ہے، اور پاکستان

اپنے دفاعی بجٹ کو خاص طور پر پیش آنے والے خطرات کے مطابق محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے موثر ترین حکمت عملی کے ساتھ استعمال کرتا ہے پاکستان کا زور عددی طاقت اور جذبہ جہاد کو بڑھانے پر رہتا ہے یہی وجہ ہے کہ اللہ کے حکم سے نا قابل تسخیر دفاع، معرکہ حق میں بنیان مرصوص کی طرح سر بلند رہتا ہے۔

ہمارے جنگی جہاز، توپیں، ریڈار، ایئر ڈیفنس سسٹم، آرٹلری کی گنز سب دشمن کے گھر پہنچ کر انہیں ہزیمت اٹھانے پہ مجبور کرتی ہیں۔

ہمارا سامان حرب زیادہ تر چین کا ہے جبکہ ہندوستان کے پاس امریکہ، فرانس، سویڈن اور برطانیہ کا جنگی سامان ہے۔ ظاہر ہے چائنہ ٹیکنالوجی یورپین ٹیکنالوجی اور امریکن ٹیکنالوجی میں فرق ہے اسی لحاظ سے جنگی ساز وسامان اوران کے معیار میں بھی فرق ہے، لیکن اصل فرق تو پاکستان اور بھارت کی تینوں مسلح افواج کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں میں ظاہر ہوتا ہے، ہماری فوج پر عزم اور جدید جذبہ وجہاد وشہادت سے لبریز اور Battle Hardened ہے ہماری تربیت ہندوستان کی فوجی تربیت سے الحمدللہ بالا ہے جب بھی کسی جگہ دونوں ممالک کا معرکہ ہو چاہے وہ لائن آف کنٹرول پر ہو محدود جنگ ہو یا سیاچین کے محاذ پر چالیس سال سے زیادہ کے عرصے کی کشمکش پاکستان کی فوج نے ہمیشہ ہندوستان پر برتری حاصل کی، پوری دنیا اس مہارت اور بہادری کو مانتی ہے، پاکستانی فوج گزشتہ دو دہائیوں سے دہشت گردی کے خلاف مشکل اور طویل ترین جنگ سے نبرد آزاد ہو رہی ہے، نہ صرف دنیا یہ سمجھتی ہے بلکہ یہ حقیقت بھی ہے کہ پاکستان کی فوج حالت جنگ میں ہے تو حالت جنگ میں رہنے کی وجہ سے ہماری جنگی قابلیت بھی اعلیٰ اور صلاحیت بھی بہترین ہے ہندوستان کو ہر وقت یہ خوف رہتا ہے کہ وہ ہمارے شیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

اب اگر ہم میزائل ٹیکنالوجی کا تقابلی جائزہ لیں تو ہمیں ہندوستان پر اس معاملے میں برتری حاصل ہے، ہمارے میزائل چاہے شاہین سیریز ہوں یا غوری یا بابر سیریز ہوں یا ابدالی و فتح سیریز غرضیکہ ہمارا ہندوستان مقابلہ نہیں کر سکتا، ہمارے میزائل کی (Range) حد بھی ہندوستان کے میزائل سے زیادہ ہے، نشانہ بھی ہمارا درست لگتا ہے ہم نے ابھی تک جتنے بھی تجربے کئے ہیں ان سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ہمارے میزائل Out Range بھی گرتے ہیں اور معیار میں بہت بہتر ہیں۔

پھر بھی بھارت کے پاس رافیل طیارے، ایٹمی آبدوزیں اگنی اور پرتھوی میزائل سسٹم موجود ہیں اگر ہمارے پاس دفاع کا اتنا سامان نہیں ہے تو ہماری جوہری صلاحیت شاہین و بابر میزائل سیریز جے ایف 17 تھنڈر طیارے چین کے ساتھ مشترکہ منصوبہ جدید جنگ کی تیاری ہر خطرے سے نمٹنے کے لئے تیار رہتی ہے اور اللہ کا سپاہی ایمان کی طاقت سے اس قابل ہو جاتا ہے کہ اس کے فوجی بوٹوں کی دھمک سے بھارتی سپاہی لرزنے لگتا ہے، پاکستان کی عسکری قیادت نے محدود وسائل کے باوجود دفاعی ہم آہنگی، ترکی و چین جیسے ساتھیوں اور اتحادیوں کے ساتھ اشتراک اور قبل از وقت حکمت عملی تیار کر کے خود کو عسکری میدان میں ہمیشہ منوایا اور نمایاں رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک بڑا ملک اور بڑا رقبہ

ہونے کے باوجود ہندوستان کا کوئی علاقہ پاکستان کے میزائل کی حد سے باہر نہیں، اسی وجہ سے ہندوستان اسی مخمصے میں رہتا ہے کہ چاہے اس کی اپنی فوج تعداد میں زیادہ ہے مگر پاکستان کو جو برتری حاصل ہے تو ہندوستان پاکستان کا مقابلہ نہیں کرسکتا جبکہ صورتحال یہ بھی ہے کہ دونوں ممالک ایٹمی طاقت ہیں، پاکستان بھارت کے جنگی فلسفے (گولڈ اسٹارٹ ڈاکٹرائین) کا (انسپکٹرن ڈیٹرنس) یعنی کسی بھی جارحیت کا ہر سطح پر پہنچ کر جواب دینے کو تیار ہے، جدید جنگی میدان میں اب تو سائبر حملے، سیٹلائٹ انٹیلی جنس اور ڈرون ٹیکنالوجی نے کلیدی کردار اختیار کرلیا ہے جہاں بھارت نے خلا اور سائبر دفاع میں پیشرفت کی ہے وہاں پاکستان بھی انہی شعبوں میں ترقی کی رفتار میں شامل ہو چکا ہے۔

پاک چین کا ٹیکنالوجی اشتراک

پاکستان اور چین کا دفاعی تعاون ہمیشہ اہمیت کا حامل رہا ہے ساری دنیا جانتی ہے کہ پاکستان اور چین کے درمیان 1962 کی چین بھارت جنگ کے بعد دفاعی تعاون کی بنیاد پڑی اور 1965 اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں کے بعد یہ تعلق مزید مضبوط ہوا بلکہ اٹوٹ ہوگیا، چین نے ہمیشہ عالمی دباؤ کے مشکل وقت میں ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا کشمیر کے توازن کے ساتھ اپنا موقف بیان کیا یوں پاکستان کی خارجہ پالیسی کو مضبوط سہارا دیا۔

چین نے پاکستان کو جدید میزائل ٹیکنالوجی، ٹینکوں کی تیاری میں مدد اور جدید انٹیلیجنس ونگرانی کے نظام فراہم کئے۔ ان دونوں ممالک کا

تعاون محض لین دین کا نہیں ہے بلکہ ایک جامع اتحاد سے مشترکہ فوجی مشقیں، دہشت گردی کے خلاف آپریشنز میں باہمی اشتراک بھی مضبوط ہے، گوادر بندرگاہ تک چینی نیوی کی رسائی بحری سلامتی کی علامت ہے چین نے پاکستان کو ہمیشہ عالمی فورمز پہ ایک منفرد اور معتبر مقام دلوایا ہے خاص طور پر اس خطے میں جہاں بعض طاقتیں بالادستی قائم رکھنا چاہتی ہیں مگر دشمنوں کو یہ پیغام جا چکا ہے کہ (ہم ایک ہیں اور متحد ہیں)، دنیا کیلئے خطرے کی گھنٹی کی طرح بجتا ہے پاک چین دوستی کا نعرہ، ٹیکنالوجی کا شعبہ ہو، اقتصادی میدان ہو، انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ کی بات ہو، یعنی کوئی بھی شعبہ ہو سی پیک کو دیکھیں تو Pakistan Economic Corridor Game Changer منصوبہ سب بے مثال ہے، پاکستان میں لگائے جانے والے بجلی کے مختلف کارخانوں اور آبی ذخائر کو بہتر کرنے کیلئے ڈیمز یہ سب چائنہ پاکستان اکنامک کوریڈور ہی کی مرہون ہے، جنگی ساز و سامان کے حوالے سے صرف آلات ہی نہیں بلکہ ان کی ٹیکنالوجی بھی چائنہ ہمیں دیتا ہے، تاکہ پاکستان خود بھی یہ ہتھیار بنا سکے، اس کی سب سے بڑی مثال جے ایف 17 تھنڈر پاکستان میں تیار ہو رہا ہے، اس جہاز میں بہترین Version آرہے ہیں تو چین کی مدد سے پاکستان خود انحصاری کی طرف تیزی سے گامزن ہے، ٹیکسلا میں جو ہمارے ہاں Tanks تیار ہو رہے ہیں گزشتہ چار دہائیوں سے چائنیز ٹیکنالوجی کی مدد سے ان میں ڈویلپمنٹ ہو رہی ہے، یوں مکینیکل کمپلیکس میں بھی ہم ایک قسم کی مکمل خود انحصاری کی طرف جا چکے ہیں، ٹیکنالوجی جو ہمیں چین دے رہا ہے وہ کسی بھی شعبے میں مثلاً دفاع سے ہو انفارمیشن سے ہو یا آٹو موبائل کے شعبہ سے ہو یا space ٹیکنالوجی سے ہو اس میں بھی پاکستان اور چائنہ ایک ہی سوچ کے حامل ہیں، پاکستان نے کچھ عرصہ پہلے فضا میں چائنیز کی مدد سے اپنا ایک سیارا لانچ کیا پھر بہت سارے سیارے لانچ کئے، اس ساز و سامان اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں جو اشتراک اور تعاون ہے اس کی بنیاد پر ہم خود چیزیں نہ صرف اپنی ضروریات کے مطابق تیار کر رہے ہیں بلکہ دنیا کو ہم یہ چیزیں ایکسپورٹ کرنے کے مرحلے میں بھی داخل ہو چکے ہیں۔

حال ہی میں ہندوستان نے پاکستان پر پھر سے 1965 کی طرح رات کی تاریکی میں بزدلانہ حملہ کیا، ہمارے شہری علاقوں کو نشانہ بنایا، بے گناہ پاکستانی عورتوں اور بچوں کو شہید کیا وہ سمجھا کہ وہ اسی طرح اپنی طاقت کی دھاک بٹھا کر ہمیں زیر کرلے گا، مگر جوابی کارروائی میں 10 مئی کو 6 سے 7 گھنٹے کی وہ جنگ پوری دنیا نے دیکھی، پاکستان کی صلاحیتوں کے معترف ہوئے، ہماری فضائیہ نے جس طرح سے ایک شاندار فضائی جنگ میں ہندوستان کے چھ جدید ترین طیارے جن میں رافیل تھے مار گرائے، دنیا حیران رہ گئی اور ہندوستان میں کھلبلی مچ گئی، ہم نے رافیل جیسے جدید اور مہنگے جہازوں تباہ کر کے ہندوستان کو ہلا کر رکھ دیا، ہمارے الفتح میزائل کی رفتار ان کے ریڈار کی حد میں آ ہی نہیں سکی ہم نے ان کا ایئر ڈیفنس تباہ کیا جو کہ ایک مثال بن گیا۔

سب جانتے ہیں کہ بھارت کا سازشی کردار کیا ہے وہ دنیا بھر میں پاکستان کے خلاف ایک جھوٹا بیانیہ بناتا ہے جو نفرت اور مکاری پر مبنی ہوتا ہے، پاکستان کے سچ اور حق کے آگے سب عیاں ہو جاتا ہے، دنیا تو اس پر بھی حیران ہوئی کہ رافیل فرانس کا فخر بھارت کا غرور اور دنیا کے

اسلحہ مارکیٹ کا قیمتی تاج، جسے ناقابل تسخیر سمجھا گیا تھا جلی ہوئی دھات کے ٹکڑوں کی صورت کشمیر کے پہاڑوں پر پڑا تھا۔

یہ بات صرف ایک میزائل یا جنگی آلات کی نہیں بلکہ طاقت کے توازن کے اعتماد کو بکھیرنے کی ہے، یہ کہانی اس مقام پہ پہنچ چکی ہے جہاں جنگ صرف گولی بارود اور سرحدی جھڑپوں کا کھیل نہیں رہی بلکہ جدید ٹیکنالوجی اور ذہانت کے امتزاج کی داستان بن چکی ہے۔

یہاں بھارت کی سازشیں ناکام ہوئیں، ان کی تکنیک، ان کا اسلحہ ان کے طیارے سب برباد ہوئے، کئی بریگیڈ اور مختلف پوسٹیں مکمل تباہ ہوئیں، پاکستان کا فضائی دفاع صرف ایک Reactive سسٹم نہیں بلکہ ایک سٹریٹیجک offensive طاقت ہے یہاں پر جب بھارتی رافیل طیارے گرائے گئے تو دنیا نے پاکستان کے جے ایف 17 تھنڈر کو اور اس کے چینی شراکت دار کے ہنر اور ذہانت کو تسلیم کیا۔ آج عالمی سیاسی عسکری توازن اور طاقت اور اسلحے کی منڈی تینوں فریق ایک ساتھ لرز اٹھے ہیں۔

آپریشن ''بنیان مرصوص'' اور وزیر اعظم کا خلوص

شبیر احمد عثمانی

ہمارے ازلی اورابدی دشمن ہمسایہ ملک بھارت نے پاکستان کے وجودکو آج تک دل سے تسلیم نہیں کیا۔ بلکہ اس کو کمزور کرنے کیلیئے دن رات سازشوں میں مصروف ہے۔اس نے تقسیم ہند کے اگلے سال ہی کشمیر کی جنت نظیر وادی پر ناجائز قبضہ کرلیا- ہمارے لوگوں نے بزور بازو کشمیر کے آدھے حصے کواس کے تسلط سے آزاد کروالیالیکن مکار دشمن بھاگ کراقوام متحدہ کے پاس چلا گیااور آج تک جنت نظیر وادی پر ناصرف قابض ہے بلکہ اہل کشمیر پر مسلسل ظلم وستم کرر ہا ہے۔اس نے ستمبر1965 میں رات کے اندھیرے میں وطن عزیز پرحملہ کردیااور لاہور پر قبضے کے خواب دیکھنے لگا،لیکن ہماری بہادر مسلح افواج کے شاہینوں،سرفروشوں اور جانبازوں نے اپنی جان پر کھیل کر دشمن کے ناپاک عزائم کوخاک میں ملادیااور وطن عزیز کی پاک سرزمین کے چپے چپے کا کماحقہ دفاع کیا۔1971 میں بھارت نے ایک سازش کے ذریعے پاکستان کودولخت کردیا-اس کے بعد بھی اس نے پاکستان کیخلاف مسلسل سازشوں اور دہشت گردی کا گھناؤنا کھیل جاری رکھا۔2019 میں مقبوضہ کشمیر میں فالس آپریشن کے تحت پلوامہ کا ڈرامہ کیا اور دہشت گردی کا بے بنیاد الزام پاکستان پر لگا کر بالاکوٹ پرحملہ کردیا۔لیکن مکاردشمنی کومنہ کی کھانی پڑی- ہماری مسلح افواج نے اس جہاز کوبھی تباہ کیا،پائلٹ ابھینندن کوبھی زندہ پکڑلیااور ہمسائیگی کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسے چائے پلاکر بھارت کے حوالے کردیا۔

لیکن شرم اس کومگر نہیں آتی۔

22اپریل2025 کو مکار دشمن بھارت نے مقبوضہ کشمیر کے علاقے پہلگام میں ایک طے شدہ سازش کے تحت فالس آپریشن کیااور

26 کے قریب معصوم سیاحوں جن میں پندرہ مسلمان تھے، کے خون سے ہولی کھیلی اور دہشت گردی کی اس واردات کا جھوٹا اور بے بنیاد الزام کسی قسم کی انکوائری اور تفتیش کے بغیر ہمیشہ کی طرح فوراً 20 سال سے دہشت گردی کے شکار اور پُرامن ہمسایہ ملک پاکستان پر لگا دیا۔ اب تو بھارتی جماعت آل انڈیا کانگرس کے لیڈر ریشونت سنہا نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے بلکہ گواہی دے دی ہے کہ پہلگام حملہ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی طرف سے صوبہ بہار کا الیکشن جیتنے کے لیے کروایا گیا۔ پہلے پلوامہ کا حملہ بھی انتخابات سے پہلے ہوا تھا۔ تب اس کا پورا فائدہ مودی نے اٹھایا تھا، مودی نے انتخابی جلسوں میں پلوامہ کے فالس آپریشن میں مارے گئے لوگوں کے نام پر ووٹ مانگ کر الیکشن جیتا تھا۔

پاکستان نے مکار ہمسائے بھارت کو پہلگام واقعہ کے فالس آپریشن کی غیر جانبدارانہ اور منصفانہ بین الاقوامی انکوائری کیلئے بھرپور اور ہر ممکن تعاون کی پیشکش بھی کی لیکن اس نے کھلی جارحیت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے 6 اور 7 مئی کی درمیانی شب پاکستان اور آزاد کشمیر چار پانچ مقامات پر حملے کر کے مساجد اور معصوم شہریوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنا کر شہید کر ڈالا۔ جن میں زیادہ تر بچے اور عورتیں شامل تھیں۔ پاکستان کے خلاف بھارتی جارحیت کی امریکہ سمیت دنیا بھر کے دیگر ممالک نے بھی شدید مذمت کی اور پاکستان کو پُرامن رہنے کی اپیل کی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے خود بھارتی اقدام پر اظہار تشویش کیا۔ اور پاکستان پر بھارتی جارحیت کو شرمناک قرار دیا۔ بعد ازاں امریکی صدر نے پاک بھارت مصالحت کیلئے اپنا کردار ادا کرنے کی پیشکش بھی کی۔

وزیراعظم شہباز شریف نے امریکی صدر ٹرمپ کی تشویش کو سراہا۔ لیکن اقوام متحدہ کے عالمی چارٹر کے مطابق بھارت کی اس کھلی جارحیت، دہشت گردی اور غنڈی گردی کا جواب دینا گویا پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت پر قرض اور فرض تھا۔ اوپر سے مسلم لیگ ن کے قائد سابق وزیراعظم میاں نواز شریف کا شدید دباؤ بھی تھا کہ بھارت کو وطن عزیز کیخلاف ننگی جارحیت کا ایسا دندان شکن جواب دیا جائے کہ وہ اپنے زخموں کو عمر بھر چاٹتا رہے اور ان پر اصلاح کی مرہم بھی لگاتا رہے۔ قومی سلامتی کمیٹی میں اعلیٰ سول اور عسکری قیادت نے بھارتی جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کا فیصلہ کیا۔ امریکی وزیر خارجہ نے پاکستان کے جارحانہ فیصلے اور پختہ عزم کو بھانپتے ہوئے وزیراعظم شہباز شریف سے ٹیلی فونک رابطہ کیا اور کشیدگی کم کرنے پر زور دیا۔۔ وزیراعظم نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو سے دوٹوک اور اصولی موقف اختیار کیا اور پاکستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا ہر قیمت پر دفاع کرنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ وزیراعظم نے امریکی وزیر خارجہ پر واضح کیا کہ غیور پاکستانی عوام بھارت کی بلا اشتعال جنگی کارروائیوں سے شدید غصے میں ہیں، پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 51 کے تحت اپنے دفاع میں کارروائی کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ پاکستان بھارتی جارحیت کا وہ جواب دے گا کہ دنیا دیکھے گی اور پھر وہی کیا جو دل چاہا۔ وزیراعظم شہباز شریف نے امریکہ اور دنیا کا پریشر برداشت کیا، اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کو للکارا اور پاکستان کی بہادر مسلح افواج کو انڈیا پر مثالی حملہ کرنے کا حکم دیا۔ وزیراعظم نے پاکستان کے عدم استحکام کو استحکام میں بدل ڈالا، سیاسی جماعتوں کو ملی یکجہتی کی تسبیح میں پیرو دیا۔ پاکستان نے بھارت کے خلاف تاریخی اور مثالی

معرکہ سر کیا جس کو زمانہ رہتی دنیا تک یاد رکھے گا۔

10 مئی کی صبح فجر کے وقت بھارتی جارحیت کے جواب میں پاکستان کی مسلح افواج نیا آپریشن ''بنیان مرصوص'' کا شاندار آغاز کیا اور پھر بھارت کی جوائنٹ سے اینٹ بجائی پوری دنیا نے اس کو دیکھا۔ پاکستان کی بہادر مسلح افواج نیا آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کی دلیرانہ قیادت میں دورافیل طیاروں سمیت بھارت کے کچھ طیارے تباہ کر کے ہندو بنئے کا غرور خاک میں ملا دیا۔ اس کے درجنوں ایئر بیسز اور اسلحے کے مراکز کو تباہ و برباد کرڈالا اور کسی آبادی والے سول علاقے کو نشانہ نہ بنایا۔

پاک فضائیہ کے شاہینوں اور جانبازروں نے مادر وطن کے دفاع میں مثالی کردار ادا کیا۔ بری فوج بہادر جوانوں کا کردار بھی عظیم الشان تھا۔ پاک بحریہ کے تیراک بھی سمندری حدود میں ہر دم تیار تھے۔ بھارت کیساتھ جنگ کے دوران پاکستان اور اس کی مسلح افواج کو بین الاقوامی سطح پر بھرپور سفارتی حمایت ملی۔ عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کی گونج نئی آب و تاب کیساتھ سنائی دینے لگی ہے۔ آپریشن ''بنیان مرصوص'' میں پاکستان کے بیانیے کی بڑی سفارتی فتح ہوئی، اس تمام کام میں وزارت اطلاعات ونشریات، وزارت خارجہ اور آئی ایس پی آر نے مثالی اور بھرپور کردار ادا کیا جو تاریخ عالم میں امر ہو گیا ہے۔

آپریشن ''بنیان مرصوص'' کے دوران پاک چین ٹیکنالوجی کے اشتراک اور استعمال کی دھوم پوری دنیا میں مچ گئی۔ امریکہ، اسرائیل، برطانیہ اور فرانس سمیت پورا یورپ پاک چائنہ ٹیکنالوجی کے اشتراک اور استعمال پر حیران ہو کر رہ گیا۔ آپریشن ''بنیان مرصوص'' کے تحت معرکہ حق میں

چین نے پاکستان کی دامے، درمے اور سخنے بھرپور مدد کر کے ثابت کر دیا کہ پاک چین دوستی شہد سے میٹھی اور کوہ ہمالیہ سے بلند ہے اور ان شا اللہ ہمیشہ سر بلند رہے گی۔

پاکستان کی بہادر مسلح افواج کے ہاتھوں اپنا پوسٹ مارٹم دیکھتے ہوئے بھارت کو امریکہ کے ذریعے جنگ بندی کی بھیک مانگنا پڑی اور پوری دنیا نے پاک فوج کے سپہ سالار جنرل سید حافظ عاصم منیر کو مرد آہن قرار دیا۔ پاک فوج کے سپہ سالار جنرل سید حافظ عاصم منیر کا نام تاریخ میں سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔ ان شا اللہ۔ آپریشن ''بنیان مرصوص'' میں آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر کی دلیرانہ قیادت اور لاجواب تاریخی دفاعی حکمت عملی اپنانے پر حکومت پاکستان نے وزیراعظم شہباز شریف کی تجویز پر انہیں فیلڈ مارشل کے عہدے پر ترقی دیدی ہے۔ جنرل حافظ سید عاصم منیر نے ایک باقاعدہ تقریب میں یہ عہدہ جلیلہ سنبھال بھی لیا ہے۔

آپریشن ''بنیان مرصوص'' کی تاریخ ساز کامیابی پر 16 مئی کو جمعۃ المبارک کے روز ملک کے طول و عرض اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اوورسیز پاکستانیوں نے بھی جوش جذبے سے منایا گیا۔ مساجد میں نوافل ادا کیے گئے، اللہ کے حضور سجدہ شکر بجالایا گیا۔ پاکستان کی فضا نعرہ تکبیر اور مسلح افواج زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ وزیراعظم شہباز شریف نے آپریشن ''بنیان مرصوص'' کے تحت بھارتی جارحیت کیخلاف 22 اپریل سے 10 مئی تک کے معرکے کو ''معرکہ حق'' کا نام دیا۔ اور آپریشن ''بنیان مرصوص'' کی شاندار کامیابی پر ہر سال 10 مئی کو ''یوم معرکہ حق'' منانے کا اعلان کیا۔ یوم معرکہ حق ہر سال پورے ملک میں جوش و خروش اور جذبہ ملی وحدت سے منایا جاتا رہے گا۔ وزیراعظم نے معرکہ ءحق کے شہداء کی لئے بڑے پیکج کا اعلان کیا۔ معرکہ ءحق میں شہید پاکستانی شہریوں کے ورثاء کو 1 کروڑ روپے، زخمیوں کو 10 لاکھ سے 20 لاکھ روپے، مسلح افواج کے شہداء کے ورثاء کو رینک کے حساب 1 کروڑ سے 1.8 کروڑ روپے کی خطیر رقم دینے کا وعدہ کیا۔ پاک افواج کے شہداء کے ورثاء کو گھر کی سہولت کیلئے رینک کے حساب سے 1.9 کروڑ سے 4.2 کروڑ روپے دینے کا اعلان کیا۔ افواج کے شہداء کی ریٹائرمنٹ کی تاریخ تک مکمل تنخواہ مع الاونسز جاری رہیں گے، شہداء کے بچوں کو گریجویشن تک مفت تعلیم دی جائیگی، ہر شہید کی بیٹی کی شادی کیلئے 10 لاکھ روپے کی میرج گرانٹ ملے گی۔ زخمی فوجیوں کو 20 سے 50 لاکھ روپے فی کس ملیں گے۔ بھارتی حملے میں متاثر گھروں، شہید مساجد کی تعمیر حکومت کرے گی۔

آپریشن ''بنیان مرصوص'' کے تحت معرکہ حق میں بھارتی وزیراعظم مودی کی سیاست کو بہت بڑا دھچکا لگا ہے، بلکہ اس کی سیاست کو زندہ درگور کر دیا گیا ہے۔ اس امر میں کوئی شک نہیں کہ آپریشن ''بنیان مرصوص'' بھارت کی ہٹ دھرمی، جارحیت اور جھوٹ کیخلاف معرکہ حق تھا اور باطل کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے حق کو غالب کیا۔ بھارتی باطل کیخلاف اس معرکہ حق میں اللہ رب العزت نے پاکستان کو عظیم فتح دی اور عزت سے نوازا ہے، بھارت کا جو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اس کو وہ سالوں نہیں صدیوں یاد رکھے گا۔

پاک بھارت جنگ

بھارت، امریکہ اور اسرائیل کے خلاف بڑا بلاک

قذافی بٹ

بھارت کی جانب سے پاکستان پر جنگ مسلط کرنے اور علاقائی خودمختاری کو چیلنج کرنے کے جواب میں پاکستانی حکومت اور دفاعی اداروں نے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز کیا۔اس جنگ میں پاکستان نے سیاسی اور عسکری لحاظ سے جو کامیابیاں سمیٹیں وہ اب کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ بھارت اب کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق جو بھی اقدامات اٹھا دیا ہے اس پر بھی اسے منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔اس جنگ میں ہمیشہ کی طرح پاکستانی فضائیہ نے بھارت پر اپنی برتری قائم رکھی اور جو یہ خیال کیا جارہا تھا کہ فرانس سے رافیل طیاروں کی حصول کے بعد بھارت نے پاکستان پر فضائی برتری حاصل کرلی ہے اس پاکستانی شاہینوں نے خاک میں ملا دیا۔اس جنگ میں سب سے اہم چیز جو سامنے آئی وہ امریکہ کے مقابلے میں چین کا واضح بلاک بننا ہے۔ پاک بھارت جنگ میں کون کس کے ساتھ کھڑا رہا اور مستقبل میں کون کس ساتھ کھڑا ہوگا یہ بات بھی اب واضح ہوگئی ہے۔

پاکستان کا امریکہ سے تعلق ہمیشہ پیچیدہ رہا ہے،اس مین اتار چڑھاؤ آتا رہا ہے پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگی صورتحال میں امریکہ کا ایک بیان تو شروع میں سامنے آیا جس میں یہ کہہ کر صرف نظر انداز کرنے کی کوشش کی گئی کہ یہ دونوں ملکوں کا اپنا معاملہ ہے لیکن اگر اس کو دوسرے تناظر میں دیکھا جاتا تو امریکہ نے بھارت کو کھلی چھٹی دے دی ہے کہ جاؤ اور پاکستان کو سبق سیکھاؤ۔

لیکن پھر صورتحال نے پلٹا کھایا اور جنگ میں جس طرح پاکستانی فضائیہ اور الفتح میزائلوں نے کام دکھایا تو امریکہ پر یہ واضح ہوگیا کہ جو

وہ سوچ رہا تھا ویسا نہیں ہوگا۔اور پھر انہیں اس جنگ کو رکوانے کے لیے درمیان میں کودنا ہی پڑا۔

امریکہ کی انڈو-پیسیفک اسٹریٹجی کے تحت بھارت اس کا اہم اتحادی ہے، اور امریکہ کبھی بھی براہ راست جنگ میں کودنا گوارا نہیں کرسکتا تھا لیکن امریکہ بھارت کو ہتھیاروں، انٹیلی جنس اور سیاسی حمایت فراہم کرتا رہا ہے اور کرتا رہے گا۔ بلکہ کرر ہا ہے لیکن امریکہ اس بات سے بھی گریز کرے گا کہ کشمیر کی جنگ چین-امریکہ تنازعے میں تبدیل نہ ہو جائے۔

اگر چہ بیک ڈور معاملات بھی چل رہے ہیں اور زیادہ زور پاکستان پر ہی ڈالا جا رہا ہے کہ بس اب ختم کرو۔۔لیکن یہ معاملہ اتنا آسان نہیں۔ بھارت کا دوسرا بڑا پارٹنر اس وقت اسرائیل ہے جس کا گٹھ جوڑ کھل کر سامنے بھی آ گیا ہے۔ پاکستان میں بھیجے جانے والے ڈرون بھی اسرائیلی اور ڈیفینس سسٹم بھی اسرائیلی ہے۔اسرائیل کھل کر بھارت کو اسلحہ بھی فراہم کرر ہا ہے اور اینٹلی جنس سپورٹ بھی دے رہا ہے۔

دوسری طرف چین پاکستان کا سب سے بڑا حمایتی اور سٹریٹیجک پارٹنر بن کر ابھرا ہے اور وہ اس بات کو ثابت بھی کر چکا ہے چین کا پاکستان اقتصادی راہداری میں گہرا مفاد ہے اس صورتحال میں چین بھارت کو گھیرنے کی کوشش بھی کرر ہا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والی جنگ میں چین نے پاکستان کو فوجی، معاشی اور سفارتی مدد فراہم کی اور کرر ہا ہے۔اگر دونوں ممالک کے درمیان معاملہ ختم نہ ہوا تو یہ بھی ممکن ہے کہ چین لداخ کی طرف پر محاذ کھول دے جس سے بھارت دو اطراف میں اُلجھ سکتا ہے پاکستان کے بلاک میں دیکھا جائے تو

سعودی عرب اور یو اے ای (UAE) کے نام بھی سامنے آتے ہیں۔ لیکن سعودی عرب موجودہ صورتحال میں محتاط رویہ اختیار کیئے ہوئے ہے یہ ممالک پاکستان کو معاشی طور پر تو سپورٹ کر رہے ہیں لیکن کھل کر پاکستانی موقف کی حمایت سے گریز بھی کر رہے ہیں شاید اسکی بنیادی وجہ امریکہ بھارت کے ساتھ معاشی تعلقات ہیں اور پاکستان پر امریکہ سعودی عرب سے ہی دباؤ ڈلوا رہا ہے

اب آجائیں اس خطے میں ایک اہم سپر پاور روس کی طرف، روس کا بھارت کے ساتھ روایتی طور پر دفاعی تعلق رہا ہے SU-30، S-400 میزائل ڈیل یہ سب وہ بھارت کو دیتا ہے، لیکن اس کے ساتھ وہ پاکستان کو بھی دفاعی طور پر ہتھیار دیتا رہا ہے۔ میری رائے میں روس دونوں طرف کھیل رہا ہے۔ لیکن ایک اور حلقے کی یہ بھی رائے ہے کہ روس پاکستان کے ساتھ ہوگا۔ امریکہ کے خلاف بننے والے اس نئے بلاک میں چین، روس، ایران، شمالی کوریا ہو سکتے ہیں۔

بہرحال پاک بھارت معرکے میں پاکستان نے اپنی برتری تو ثابت کر دی لیکن اسکے ساتھ ساتھ چین سے حاصل کی گئی ٹیکنالوجی بھی رئیل ٹائم (Real Time) میں چیک ہو گئی ہے۔

پاک بھارت کشیدگی

دونوں ممالک کی افواج اور جنگی ساز و سامان کا تقابلی جائزہ

اسلم ممتاز

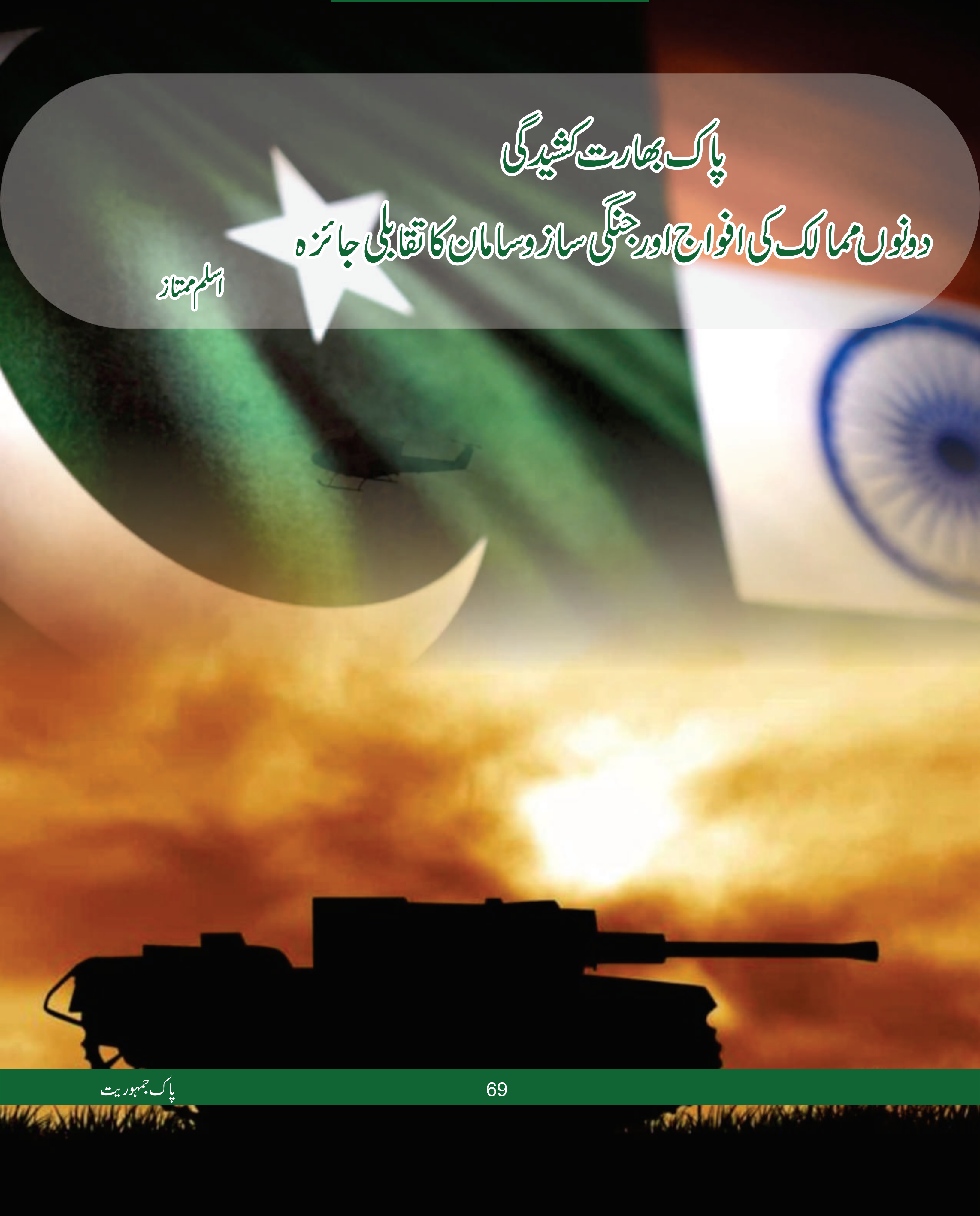

عسکری برتری اور عددی اعتبار سے پاکستان سے کئی گنا زیادہ فوج اور ساز وسامان رکھنے والے ہمسایہ ملک بھارت نے جب سات مئی کو پاکستان پر حملہ کیا تو اسے منہ کی کھانی پڑی۔ پوری دنیا میں جگ ہنسائی اور ہزیمت اس کا مقدر بنی جبکہ دنیا کی بڑی طاقتیں امریکہ، روس، اسرائیل اور فرانس جیسے ممالک یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ آخر کار پاکستان نے اپنا کیسے دفاع کیا کیونکہ پاکستان کی عسکری استعداد اور فوجی قوت بھارت سے کہیں کم ہے۔ اس طرح پاکستان اور بھارت کے درمیان حالیہ کشیدگی نے ایک بار پھر بہت سارے سوالوں کو جنم دیا جن میں سے اہم ترین یہ تھا کہ دونوں ممالک عسکری اعتبار سے کتنے مضبوط اور ایک دوسرے پر کتنی فوقیت رکھتے ہیں۔ کیا پاکستان فوجی ساز وسامان کے اعتبار سے اتنی صلاحیت رکھتا ہے کہ وہ اپنے سے کئی گنا بڑے ملک کو ناکوں چنے چبوائے؟

ماضی میں پاکستان اور بھارت تین جنگیں لڑ چکے ہیں۔ آخری مرتبہ سنہ 1971 میں لڑی جانے والی پاک بھارت جنگ کے نتیجے میں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا سانحہ پیش آیا۔ محدود پیمانے پر ایک اور جنگ 1999 میں کارگل کے مقام پر لڑی گئی جس میں پہلی مرتبہ دونوں ہمسایہ ممالک کے درمیان ایٹمی جنگ کے خدشات بھی کھل کر سامنے آئے۔ جوہری طاقتیں ہونے کے باوجود دونوں ممالک کئی مرتبہ سنگین کشیدگی کا سامنا کر چکے ہیں جس سے خطے کو لاحق قیام امن کے خطرات میں اضافہ ہوا ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ دونوں ممالک کی عسکری قوت کا بغور جائزہ لیا جائے تاکہ عالمی دنیا کو یہ بتایا جاسکے کہ بھارتی جنگی جنون سے خطے کو کس قدر سنگین خطرات درپیش ہیں۔

دنیا میں ہتھیاروں اور عسکری طاقت پر نظر رکھنے والی ویب سائٹ گلوبل فائر پاور کے حالیہ اعداد وشمار کے مطابق سب سے زیادہ طاقتور عسکری قوتوں میں امریکہ، روس اور چین کے بعد بھارت کا نمبر آتا ہے جبکہ دنیا کی طاقتور ترین افواج کی فہرست میں شامل 145 ملکوں میں بھارت چوتھے اور پاکستان 12 ویں نمبر پر ہے۔

عسکری قوت کا تخمینہ لگاتے وقت دفاعی بجٹ کو مدنظر رکھنا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس ضمن میں بھارت پاکستان سے آگے ہے۔ دونوں ممالک کے دفاعی بجٹ میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق صرف 2025 میں بھارت نے اپنے دفاع پر تقریباً 79 ارب ڈالر خرچ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے جبکہ پاکستان کے دفاعی اخراجات صرف 7 ارب روپے ہیں۔

فوج کی تعداد میں نمایاں فرق بھارت کو اس زعم میں مبتلا کرتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی ملک پاکستان سے عددی طور پر برتر ہے۔ پاکستانی فوج کی تعداد نو لاکھ 19 ہزار جبکہ انڈیا کی فوج کی تعداد 42 لاکھ کے قریب ہے جس میں سے اس کی 10 لاکھ فوج صرف مقبوضہ جموں وکشمیر میں تعینات ہے جو گزشتہ سات دہائیوں سے معصوم اور نہتے کشمیریوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ رہی ہے۔

پاکستان کے پاس کُل 2182 اور بھارت کے پاس اس سے دوگنا زائد یعنی 4426 ٹینک موجود ہیں۔ بکتر بند گاڑیوں میں بھی بھارت پاکستان سے آگے ہے۔ بھارت کے پاس 3147 بکتر بند لڑاکا گاڑیاں جبکہ پاکستان کے پاس 2604 ہیں۔ پاکستان کے پاس

بھارت کے مقابلے میں زیادہ خود کار توپیں ہیں جن کی تعداد 307 بنتی ہے جبکہ بھارت کے پاس یہ 190 ہیں۔ عام توپوں میں بھارت کو برتری حاصل ہے۔ ان کی تعداد 4158 ہے اور پاکستان کے پاس صرف 1240 عام توپیں ہیں۔

بری فوج کے بعد اگلا نمبر فضائی فوج کی استعداد کا آتا ہے۔ اس میدان میں بھی بھارت پاکستان سے آگے ہے۔ اس کی فضائی استعداد پاکستان کے مقابلے میں دوگنا ہے۔ بھارت کے پاس 2185 فضائی طیارے اور اس کے مقابلے میں پاکستان کے پاس 1281 طیارے ہیں جن میں سے پاکستان کے پاس لڑاکا طیاروں کی تعداد 320 اور بھارت کے پاس 590 ہے۔ حال ہی میں اس نے فرانسیسی ساختہ رافیل طیاروں کو اپنی جنگی استعداد میں شامل کیا مگر دنیا ان کا انجام 10 مئی کے آپریشن بنیان مرصوص میں دیکھ چکی ہے۔ بمبار طیاروں میں یہ تناسب ایک کے مقابلے میں دو بنتا ہے یعنی 804 بھارتی بمبار طیاروں کے مقابلے میں پاکستان کے پاس صرف 410 بمبار طیارے موجود ہیں۔ نقل و حرکت کے لیے پاکستان کے پاس 296 جبکہ بھارت کے پاس 704 فضائی طیارے موجود ہیں۔ ہیلی کاپٹر ان کے علاوہ ہیں۔ حالیہ اعداد و شمار کے مطابق پاکستانی فوج کے پاس 328 ہیلی کاپٹر اور بھارت کے پاس 720 ہیلی کاپٹر ہیں۔ ان میں سے پاکستان کے پاس 49 لڑاکا ہیلی کاپٹر جبکہ بھارت کے پاس صرف 15 ہیں۔ بھارتی آپریشنل فضائی اڈوں کی تعداد 346 جبکہ پاکستان میں یہ تعداد 151 بنتی ہے۔

اگرچہ 1965 کی پاک بھارت جنگ میں دوارکا کے معرکے میں پاک بحریہ کو برتری حاصل رہی مگر دور حاضر میں صورت حال کافی مختلف ہے۔ بحری قوت میں اب بھارت پاکستان سے آگے ہے۔ بھارتی بحری افواج کے پاس 295 اور پاکستان کے پاس 197 بحری اثاثے موجود ہیں جن میں بھارت کے پاس ایک بحری بیڑا بھی موجود ہے جبکہ پاکستان کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں ہے۔ آبدوزوں میں بھارت پہلے نمبر پر ہے۔ اس کے پاس 16 آبدوزیں جبکہ پاکستان کے پاس صرف پانچ ہیں۔ بھارت کے پاس 14 فریگیٹ اور پاکستان کے پاس 10 ہیں۔ بھارت کے پاس 11 بحری جنگی جہاز (ڈیسٹرائرز) ہیں لیکن پاکستان کے پاس ایسا کچھ نہیں۔ بھارت کے پاس 22 چھوٹے بحری جنگی جہاز (کورویٹ) ہیں اور پاکستان ابھی تک ان سے محروم ہے۔ گشت کرنے والی کشتیوں میں بھارت کے پاس 139 کشتیاں موجود ہیں جبکہ پاکستان کے بعد صرف 11۔

گزشتہ چند سالوں میں جدید ٹیکنالوجی کے آجانے کی بدولت دونوں ممالک نے اپنی اپنی جنگی استعداد میں اضافہ کیا ہے مگر بھارت اپنے جنگی جنون اور اسلحہ جمع کرنے کی روش میں پاکستان سے آگے ہے۔ حالیہ رپورٹس کے مطابق بھارت اور پاکستان ڈرونز کی تعداد میں تیزی سے اضافہ کر رہے ہیں کیونکہ آنے والے وقت میں یہ ایک سستی مگر خطرناک ٹیکنالوجی ہوگی جس سے ایک دوسرے کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچایا جا سکتا ہے۔ گزشتہ سال اکتوبر میں بھارت نے امریکہ کے ساتھ 5.3 بلین ڈالر مالیت کے 31 پریڈیٹر ڈرون خریدنے کا معاہدہ کیا

تھا۔انہیں دنیا کا سب سے کامیاب اور خطرناک ڈرون مانا جاتا ہے۔اس کے مقابلے میں پاکستان کے پاس مقامی ساختہ براق اور شاہپر جیسے ڈرون موجود ہیں۔

دونوں ملکوں کے فوجی ساز وسامان کے تقابلی جائزے سے بظاہر لگتا ہے کہ بھارت کو اس میدان میں برتری حاصل ہے مگر پھر بھی اسے کئی محاذوں پر شکست کا سامنا کرنا پڑا جس کی بنیادی وجہ اس کا جنگی جنون، خطے میں انتشار کی پالیسی، اور توسیع پسندانہ عزائم ہیں جبکہ پاکستان نے ہمیشہ دفاعی حکمت عملی اختیار کی ہے جس کی وجہ سے اسے ہمیشہ اپنے سے کئی گنا بڑے فریق پر برتری حاصل رہی ہے۔توجہ طلب امر یہ ہے کہ دونوں جوہری ممالک ہیں۔خطے میں قیام امن کی راہ میں ایک بہت بڑا خطرہ ایٹمی جنگ ہے جس سے نہ صرف دونوں ممالک صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گے بلکہ ایشیا، وسطی ایشیا، عرب اور کئی یورپی ممالک بھی اس کی زد میں آسکتے ہیں۔اس ضمن میں عالمی دنیا کو اپنا کردار ادا کرکے بھارتی قیادت کو سمجھانے کی ضرورت ہے تاکہ اس کی اشتعال انگیزی سے خطے کا امن محفوظ رہے۔

تین معجزے، تین کہانیاں

حفیظ اللہ نیازی

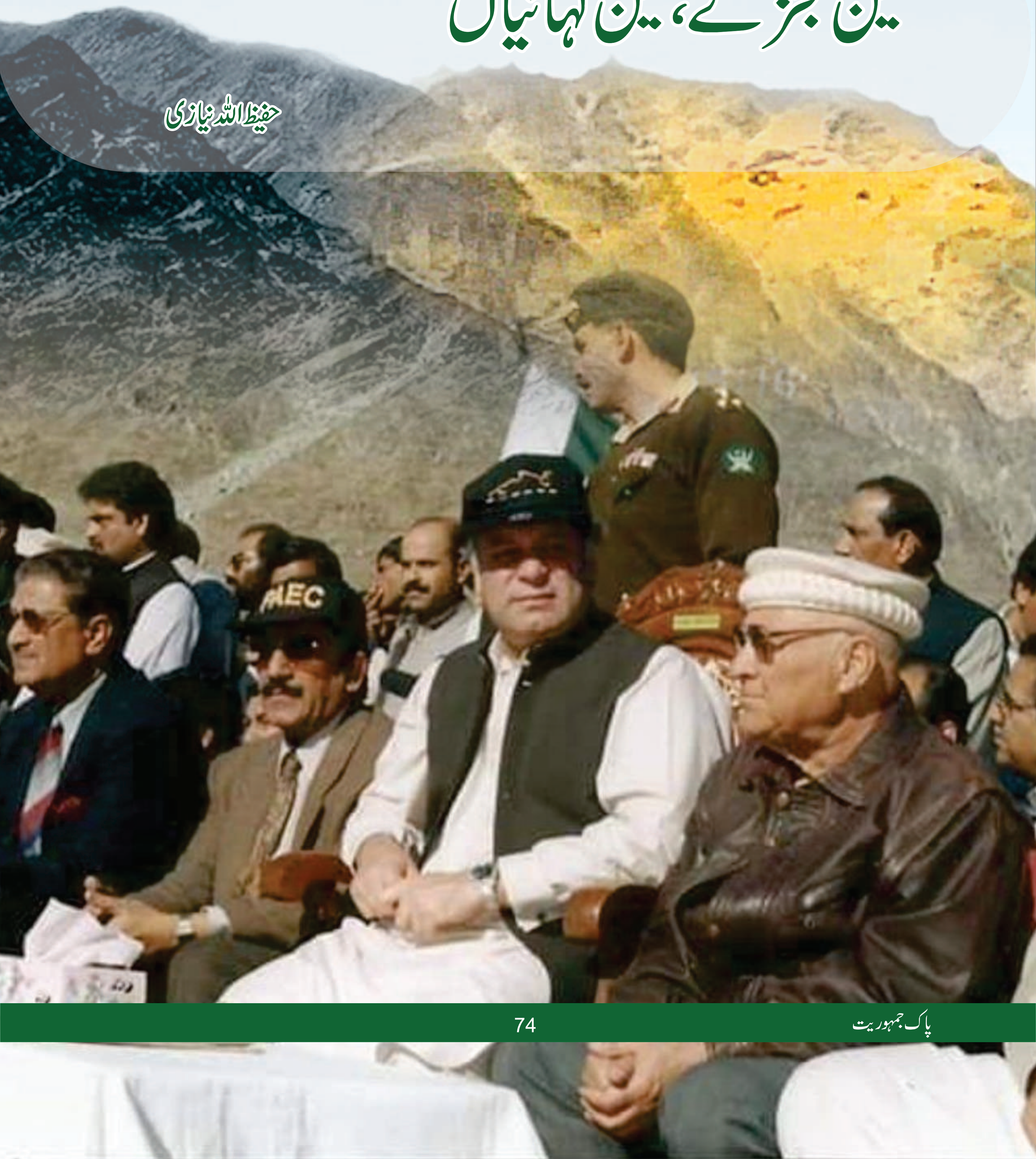

فائر بندی ہوئی ہے جنگ بندی نہیں، بقول مودی جنگ تو ابھی جاری ہے یا جنگ ہونی ہے۔ خاطر جمع اگر مودی نے اب کوئی ہنر آزمایا تو چین اور پاکستان ملکر آپ پر قیامت ڈھائیں گے۔ جموں وکشمیر، ہماچل/مشرقی لداخ، اروناچل بمع باقی سات ریاستوں کا سلی گری کوریڈور (Chicken'sNeck) چاروں محل وقوع چین، پاکستان اور بنگلہ دیش کا تر نوالہ بنیں گے۔ تین معجزے، تین کہانیاں، سوچتا ہوں کہ تینوں معجزات "واللہ خیر المکرّین" کا منہ بولتا ثبوت ہی تو ہیں۔ محیر العقول، نا قابلِ یقین! محو حیرت ہوں، لگتا ہے کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ جنوبی ایشیاء کی سیاست کیا سے کیا ہو چکی ہے۔

پہلا معجزہ! پاکستان کا بننا، ناممکنات کا ایک دفتر، جس سے میرے عظیم قائد کو نمٹنا تھا۔ ایک موقع پر (مارچ ۱۹۴۶) عظیم قائد ریاست پاکستان کے موقف سے چند قدم پیچھے ہٹ گئے اور ''کیبنٹ مشن پلان'' قبول کر لیا۔ ساری خدائی ایک طرف (انگریز، ہندو کانگریس، کثیر تعداد میں علماء بھی)، اللہ تعالیٰ نے سب رکاوٹیں چُن چُن کر دور کیں۔ پاکستان بن گیا کہ ''کُن فیکون'' ہو چکا تھا۔ واللہ خیر المکرّین! ۲۷ رمضان ۱۳۶۶ ہجری مملکت خداداد اِسلامیہ کا قیام کسی معجزہ سے کم نہ تھا یقیناً ریاست سے بڑا کام لینا مقصود تھا۔ اگر آج بنگلہ دیش دوبارہ ہمارے ساتھ جُڑ نہ چکا ہوتا، پاکستان توڑنے والے ہماری آنکھوں کے سامنے ایک ایک کر کے نشان عبرت نہ بنتے، ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ کے بعد تو اہلیان پاکستان کا مملکت خداداد پر سے ایمان تقریباً متزلزل ہو چکا تھا۔

دوسرا معجزہ، پاکستان کا ایٹمی ہتھیار بنانا تھا۔ قائداعظم عطیہ خداوندی تو محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان غیبی مدد بن کر پہنچے۔ پاکستان کا ایٹم بم بنانا، تاریخِ انسانی کا ایک نا قابلِ یقین عجوبہ ہے۔ بنیادی طور پر ریاضی کا طالب علم، بخوبی جانتا ہوں کہ ایک ملک جسکا سائنسی معیار یا ریسرچ سرے سے موجود ہی نہیں، وطن عزیز میں بنیادی سائنس کا ایک ادارہ نہ تھا۔ ہمارے مقابلہ میں بھارت نے آزادی کے چند سال بعد ہی آدھا درجن بنیادی سائنس کے ادارے قائم کیئے۔ یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ مغربی مما لک باجماعت ایک نقطہ پر متفق کہ تمام اسلامی مما لک کو ٹیکنالوجی کی منتقلی سے محروم رکھنا تھا۔ ہمیں مغربی مصنوعات کی صرف منڈی رہنا تھا۔ دوسری طرف اسرائیل، بھارت، ساؤتھ کوریا، تائیوان، ویتنام وغیرہ کو ٹیکنالوجی ٹرانسفر روزمرہ کا معمول رہا۔ ایسی کسمپرسی میں ڈاکٹر قدیر نے ایٹمی ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ میزائل ٹیکنالوجی کو بھی پروان چڑھایا۔ ہم وطنوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ نامساعد حالات میں ڈاکٹر قدیر کا یورنیم کی ۹۷% افزودگی اور پھر ۱۹۸۲ تک ایٹمی ہتھیار بنا کر فارغ البال ہو جانا ایک ایسا خدائی عمل تھا جو نا قابلِ یقین معجزہ تھا کہ اللہ کی سکیم خم ٹھونک کر سامنے آئی، واللہ خیر المکرّین۔

تیسرا معجزہ، آج ہمارے سامنے رقصاں، آنکھوں کی ٹھنڈک بن چکا ہے۔ نا قابلِ بیان، جسم کو دانتوں سے کاٹ کر بتانا پڑتا ہے کہ سب کچھ حالتِ بیداری کا منظر ہے۔

ایک پاکستان ۲۲ اپریل سے پہلے کا اور ایک پاکستان ۱۰ مئی کے بعد کا، احساس کمتری سینہ کوبی قومی شعار، اقوام عالم میں چاروں

اطراف سے طعن وتشنیع میں گھری قوم دس مئی کو خطہ ارضی میں اہم مقام حاصل کر چکی ہے۔ پچھتر سال میں پہلی دفعہ جامع فتح سے متعارف ہوئی ہے۔، چھ مئی اور سات مئی کی درمیانی رات نے ہی بہت کچھ بدلا اور آغاز ہوا، بھارت نے پچاسی جہازوں کے ساتھ جب حملہ کی ٹھانی تو سامنے پینتیس شاہینوں کو کمر بستہ پایا، عین اُس وقت جب پانچ بھارتی جنگی جہاز جس میں تین فرانسیسی ونڈر طیارے رافیل اپنے میزائل پاکستان کے معصوم شہریوں پر جیسے ہی داغے، بھارتی نیتاؤں کے وہم وگمان میں نہ ہوگا کہ اُس کے اگلے منٹ میں پانچوں کے پرخچے اُڑ چکے ہوں گے۔ پاکستان نے جتلایا کہ چاہتے تو ایک آدھ درجن یا کچھ زیادہ کا بھی بھرکس نکال سکتے تھے مگر رعایت کی۔ بھارت کی جگ ہنسائی مقدر بنی، اب ذلت رسوائی طویل عرصہ تک کمبل بن کر چمٹ چکی ہے۔ بھارت کو پہلی دفعہ میڈیا، سفارتی، عسکری غرضیکہ ہر محاظ اور ہر مد میں تنہائی اور پسپائی کا

سامنا ہے۔ تین رفال طیاروں کی تباہی نے بھارت کو باولا کر دیا اگلے دن سو سے زیادہ اسرائیل سے لیئے گئے ڈرونز بھیجے گئے شاید انکو اسرائیلی خود کنٹرول کر رہے تھے، ان میں سے ایک بھی واپس نہ جا سکا۔ فریسٹریشن میں بھارت نے نو اور دس مئی کی درمیانی رات کئی میزائل داغے جنہوں نے پاکستان کے مختلف ائیر بیس اور بلڈنگز کو نقصان پہنچایا۔ ہماری افواج پہلے ہی سے بپھری، تنگ آمد بجنگ آمد، صبر کا لبریز پیمانہ تیار، چار گھنٹے کے اندر وہ کچھ کر دیکھایا کہ ایک عالم مبہوت، پوری قوم انگشت بدندان، لگتا ہے آج بھی خواب دیکھ رہا ہوں۔ جشن ہیں کہ تھمنے میں نہیں آرہے، پوری قوم رقص وسرور میں غرق ان لمحات کو ہمشہ کے لیئے جامد کرنے میں مگن ہے۔ یقین کامل ہو چلا ہے کہ پاکستان اگلی بار بھارت کو نیست ونابود کر

دے گا، ہمارے اپنے ڈی جی آئی ایس پی آر روزانہ اسی بات کا اعادہ کر رہے ہیں۔۲۴ اپریل تا ۸ مئی، روزنامہ جنگ میں تین کالم لکھے، الحمدُ للہ جو کچھ ان کالموں میں لکھا حرف بحرف سچ اور درست ثابت ہوا۔ پاکستان کی شاندار فتح کشمیریوں کے حوصلوں کو رفعتیں بخش چکی ہے۔ بھارت بنفس نفیس پاکستان کی جنگی اور سائبر صلاحیتوں کے اگے بے سدھ اور بے دم ہو چکا ہے۔ کشمیر میں آزادی کی طلب میں مجاہدین اب آئے دن بھارتی افواج کا عرصہ حیات تنگ رکھیں گے اور بھارت اپریشن بندر (پلوامہ) اور آپریشن سندور (پہلگام) کے بعد اپنے کو بے بس پائے گا۔ بھارت کو اگر مزید ذلت خواری رسوائی سے بچنا ہے تو کشمیر کا سیاسی حل ڈھونڈنا ہوگا، کشمیر کو آزاد کرنا ہوگا۔ جموں کشمیر پاکستان کا حصہ بنے گا اور پھر پاکستان یہ فیصلہ کرے گا کہ بھارت کو کتنا پانی دینا ہے۔

چند ماہ پہلے روزنامہ جنگ میں اپنے ایک کالم میں لکھا کہ ''جنرل عاصم منیر کی بطور آرمی چیف تعیناتی اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے خود کی ہے'' اور سارے عمل کی تفصیل درج کی۔ میرے نزدیک جنرل عاصم کی تعیناتی معجزہ تھا اور یقین کامل تھا کہ اللہ تعالیٰ سپہ سالار سے ضرور کوئی بڑا کام لے گا۔ نجی محفلوں میں، دوست احباب نے اس فقرہ کو گستاخی کا درجہ دیا، سوشل میڈیا پر مجھے آڑے ہاتھوں لیا گیا۔ جو کچھ کہا قرآنی آیات کے تناظر میں تھا۔ اللہ کی سکیم بھی کہ جنرل عاصم منیر کے خلاف بے شمار سازشیں ڈھیر رہیں۔ یاد رہے! سانحہ پلوامہ پر ایک سپہ سالار کو کہتے سنا گیا کہ "ہمارے پاس ٹینکوں کا ڈیزل اور اسلحہ گولہ بارود کا ذخیرہ نہیں، ہم بھارت کا مقابلہ نہیں کر سکتے"۔ بغیر لڑے شکست، ایک بے بسی کا منظر سامنے تھا۔ ۵ اگست ۲۰۱۹ کو بھارت کا کشمیر ہتھیانا، ہماری بزدلی و بے بسی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ وہی فوج، وہی مال اسباب، وہی میدان جنگ،

صرف قیادت کا فرق اور ٹیپو سلطان کا قول کہ ’’شیروں کے لشکر کی قیادت گیدڑ کے پاس ہو تو نتیجہ ٹھن ٹھن گوپال‘‘۔ الحمدللہ مئی کو شیروں کی قیادت شیر دل جنرل کے پاس تھی۔ بلاشبہ جنرل عاصم کی بعذریعہ غیر معمولی عمل تعیناتی کا غیر معمولی عمل، ۱۰ مئی کی فتح مبین ہی تو تھی، یقین نہیں مفلوک الحال سیاسی بدحال مملکت نے کیسے معرکہ سر کرلیا۔

جنرل عاصم منیر کی تعیناتی رکوانے کے اور وقت سے پہلے برطرف کرنے کے لیے مختلف عہدہ داروں نے سر توڑ کوششیں کیں۔ پہلی کوشش 25 اکتوبر 2018 کو کی گئی جب وہ ڈی جی آئی ایس آئی تھے۔ اِن کی پیش کردہ رپورٹ کو متنازع بنا کر انہیں عہدے سے ہٹانے کی کوشش ہوئی جو کامیاب بھی ہوئی۔ پھر اِن کی تعیناتی کروانے کے لیے ایک سیاسی جماعت پاکستان تحریک انصاف نے وطن کے طول و عرض میں ہیجان برپا کیا۔ پھر بھی وہ یہ تعیناتی رکوا نہ سکے۔ شاید یہ قدرت کو منظور تھا کہ معرکہ حق میں دشمن کے خلاف ملک کی عسکری سربراہی وہ ہی کریں گے۔

دس مئی کے بعد دنیا میں ایک نیو ورلڈ آرڈر، نافذ العمل ہے۔ جسکی قیادت چین کے پاس آ چکی ہے جبکہ پاکستان، ترکی، ایران، افغانستان، ممکنہ طور پر عرب ممالک حصہ دار، پاکستان بڑا کردار ادا کرنے کو تیار ہیں۔ ماننے میں کیا حرج کہ کشمیر کا قضیہ ختم ہونے کے قریب، کشمیر بنے گا پاکستان۔ اے اہل وطن، ستے خیراں۔ پاکستان زندہ باد، پاک فوج پائندہ باد۔

دوران جنگ پاکستان کی بین الاقوامی سفارتی حمایت

امتیاز تارڑ

جب جنگ کی آگ بھڑکتی ہے، تو صرف سرحدیں نہیں، ضمیر بھی جھلسنے لگتے ہیں۔ توپوں کی گھن گرج، فضاؤں میں گونجتے طیارے، اور زمیں پر لرزتے قدموں کی چاپ صرف عسکری معرکہ آرائی کی علامت نہیں ہوتی بلکہ قوموں کے وقار، ان کے بیانیے اور ان کی سفارتی بصیرت کا بھی کڑا امتحان ہوا کرتی ہے۔ یاد رکھیں! جب جنگ کی آندھی چلے تو وہ نہ صرف قلعے گراتی، بلکہ قبریں بھی برباد کرتی ہے۔

۶ اور ۷ مئی ۲۰۲۵ کی درمیانی رات، اور ۸ مئی کے دن بھارت نے جو فضا بنائی، وہ محض توپ و تفنگ کا شور نہیں، بلکہ انسانیت کے ماتھے پر ایک بدنما داغ تھا۔ مگر پاکستان نے اس نازک گھڑی میں جس بصیرت اور ظرف کا مظاہرہ کیا۔ دنیا نے اس کی تحسین کی۔

وہ شب، جو پرامن نیند کا حق رکھتی تھی، خون کی بارش سے سرخ ہوگئی۔ بھارت کی جانب سے دو شہری علاقوں مرید کے اور بہاولپور پر اچانک میزائل حملے کیے گئے۔ مرید کے میں مسجد اور ایک رہائشی گھر کو نشانہ بنایا گیا، یہ حملہ نہ کسی فوجی تنصیب پر تھا، نہ کسی مبینہ کیمپ پر، بلکہ ایک اللہ کے گھر کو نشانہ بنایا گیا۔ جہاں ایک جوان نے جام شہادت نوش کیا۔ بہاولپور میں صورتحال کہیں زیادہ المناک تھی۔ یہاں ایک مدرسے کی عمارت اور اس کے اطراف موجود رہائشی بستی کو نشانہ بنایا گیا۔ چودہ پاکستانی شہری شہید ہوئے، جن میں خواتین، بچے، اور ایک نابینا بزرگ بھی شامل تھے۔ یہ کوئی فوجی معرکہ نہیں تھا، یہ ایک قوم کی روح پر لگنے والے وہ زخم تھے جو صرف جسم پر نہیں، تاریخ پر بھی ثبت ہوتے ہیں۔ اس المناک حملے کے باوجود پاکستان نے صبر سے کام لیا لیکن بزدل دشمن نے ۸ مئی ۲۰۲۵ء کو ایک اور خاموش مگر مکروہ چال چلی۔ چھوٹے فوجی ڈرونز پاکستانی حدود

میں داخل کیے گئے، جن کا مقصد سرویلنس کے ساتھ ساتھ نفسیاتی دباؤ پیدا کرنا تھا۔ مگر پاک فضائیہ نے کمال چابک دستی سے ان ڈرونز کو مار گرایا۔ رحیم یار خان، شکرگڑھ، اور سیالکوٹ کے نزدیک گرے ہوئے ملبے نے بھارت کی نیت کو بے نقاب کر دیا۔

پاکستان کا ردعمل:

پاکستان نے ان حملوں کے جواب میں کوئی غیر ذمہ دارانہ اقدام نہیں کیا، بلکہ ثبوت، شواہد اور اخلاقی بیانیہ کو اپنا ہتھیار بنایا۔ دنیا نے دیکھا کہ: اقوامِ متحدہ کو فوری خطوط بھیجے گئے عالمی میڈیا کو مریدکے اور بہاولپور کے متاثرہ مقامات کے دورے کرائے گئے (او آئی سی)، چین، ترکی، سعودی عرب، ملائشیا جیسے ممالک کو ہنگامی بریفنگ دی گئی، اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ عالمی سطح پر پاکستان کی بات سنی گئی، سمجھی گئی، اور ۹ مئی کو بھارت عالمی برادری میں تنہا کھڑا تھا۔

ادب کا آئینہ:

خون، خامشی اور قوتِ برداشت وقت کا آئینہ بنا۔ اور اس آئینے میں ہم دیکھتے ہیں کہ: "مٹی پہ گرے تھے جو ستارے، خون سے زیادہ روشنی دے گئے"۔ پاکستان کے شہداء کا خون کبھی رائیگاں نہیں گیا۔ اس نے دنیا کو بتایا کہ دہشت گرد کون ہے؟ اور مدافع کون۔

جنگ نہیں، جرأتِ ضبط چاہیے، جب دنیا کا طاقتور میڈیا بھی اعتراف کرے کہ پاکستان نے صرف دفاع کیا، اشتعال نہیں، تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ صرف عسکری نہیں، اخلاقی فتح بھی ہے۔ پاکستان نے ۶، ۷ اور ۸ مئی کے ان ستم گر لمحوں کو شہادت، شواہد اور شعور کے ساتھ عالمی بیانیے میں بدل دیا۔ دشمن نے لاشیں گرائیں، ہم نے دلیلیں اٹھائیں اور دلیل ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔

۹ مئی ۲۰۲۵ کا سورج:

۹ مئی ۲۰۲۵ کا سورج جنوبی ایشیا کے افق پر اضطراب کی دھند لے کر طلوع ہوا۔ بھارت کی جانب سے اچانک سرحدی خلاف ورزی اور اشتعال انگیزی نے ایک بار پھر خطے کو جنگ کی دہلیز پر لا کھڑا کیا تھا۔ مگر اس بار کہانی کچھ اور تھی۔ اس بار پاکستان نے جس تدبر، فہم و فراست اور اخلاقی وقار کے ساتھ عالمی سطح پر اپنی بات رکھی، وہ سفارت کاری کی تاریخ میں ایک نادر مثال کے طور پر یاد رکھی جائے گی۔ جنگ نہیں، امن کا منشور پاکستان کی عسکری قوت سے دنیا پہلے ہی واقف ہے، مگر اس بار جس چیز نے دنیا کو چونکایا، وہ تھی پاکستان کی خاموش مگر گونج دار سفارتی حکمت عملی۔ بھارت کی جارحیت کے مقابل پاکستان نے سب سے پہلے عالمی برادری کو مخاطب کیا۔

پاکستان ایئرفورس کے JF-۱۷ Thunder طیاروں نے فضائی حدود میں رہتے ہوئے stand-off precision guided missiles سے نشانہ بنایا۔ یہ حملہ صرف فوجی ایوی ایشن تنصیب پر تھا، جس میں بھارتی مگ اور رفال طیاروں کے شیلٹرز کو نقصان پہنچا۔

گورداسپور - آرٹلری بیس فضائیہ کے تعاون سے پاک آرمی کے گراؤنڈ سٹرائیک کو کور فراہم کیا گیا۔ فضائیہ کے

AWACS (Airborne Early Warning & Control Systems) نے بھارت کی فضائی نقل وحرکت کو جام کر کے پاکستانی کمانڈ اینڈ کنٹرول کو برتری دلائی۔ راجستھان کا سرحدی علاقہ (جیسل میر کے قریب) PAF کے ڈرون اسکواڈرن نے چھوٹے حملے کیے۔ یہ جدید ڈرون ٹیکنالوجی چین-پاکستان مشترکہ پروگرام سے لی گئی تھی، جو کہ stealth capabilities رکھتی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے دروازے پر دستک:

اس واقعہ کے بعد پاکستان نے اقوامِ متحدہ کے دروازے پر دستک دی، اور ایسی زبان اختیار کی جو صرف الفاظ نہیں، اصولوں کا بیانیہ تھی۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب کی تقریر گویا اردو ادب کی کلاسیکی روایت کے برعکس تھی۔

یاد رکھیں! ہمیشہ نرمی میں تاثیر، سادگی میں عظمت اور دلیل میں سچائی ہوتی ہے۔ ہم امن چاہتے ہیں، مگر ہماری خاموشی کو بزدلی نہ سمجھا جائے۔ ہم وہ قوم ہیں جس نے اپنے سینے پر بم برسائے، مگر دشمن کے بچوں کو پڑھانے کی بات کی۔" یہ صرف ایک جملہ نہیں، یہ پاکستان کے سفارتی بیانیے کا خلاصہ تھا، ایسا خلاصہ جو اقوامِ عالم کی زبان پر چڑھ گیا۔ دوستی کے وہی چراغ، مگر روشنی مزید تیز، پاکستان کی عالمی حمایت کوئی راتوں رات پیدا ہونے والا تاثر نہ تھا۔ یہ برسوں کی تدبر آمیز خارجہ پالیسی، برادرانہ تعلقات اور خطے میں توازن قائم رکھنے کی شعوری کوششوں کا ثمر تھا۔ چین، وہی دیرینہ دوست، جو "ہر آزمائش میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑا رہا"، ایک بار پھر پاکستان کے ساتھ کھڑا تھا۔ سلامتی کونسل میں

پاکستان کے خلاف کسی بھی مذمتی قرارداد کو ویٹو کرنے کی یقین دہانی، صرف سفارتی تعاون نہیں، بلکہ ایک نظریاتی ہم آہنگی کا ثبوت ہوتی ہے۔ ترکی اور سعودی عرب نے پاکستان کے مؤقف کو نہ صرف عالمی فورمز پر سراہا، بلکہ میڈیا، عوامی بیانات اور بین الاقوامی تعلقات کی سطح پر بھی پاکستان کے ساتھ یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ ایران، قطر، ملائشیا اور دیگر کئی مسلم ممالک کی جانب سے جاری ہونے والے بیانات گویا ایک اجتماعی ضمیر کی پکار تھے کہ "پاکستان تنہا نہیں"۔ اس مشکل حالات میں آزربائیجان جڑواں بھائی کی طرح ساتھ کھڑا تھا۔

یورپ اور مغرب کا بدلتا زاویہ؟ نگاہ:

یورپ اور امریکہ کی جانب سے بھی اس بار وہ سرد رویہ دیکھنے میں نہ آیا جو اکثر جنوبی ایشیا کے تنازعات میں مصلحت پسندی کے لبادے میں چھپ جاتا ہے۔ عالمی میڈیا میں جو تصاویر، تجزیے اور رپورٹیں سامنے آئیں، ان میں پاکستان کو نہ صرف مدافع، بلکہ ایک امن پسند ریاست کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ وہ تبدیلی تھی جسے ادب کے آئینے میں دیکھیں تو گویا ظالم کی تلوار سے زیادہ مظلوم کی دعا نے اثر دکھا دیا ہو۔

ادب کی نرمی اور سفارت کی گہرائی ۹ مئی کی جنگ کے بعد جو پہلا شعر زبانوں پر آیا، وہ کچھ یوں تھا: "لڑائی کی نہیں خواہش، مگر جب وقت آ جائے تو ہم بھی شیر کے بچے ہیں، کبوتر تو نہیں ہیں" یہ وہ لہجہ ہے جو اردو ادب نے ہمیں دیا، ایسا لہجہ جو جوش سے خالی نہیں، مگر ہوش سے بھی بھرپور ہے۔

پاکستان کی سفارتی فتح اس لیے بھی نمایاں رہی کہ اس نے صرف حکومتوں کو نہیں، بلکہ عالمی رائے عامہ کو قائل کیا۔ مغربی میڈیا، بین الاقوامی تھنک ٹینکس اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے بھارت کے جارحانہ اقدامات پر تنقید کی اور پاکستان کی احتیاط، وقار اور دلیل سے بھرپور بیانیے کو سراہا۔

قوموں کی عظمت صرف ان کی فتح سے نہیں، ان کے کردار سے جانچی جاتی ہے۔ اقبالؔ کے خواب، فیضؔ کی پکار، اور جون ایلیا کی بغاوت اس بات کی شہادت ہیں کہ قومیں وہی سرخرو ہوتی ہیں جو ظلم کا مقابلہ دانش سے کریں، اور طاقت کو توازن میں رکھیں۔ پاکستان نے ۹ مئی ۲۰۲۵ کو جنگی گولہ بارود کے شور میں الفاظ کے نرم، مگر سچائی سے بھرپور ہتھیار سے دنیا کے دل جیتے ہیں۔

تاریخ میں بہت سی جنگیں لڑی گئیں، کچھ میدان میں جیتی گئیں، کچھ مذاکرات کی میز پر۔ لیکن پاکستان نے ۹ مئی کی جنگ کو جس شان سے میدان جنگ کے ساتھ ساتھ سفارت کے میدان میں بھی جیتا، جو کہ نہ صرف فخر کی بات ہے، بلکہ آئندہ نسلوں کے لیے ایک درخشاں مثال ہے۔ یہ فتح صرف فوجی نہیں، فکری بھی تھی۔ یہ صرف ردِ عمل نہیں، نظریہ تھا۔ یہ وہ لمحہ تھا جب پاکستان نے ثابت کیا کہ ہمارے پاس صرف بندوق نہیں، دلیل بھی ہے؛ صرف ہمت نہیں، حکمت بھی ہے۔

شہداء کی قربانیوں نے جس بیانیے کو جنم دیا، وہ محض احتجاج نہیں، ایک تہذیبی آواز تھی، ایک ایسی آواز جو عالمی ضمیر پر ہتھوڑے کی نہیں،

دلیل کی صورت میں دستک دیتی ہے۔ پاکستان کی یہ فتح اس لیے نمایاں ہے کہ ہم نے جنگ کے بیچ بھی امن کی بات کی، اشتعال میں بھی ہوش کا دامن تھاما، اور حملوں کی تپش میں بھی انصاف کی پکار بلند کی۔ یہ وہ طرزِ عمل ہے جو صرف عسکری قوت سے نہیں آتا، بلکہ تاریخ، تہذیب، اور ادبی شعور کے بطن سے جنم لیتا ہے۔ یہ لمحہ محض ایک دن کی کہانی نہیں، یہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک مثال ہے کہ قوت کا اصل حسن ضبط میں ہے، اور دلیل کی روشنی ہمیشہ بارود کے دھوئیں پر غالب آتی ہے۔ قومیں صرف سرحدوں سے نہیں پہچانی جاتیں، بلکہ اپنے نظریات، اپنے ردِعمل، اور اپنے رویوں سے تاریخ کا حصہ بنتی ہیں۔ پاکستان نے تاریخ کو بتا دیا کہ وہ صرف ایک ریاست نہیں، ایک نظریہ ہے، اور نظریات کو نہ گولے دباتے ہیں، نہ میزائل مٹا سکتے ہیں۔

پاکستان نہ صرف ایک ایٹمی طاقت ہے، بلکہ سفارتی، اخلاقی اور فکری طاقت بھی ہے۔ یہ صرف دفاع کی جنگ نہیں تھی، یہ سچائی، بصیرت اور انسانیت کی حفاظت کی جنگ تھی۔ دنیا نے دیکھا کہ پاکستان نے لاشوں کی سیاست نہیں کی، بلکہ دلیلوں کی بنیاد پر عالمی ضمیر کو جھنجھوڑا۔

نریندر مودی شخصیت نہیں کیفت بھارت کیلئے خطرہ بن گئے

سلمان غنی

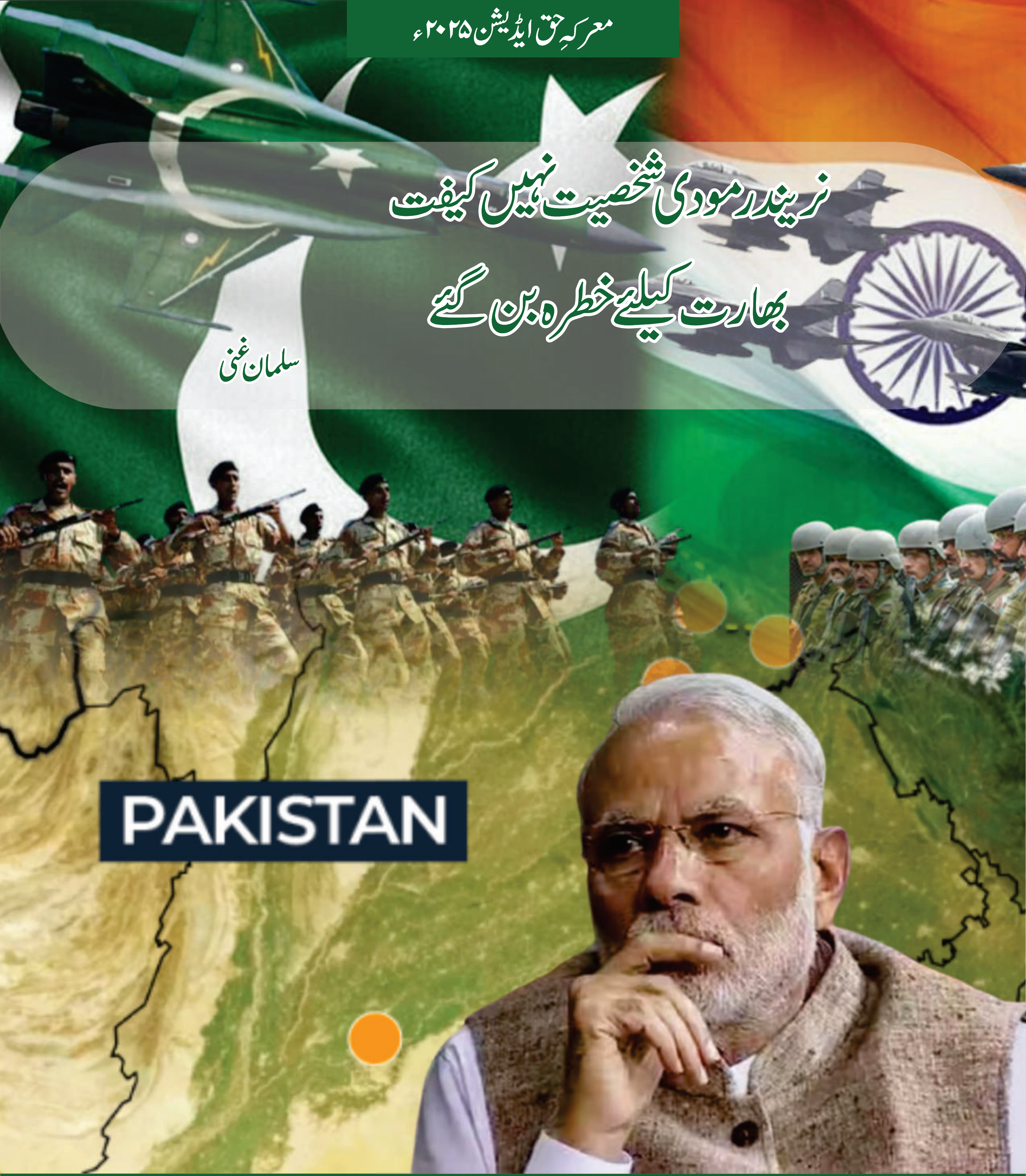

دنیا کے بدلے حالات میں اب بڑے ممالک آپس کے تنازعات کے حل کیلئے مذاکرات کو ہی بہترین حل قرار دیتے ہوئے مل بیٹھ کر اپنے مسائل کا حل نکالتے نظر آرہے ہیں اور مل بیٹھنے کے عمل کو ہی آج کی صورتحال میں موثر اور نتیجہ خیز قرار دیا جاتا ہے امریکہ میں آنے والی سیاسی تبدیلی کے بعد خود امریکی صدر ٹرمپ بھی اس عزم پر کاربند نظر آتے ہیں کہ جنگیں مسائل کا حل نہیں ہم نے جنگوں کی بجائے امن کے قیام کیلئے اپنا کردار ادا کرنا ہے اور وہ کسی حد تک اس پر کاربند نظر بھی آتے ہیں۔ خصوصاً پہلگام واقعہ کے بعد پیدا شدہ صورتحال میں پاکستان کا مذکورہ واقعہ کی تحقیقات پر اصرار اور اس میں تعاون کی پیشکش کا عمل جواباً بھارت اور اس کی لیڈرشپ کی جانب سے تحقیقات کی بجائے جارحانہ عزائم کا عمل ظاہر کرتا ہے کہ وہ نہ تو ڈائیلاگ کے خواہاں ہیں اور نہ ہی کسی کا دباؤ قبول کرتے ہوئے مل بیٹھنے کیلئے تیار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خود امریکی صدر ٹرمپ اور عالمی رہنماؤں نے پاکستان کے ذمہ دارانہ موقف پر اس کی تائید کی تو دوسری جانب بھارت کے طرزِ عمل پر تحفظات کا اظہار کیا۔ ایسا کیوں ہے اور آخر کیا وجہ ہے کہ بھارت اس کی لیڈرشپ اپنے جارحانہ طرزِ عمل پر پسپائی کیلئے تیار نہیں اس کی بڑی وجہ بھارت کی موجودہ لیڈرشپ خصوصاً وزیراعظم نریندر مودی ہیں جو آر ایس ایس کے ایجنڈا پر کاربند ہندوتوا کے پجاری ہیں۔ ایک طرف وہ خود بھارت کے اندر اقلیتوں کا جینا اجیرن کرتے نظر آرہے ہیں تو دوسری جانب انہوں نے ہمسایہ ممالک کا جینا تو حرام کر رکھا ہے علاقہ کے چھوٹے ممالک تو اس کے جارحانہ طرزِ عمل اور خصوصاً دباؤ کے اقدامات کے سامنے خاموشی اختیار کئے نظر آرہے ہیں لیکن پاکستان خطہ کا واحد ملک ہے جو بھارت کی علاقائی چودھراہٹ کے آگے بند باندھے کھڑا نظر آرہا ہے اور اس کے جارحانہ طرزِ عمل کو کھلے طور پر چیلنج کرتا دکھائی دیتا ہے۔ پاکستان اور اسکا کردار

شروع سے ہی وزیراعظم نریندر مودی کی آنکھوں میں کھٹکتا رہا ہے وہ ہمیشہ اندرونی محاذ پر بھی اپنے سیاسی مفادات کے حصول خصوصاً انتخابی عمل میں بھی اپنے کردار کیلئے پاکستان کو ٹارگٹ کرتے رہے ہیں اور دہشت گردی کے واقعات کو بنیاد بنا کر اس کی ذمہ داری پاکستان پر ڈال کر اپنے مفادات کو یقینی بناتے رہے ہیں اس کی ایک بڑی مثال پلوامہ میں دہشت گردی کے بڑے واقعہ کو جواز بنا کر اپنی انتخابی مہم چلانا تاریخ کا حصہ ہے اور اب بھی میڈیا رپورٹس ظاہر کرتی ہیں کہ پہلگام واقعہ کو جواز بنا کر پاکستان کو ٹارگٹ کرنے کے عمل کو بھی اس تناظر میں لیا جا رہا ہے لیکن اس مرتبہ ان کے مقاصد پورے نہ ہو سکے اور خود بھارت سرکار کی جانب سے جھوٹ پر جھوٹ اور الزام تراشی کا عمل خود اسے الٹا پڑتا دکھائی دیا ہے۔ دنیا کے کئی ملک نے بھی پہلگام واقعہ پر بھارتی موقف کی تائید نہیں کی بلکہ پاکستان کے تحقیقات و تعاون کے موقف کو سراہا اور پھر بھارت کی جانب سے پاکستان پر جارحیت کا عمل بھی نہ صرف یہ کہ بھارت کو الٹا پڑا بلکہ ان کے مذموم عمل کے جواز میں پاکستانی فوج اور خصوصاً پاکستانی ایئر فورس کے جوابی ردعمل نے بھارت کو ذلت و رسوائی اور جگ ہنسائی سے دو چار کر دیا اور یہ سب کچھ ایک خاص مائینڈ سیٹ کا کیا دھرا ہے اور وہ خود وزیراعظم نریندر مودی اور ان کی آر ایس ایس کا ایجنڈا اور ہندوتوا کی سوچ ہے اور پاکستان کی فوج کے ہاتھوں شکست کھانے کے لیے پھر سے بھارتی لیڈر شپ اپنے جارحانہ عزائم پر کاربند نظر آ رہی ہے اور اس کی بڑی وجہ سفارتی اور عسکری محاذ پر شکست کے بعد سیاسی محاذ پر ان کا اکھڑنا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج نریندر مودی اور ان کے ساتھی خود بھارت کے اندر بھی دفاعی محاذ پر کھڑے نظر آ رہے ہیں۔ اور خود بھارت کی اپوزیشن وہاں کے سنجیدہ طبقات اور خصوصاً بعض عسکری ماہرین بہت سے سوالات اٹھاتے نظر آ رہے ہیں جن کی نریندر مودی سرکار مطمئن نہیں کر پا رہی۔ خصوصاً بھارت کے بیش قیمت جنگی جہازوں خصوصاً رافیل کے گرائے جانے کے عمل پر وہ اس سوال کے جواب سے احتراز برتتے نظر آتے ہیں۔ اور ماہرین کا کہنا ہے کہ جن رافیل طیاروں کو خود وزیراعظم نریندر مودی اپنا فخر اور غرور قرار دیتے رہے ہیں اور جن کے ذریعہ وہ علاقہ کا نقشہ تبدیل کرنے اور پاکستان کو سبق سکھانے کا ذریعہ قرار دیتے رہے ہیں۔ ان کے پاکستانی ایئر فورس کے ہاتھوں انجام نے خود بھارت اس کی سرکار اور اس کی فورسز کا بھرم توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور دس مئی کی صبح کو پاکستان کی فضائیہ نے رافیل سمیت بھارت کے چھ جہازوں کو گرا کر اپنی تاریخ رقم کر دی اور خود بھارت کی فورسز قیادت امریکہ کے پاؤں پکڑنے پر مجبور ہو گئی اور ان سے اپیل کی کہ غیر جانبداری چھوڑیں ہماری جان بچائیں اور جب خود امریکہ نے یہ محسوس کیا کہ بھارت کے ہاتھوں پاکستان نے پٹنے کی بجائے اسے چاروں شانے چت کر دیا ہے اور اب بھارت خود اس دشمن سے سبق سیکھ رہا ہے جسے وہ کم تر سمجھتا تھا۔ آپریشن سندور طاقت کے مظاہرے کے طور پر پیش کیا گیا جو عبرتناک شکست سے دوچار ہوا۔ تو امریکی انتظامیہ نے وقت ضائع کئے بغیر پاکستان پر دباؤ ڈالنا شروع کیا فوج تو بھارت سے پرانے حساب برابر کرنا چاہتی تھی لیکن وزیراعظم شہباز شریف نے چین سمیت سعودی عرب ایران کی مشاورت سے جنگ بندی کی تجویز کو قبول کر لیا۔ اس پورے ڈرامے سے ایک بات ضرور

واضح ہوگئی کہ نریندر مودی کی جارحیت کے پیچھے ایک ایسا ملک چھپا ہے جو اندرونی اور بیرونی طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور پہلگام واقعہ کے نتیجہ میں بھارت نے پاکستان پر جارحیت کے ارتکاب کے ذریعہ جو پروگرام بنایا تھا۔ وہ تو ہوا میں تحلیل ہو گیا ہے۔

نریندر مودی کا جنوبی ایشیا پر تسلط کا خواب بکھر چکا ہے مغرب سے معاشی تعلقات ان کی نظریاتی، انتہا پسندی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ ان کی فوجی عزائم پاک فضائیہ کے شاہینوں کے ہاتھوں گرائے گئے طیاروں تلے دفن ہو گئے ہیں لیکن خطرہ ابھی ٹلا نہیں اس لئے کہ نریندر مودی ایک شخصیت نہیں ایک کیفیت اور ذہنیت کا نام ہے۔ آر ایس ایس کی مدت پوری ہونے کو ہے اور نریندر مودی پھر سے ایک خطرناک مہم جوئی کی

بات کررہے ہیں وہ بدلے کی سیاست پر گامزن ہیں ان پر پاکستان کا بخار سوار ہے تاکہ وہ اپنی کھوئی ہوئی ساکھ بحال کر سکیں۔ مجروح انا کی تسکین کر سکیں اور اپنے نظریاتی آقاؤں کی توقعات پوری کر سکیں۔ نریندر مودی سمجھتے ہیں کہ ان کی سیاسی میراث خطرے میں ہے اور تاریخ بتاتی ہے کہ زخمی آمر اور شدت پسند لیڈر پیچھے نہیں ہٹتے اور خطرناک ہو جاتے ہیں۔ خطرہ صرف ایک اور غلطی کا نہیں ملک تباہی کا ہے جو مایوسی سے جنم لیتی ہے۔ اور نریندر مودی کا آگ سے کھیلنا نیا نہیں ان کی سیاسی تاریخ میں آگ اور خون سے جڑی رہی ہے اب جب پاکستان جوابی وار کرتا ہے اور بھرپور کرتا ہے۔ نریندر مودی کو صرف ایک تلخ حقیقت سکھ لینی چاہیے کہ پراپیگنڈا کارکردگی کا نعم البدل نہیں ہوتا اور خوف کبھی قانونی حیثیت کی جگہ نہیں لے سکتا۔ لہٰذا گیند نریندر مودی کی کورٹ میں ہے انہیں چاہیے کہ حقائق کا ادراک کریں۔ ٹھنڈے دل سے شکست کو قبول کریں اور اپنے ملک اور عوام کی حالت زار پر توجہ دیں اب جبکہ بھارت کے ناقابل تسخیر ہونے کا تصور زمین بوس ہو چکا ہے اور دس مئی کو ہونے والی بھارت کو

شکست کے بعد خود وزیر اعظم نریندر مودی پاکستان کیلئے نہیں بھارت کیلئے خطرہ بن چکے ہیں ان کے انتہا پسند ہندو تو نظریات نے بھارت کے سیکولرازم اور برادری کے سنہری اصولوں کو پاش پاش کر دیا ہے جن پر بھارتی ریاست کی بنیاد رکھی گئی۔ پاکستان کے ہاتھوں بھارت کی عسکری شکست کے دونوں ممالک میں اثرات متوقع ہیں بھارت میں نریندر مودی کی سیاسی ساکھ بری طرح متاثر ہوئی ہے اور ان کا سیاسی مستقبل خطرات سے دوچار ہے۔انہوں نے بھارتی عوام کو ایسا شرمندہ کیا جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ ان کے سیاسی عروج کے دن اب قصہ ماضی بن چکے ہیں ان کیلئے آگے مسائل ہی مسائل ہیں ان کی سیاست خطرات اور خدشات سے دوچار ہے۔خود بھارت کا علاقائی کردار بھی اب ڈانواں ڈول ہے اور یہ خود نریندر مودی کی جارحانہ سیاست کا اثر ہے کہ آج کا پاکستان دنیا کے سامنے پورے قد سے کھڑا نظر آ رہا ہے۔انہوں نے پاکستانیوں کو پہلے سے زیادہ متحد کر دیا ہے۔ پاکستانی افواج کی عزت وتکریم کو اور بڑھا دیا ہے۔ دنیا کو بتا دیا ہے کہ پاکستان کی افواج ناقابل تسخیر ہیں ان سے ''ماتھا'' لگانا اس لئے کہ ان کی پیشہ ورانہ اہلیت ایک خاص جذبہ کے تحت ہوئی ہے جس میں پاک سرزمین کا تحفظ انہیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہوتا ہے اور وہ شہادت کے عمل کو اپنے لئے فخر سمجھتے ہیں اور یہی وجہ جذبہ ولولہ ہے جس نے انہیں اپنی عوام کا محبوب بنا رکھا ہے۔اور دس مئی کا تاریخی دن یہ بتاتا ہے کہ جب بھی قوم اپنی فوج کے پیچھے کھڑی نظر آتی ہے تو فوج دشمن کو چاروں شانے چت کرتی ہے اسے شرمناک انجام سے دوچار کرتی ہوئی اپنی عوام کی عدالت میں سرخرو ہوتی ہے اور آج کے حالات میں فوج اور قوم کا اتحاد ہی پاکستان کی اصل طاقت بنی نظر آ رہی ہے۔

جنگ میں بیانیہ کا محاذ
وزارت اطلاعات ونشریات کا کردار

شبیہہ عباس

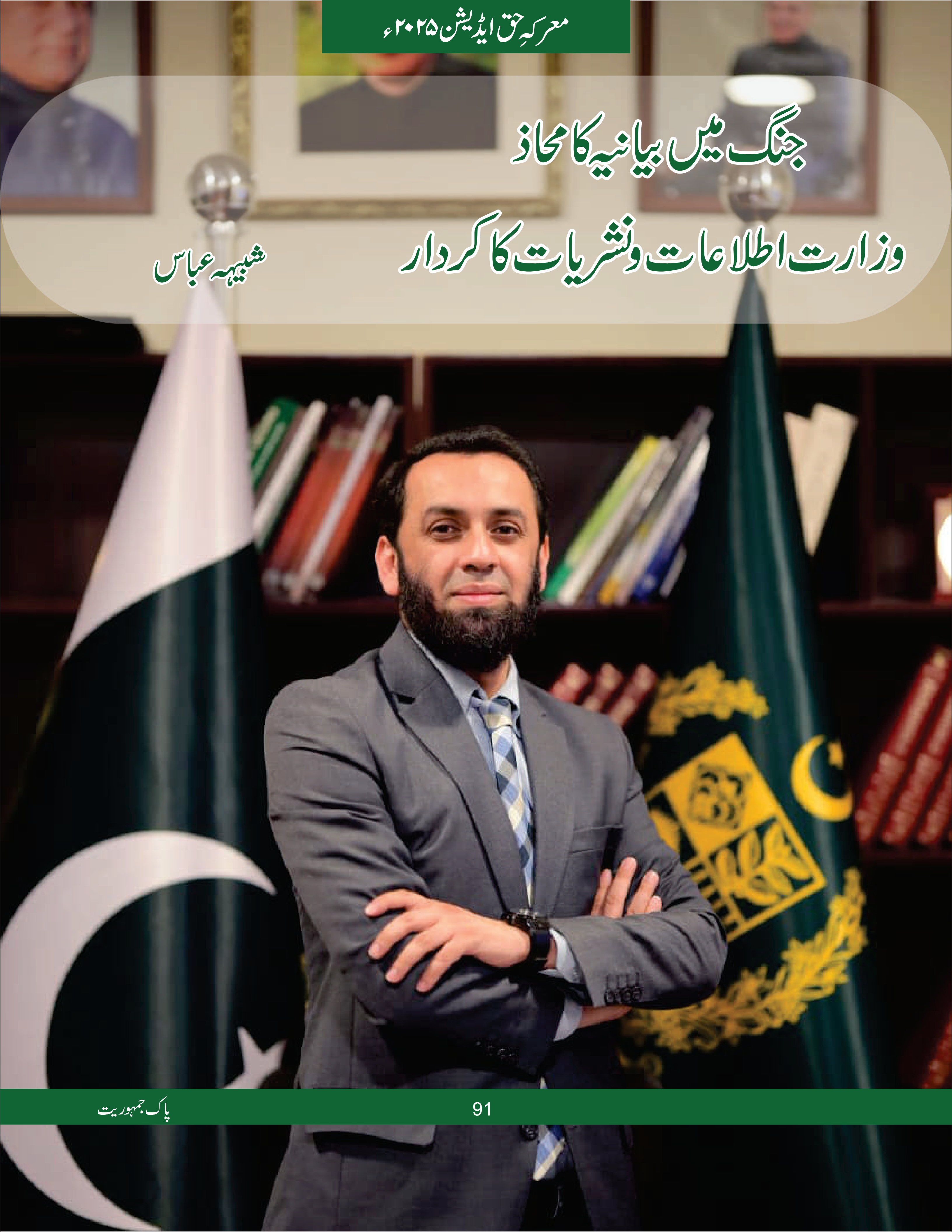

جنگ میں بیانیہ کا محاذ: وزارت اطلاعات ونشریات کا کردار

وزارت اطلاعات ونشریات کے بنیادی فرائض میں شامل سرفہرست عوام الناس کو مصدقہ اطلاعات اور سرکاری نقطہ نظر سے باخبر رکھنا ہے۔ آج کل کے دور میں جہاں خبروں کے بلاتعطل اور ہمہ وقت اور ہمہ سمت فراہمی وزارت اطلاعات کے لیے ہر وقت ایک ایمرجنسی کی کیفیت بنائے رکھتی ہے وہاں حالیہ جنگ کے دنوں میں یہ کام مزید اہمیت اختیار کر گیا۔

روایتی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر جنگی ماحول میں مصدقہ خبروں کی فراہمی بہت حساس اور اہم ہے مگر قدرے آسان معلوم ہوتی ہے اگر اس کو سوشل میڈیا میں عوام اور پھر دشمن ملک کی طرف سے آنے والی فیک نیوز کے تناظر میں دیکھا جائے۔

ملک میں موجود روایتی پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا چونکہ ادارہ جاتی نظم ونسق کا پابند ہوتا ہے اور پیشہ ورانہ صحافی حضرات اس میں خبروں کی اشاعت اور تقسیم کے ذمہ دار ہوتے ہیں اسی لیے جنگ یا کسی بھی ملکی ایمرجنسی کے دوران وہ قدرے ذمہ دارانہ طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس کے برعکس سوشل میڈیا چونکہ عام شہریوں اور پھر دنیا بھر کے صارفین کی دسترس میں ہوتا ہے اس لیے کچھ عناصر محض غیر ذمہ دارانہ رویے کے باعث اور بعض مخصوص عناصر اپنے مذموم مقاصد کے لیے غیر مصدقہ اطلاعات کو سماجی رابطوں کی ویب سائٹس پر شیئر کرتے ہیں۔

اس تناظر میں وزارت اطلاعات ونشریات کا کام اور بھی اہمیت اختیار کر جاتا ہے۔ جو عوام الناس کو حکومتی عہدے داران اور سربراہان

کی سرگرمیوں سے متعلق مصدقہ اطلاعات باہم پہنچا کر ملکی یکجہتی اور یگانگت کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

بھارت سے حالیہ جنگ کے دوران جہاں پاکستانی روایتی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا نے بہت ذمہ دارانہ انداز میں اپنا کردار ادا کیا وہیں پاکستانی سوشل میڈیا نے بھی قومی یکجہتی میں اپنا کردار بخوبی انجام دیا۔ یہ پاکستانیوں کی لازوال جذبہ حب الوطنی کی بے مثال تصویر ہے۔

ہندوستان سے جنگی محاذ تو ۷ مئی کو کھلا لیکن پاکستان اور بھارت کے درمیان بیانیہ کی جنگ پہلگام واقعے کے فوراً بعد ہی شروع ہوگئی۔ مقبوضہ کشمیر پہلگام میں افسوسناک واقعہ جو ۲۲ اپریل کو ہوا جس میں ۲۶ کے قریب سیاحوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا بھارتی حکومت اور ان کے روایتی اور سوشل میڈیا سمیت تمام عناصر کے لیے ایک اشتعال انگیز اور دشمنی پر مبنی بیانیہ کی بنیاد بنا۔ بھارتی حکومت نے اس واقعے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر بغیر تحقیق اور ثبوت کے پاکستان پہ اس کا الزام لگا کر اپنا مشتعل اور شر انگیز بیانیہ ترتیب دیا تاکہ وہ پاکستان کے ساتھ جنگ کا بہانہ تراش سکے۔ بھارتی حکومتی سطح پر یہ نہایت افسوسناک طرز عمل تھا جس میں پہلگام واقعہ سے منسلک غلط خبروں اور فوٹو شاپ کی گئی تصاویر اور ویڈیوز کو پھیلایا گیا تاکہ پاکستان کو اس کا مورد الزام ٹھہرایا جا سکے اور دنیا بھر میں پاکستان سے جنگ کا جواز پیدا کیا جا سکے۔

اس جنگ کے تناظر میں پاکستان کا بیانیہ ضروری تھا جو کہ وزارت اطلاعات ونشریات وزیراعظم کی تمام سفارتی سرگرمیوں کی بھرپور انداز میں معاونت کرے تاکہ پاکستانی موقف وزیراعظم کی سطح سے دنیا بھر میں موثر انداز میں باہم پہنچایا جا سکے۔ پاکستان نے نہایت ذمہ دارانہ انداز میں الزامات کا جواب دیا وزیراعظم پاکستان نے واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری اور بالخصوص انڈیا کو یہ دعوت دی کہ پاکستان اس واقعے کی کسی بھی "غیر جانبدارانہ، شفاف اور قابل اعتماد تحقیقات" میں شرکت کے لیے تیار ہے۔ اس تناظر میں وزیراعظم کا کاکول پاسنگ آؤٹ پریڈ سے خطاب نہایت اہم تھا جس میں پاکستان کی تحقیقات کی پیشکش کا برملا اظہار کیا گیا اور وزیراعظم نے بھارت کو دوٹوک انداز میں یہ باور بھی کروایا کہ پاکستان کے پانی کے بہاؤ میں حق تلفی کسی صورت قبول نہیں کی جائے گی اور ایسی کسی بھی کوشش کا پوری طاقت سے جواب دیا جائے گا۔ ۲۶ اپریل کی وزیراعظم کی اس تقریر کو وزارت اطلاعات ونشریات نے عوام الناس اور دنیا بھر میں بھرپور انداز میں پیش کیا تاکہ نہ صرف ہم وطنوں کو اس بات کا یقین ہو جائے کہ پاکستان کی قیادت اور حفاظت محفوظ اور غیر متزلزل ہاتھوں میں ہے بلکہ دنیا بھر کو یہ پیغام جائے کہ جنوبی ایشیاء کا امن بھارت کے ہاتھوں خطرے میں ہے۔

وزیراعظم پاکستان نے بھارت سے پہلگام واقعے کی کشیدگی کے بعد پالیسی بیان دیتے ہوئے بھارت کو متنبہ بھی کیا کہ اگر بھارت نے پہلگام کے حالیہ سانحے پہ قابل بھروسہ یا قابل تصدیق شواہد کے بغیر بے بنیاد الزامات کا طریق ترک نہ کیا اور اپنے دائمی الزام تراشی کے خمار میں پاکستان کا پانی روکا یا کوئی مہم جوئی کی تو پاکستانی عوام اور مسلح افواج ملک کی سالمیت اور خود مختاری کے دفاع کے لیے ہر دم تیار ہے۔

۱۰ مئی کی تاریخ شاہد کہ اس دھرتی کے بہادر سپوتوں نے اپنے ہر محاذ پر اپنے قومی عزائم کا بھرپور دفاع کیا۔ ملکی افواج نے ۷ مئی کو شروع ہونے

والی جنگی مہم جوئی سے لے کر ۱۰ مئی تک ملکی وقار کا بھرپور انداز میں تحفظ کیا اور دنیا بھر میں اپنی دھاک بٹھا دی۔

بھارت نے روایتی اور سوشل میڈیا میں جھوٹی خبروں اور بھارتی فوج کی پاکستان میں جعلی کاروائیوں کو انتہائی بدصورت انداز میں پھیلایا۔ اسکے تدارک میں وزارت اطلاعات، وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا تارڑ، وفاقی وزیر خارجہ اور ڈی جی آئی۔ ایس۔ پی۔ آر نے وزارت خارجہ میں بروقت اور متعدد پریس کانفرنسز کر کے ملکی اور غیر ملکی میڈیا کو وقتاً فوقتاً حقیقت سے اگاہ کیا۔

اسی تناظر میں وفاقی وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے ملکی اور غیر ملکی صحافیوں کو زمینی حقائق سے روشناس کرانے کے لیے لائن آف کنٹرول کا دورہ بھی کروایا اور متعدد غیر ملکی ٹی وی چینلز پر پروگرامز میں شرکت کی۔

جنگ سے پہلے وفاقی وزیر اطلاعات کا رات دو بجے ہنگامی پیغام, جس میں بھارت کی طرف سے روایتی جنگی عزائم کے پیش نظر حملے کی پیشگی اطلاع بھی ایک تاریخی لمحہ تھا۔ وزیر اطلاعات کے رات کے اس پہر ہنگامی پیغام نے دنیا میں سفارتی سطح پہ ایک قابل قدر ہلچل ضرور پیدا کی جس سے وزیر خارجہ اور وزارت خارجہ کی دنیا بھر میں سفارتی کوششوں کو بھرپور مدد ملی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر اور ستائش ہے کہ وزارت خارجہ میں بھی وزیر خارجہ اور ڈی جی آئی۔ ایس۔ پی۔ آر نے متعدد پریس کانفرنس کر کے دنیا بھر میں میڈیا نمائندگان اور سفارت خانوں کے افسران کو بھارت کی اشتعال انگیز الزام تراشی کے بارے میں آگاہ کیا اور پاکستان کی

طرف سے بھارتی الزام کے متعلق غیر جانبدارانہ شفاف تحقیقات پر رضامندی کو سفارتی سطح پر رجسٹر کروایا۔

بھارت کے ساتھ بیانیہ کی اس جنگ میں وزارت اطلاعات ونشریات اور وفاقی وزیر عطا تارڑ، وزیراعظم پاکستان کی سرکاری ٹیم کے اہم اور فعال رکن رہے اور وزیراعظم کی سفارتی سرگرمیوں کی دنیا بھر کے میڈیا اور پاکستانی عوام الناس میں پھیلانے کا کام بخوبی سرانجام دیا۔

وزیراعظم پاکستان نے بذات خود ۲۲ اپریل سے لے کر ۱۰ مئی تک اور بالخصوص ۷ مئی سے پہلے بہت اہم بین الاقوامی رابطے کیے اور اہم ممالک کے سفراء سے ملے تاکہ پاکستان کا بیانیہ موثر انداز میں دنیا بھر میں پھیلایا جا سکے۔ اور عالمی رائے عامہ کو اس جانب مبذول کرایا جا سکے کہ پاکستان عالمی قوانین کی پاسداری اور امن کی جانب کھڑا ہے جبکہ انڈیا عالمی گارنٹی میں کیا گیا معائدہ غیر قانونی طور پر معطل کرنے کا اعلان کر چکا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ انڈیا پاکستان کی طرف جارحیت کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

جہاں وزارت خارجہ نے وزیراعظم کی سفارتی مصروفیات کو ترتیب دیا وہاں وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات بھی بذات خود ان ملاقاتوں اور عالمی لیڈران کی فون کالز کی خبر کی نشر واشاعت کی نگرانی کرتے رہے بلکہ بہت سی میٹنگز میں شریک بھی ہوئے۔

تاریخ کے اعتبار سے وزیراعظم پاکستان کی سرگرمیوں کو ترتیب دیا جائے تو ۲۶ اپریل کو وزیراعظم پاکستان نے ایران کے صدر مسعود پیزشکیان سے ٹیلیفونک گفتگو کرتے ہوئے پہلگام واقعے کے پس منظر میں بھارتی الزام تراشی پر اپنے موقف سے آگاہ کیا اور پاکستان کے اس واقعے میں براہ راست یا بالواسطہ ملوث ہونے کی سختی سے تردید کی۔ ۲۸ اپریل کو وزیراعظم نے مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس کیا اور سندھ طاس معاہدہ معطّلی کے تناظر میں قومی یکجہتی کو مربوط کرتے ہوئے تمام صوبوں کی باہمی رضامندی کو آبی ذرائع سے متعلق ہر قومی فیصلے میں لازمی قرار دیا تاکہ بھارت کی آبی دہشت گردی کا مل کر مقابلہ کیا جا سکے۔

۲۹ اپریل کو وزیراعظم نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے ٹیلیفونک گفتگو کرتے ہوئے جنوبی ایشیا میں بھارتی غیر ذمہ دارانہ رویے کی پیش نظر امن وامان کو درپیش خطرات سے دوٹوک انداز میں آگاہ کیا۔

وزیراعظم نے پاکستان کی قیام امن کی خاطر کیے جانے والے اقدامات سے آگاہ کرتے ہوئے یہ بھی باور کرایا کہ پاکستان اپنے آبی حقوق کی پاسداری اور کشمیریوں کی اقوام متحدہ کے تسلیم شدہ حق خودارادیت پر مکمل پرعزم ہے۔

۳۰ اپریل کو وزیراعظم نے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو سے رابطہ کیا اور امریکہ کو پاکستان کے نقطہ نظر اور بھارتی مشتعل الزام تراشیوں سے آگاہ کرتے ہوئے پاکستان کی طرف سے شفاف تحقیقات پر آمادگی کو بھی باور کروایا۔

یکم مئی کو وزیراعظم نے امیر قطر سے ٹیلیفونک گفتگو کی اور قطر کی پاکستان کے لیے یکجہتی کے پیغام پر ان کا شکریہ ادا کیا اور خطے کے امن کو ہندوستان کی طرف سے لاحق خطرات سے بھی آگاہ کیا۔ مزید براں وزیراعظم نے بھارت کی آبی جارحیت سے بھی امیر قطر کو آگاہ کیا۔

۲مئی کو سعودی سفیر سے وزیر اعظم نے وزیر اعظم آفس اسلام آباد میں ملاقات کی اور سعودی قیادت اور عوام کا پاکستان سے اظہار یکجہتی کا شکریہ ادا کیا۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم نے دیگر برادر اسلامی ممالک متحدہ عرب امارات، ایرانی، کویتی سفراء سے بھی ملاقات کی اور پاکستان کے نقطہ نظر سے آگاہ کرتے ہوئے برادر اسلامی ممالک کی حمایت پر اظہار تشکر کیا۔

۷مئی کو بھارت کے حملے سے پہلے وزیر اعظم نے برطانوی ہائی کمشنر سے بھی ملاقات کی اور خطے کے نازک امن وامان کی صورتحال پر پاکستانی موقف دوٹوک انداز میں واضح کیا۔ اسی دن وزیر اعظم نے قطری وزیر اعظم سے ٹیلیفونک رابطہ کیا اور واضح کیا کہ جہاں پاکستان خطے میں امن کا خواہاں ہے وہیں پاکستان اپنی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کا بھرپور دفاع کرنے کے لیے بھی پرعزم ہے۔ اس کے علاوہ وزیر اعظم نے ترکیہ کے صدر طیب اردوان سے بھی رابطہ کیا اور بھارت کی بلا اشتعال جارحیت اور ممکنہ حملہ پر اعتماد میں لیا اور ترکیہ کی غیر متزلزل حمایت کا شکریہ ادا کیا۔ ۷مئی کے ہی دن وزیر اعظم نے بھارتی حملے سے پہلے قومی اسمبلی سے خطاب کیا اور اپوزیشن سمیت تمام سیاسی جماعتوں کو ملکی سیکیورٹی کی درپیش صورتحال سے آگاہ کیا اور قومی یکجہتی پر زور دیا۔

سفارتی سطح پر رابطے ۷مئی سے لے کر ۱۰مئی تک انتہائی زوروشور سے جاری رہے اور وزیر اطلاعات نے جنگ کے دوران اپنی ٹیم کے ساتھ میڈیا سینٹر میں قومی اور بین الاقوامی میڈیا سے مسلسل اور موثر رابطہ رکھا۔ انہوں نے بی بی سی BBC, ٹی آر ٹی TRT, کائی نیوز پر جنگی

ماحول میں پاکستانی موقف کو بھرپور انداز میں پیش کیا اور بھارتی ناپاک عزائم کو دنیا بھر کے نمائندہ میڈیا ہاؤسز پر واضح انداز میں بے نقاب کیا۔

۷ مئی اور ۱۰ مئی کے دوران ڈی جی آئی۔ایس۔پی۔آر نے پاک فضائیہ اور پاک بحریہ کے ترجمانوں کے ساتھ بھرپور انداز میں دوبار پریس کانفرنس کی تاکہ پاکستانیوں کو جنگی محاذ پر ہونے والی مصدقہ اطلاعات سے آگاہ کیا جا سکے اور اس کے ساتھ ساتھ بھارت کی طرف سے پھیلائے جانے والی جعلی حملوں کی خبروں کو بھی موثر انداز میں کاؤنٹر کیا جا سکے۔ پاکستان کی طرف سے پاک افواج کے ترجمانوں کی پریس کانفرنس جنگی محاذ کی آپریشنل تفصیلات سے بھرپور تھی اگر اس کو بھارتی ترجمانوں کی پریس کانفرنس سے تقابل میں دیکھا جائے تو کہا جاتا ہے دونوں ممالک کے ملٹری ترجمانوں کی تصاویر ہی اس بات کا ثبوت دے رہی ہیں کہ پاکستان کو اس جنگ میں بھارت کے خلاف فتح مبین نصیب ہوئی جبکہ بھارتی عسکری ترجمان مایوسی اور شکست کی اثرات سے شرمسار نظر آئے۔

۱۰ مئی کو جب پاکستان کی بہادر افواج نے دشمن کے بزدلانہ حملوں کا بھرپور جواب دیا اور دنیا میں اپنی پیشہ ورانہ تربیت اور ملکی خودمختاری کی دھاک بٹھا دی تو وزیراعظم نے قوم سے خطاب کیا اور قوم کو تاریخی فتح مبین پر مبارکباد دی۔ وزیراعظم نے پاک فضائیہ کے شاہینوں کو عسکری تاریخ میں رافیل طیارے گرا کر سنہری باب رقم کرنے پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے بری اور بحری فوج کی جرات مندانہ دفاع کی بھی بے حد تحسین کی۔ وزیراعظم نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ پاکستان خطے میں پائیدار امن کا خواہاں ہے اب یہ بات دنیا بھر میں واضح ہو گئی کہ پاکستان اپنی خودمختاری پر کسی بھی قسم کی انچ نہیں آنے دے گا۔ جنگ کے بعد بھی وزیراعظم کی سفارتی سرگرمیاں جاری رہیں اور وزیر اطلاعات و نشریات ان کی ٹیم کے فعال رکن کی حیثیت سے ان کے ہمراہ رہے۔ وزیراعظم پاکستان نے کامرہ ایئربیس کا دورہ کیا اور پاک فضائیہ کے شاہینوں کو دشمن کا غرور چند گھنٹوں میں خاک میں ملانے پر خراج تحسین پیش کیا۔ وزیراعظم نے بری اور بحری فوج کے بہادر سپوتوں سے بھی جا کر ملاقات کی اور پوری قوم کی طرف سے ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو سلام پیش کیا۔ ۱۶ مئی کو سرکاری سطح پر یوم تشکر کی تقریب منعقد ہوئی اور وزیراعظم نے برملا کہا کہ پاکستان نے دشمن کے منہ پر ایسا تھپڑ رسید کیا ہے کہ جو وہ کبھی نہیں بھول سکے گا۔ تاریخ شاہد ہے کہ پاکستان کے بہادر سپوتوں نے نہ صرف ملکی دفاع کیا بلکہ عالمی جنگی تاریخ میں بھی ایسے نقوش چھوڑے ہیں جو دیر تک دنیا بھر کو پاکستان کی فضائیہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے اعتراف پر مجبور کرتے رہیں گے۔ وزارت اطلاعات ونشریات نے وزیر اطلاعات عطا تارڑ کی سربراہی میں ہمہ وقت وزیراعظم کی سفارتی سطح پر انتہائی فعال سرگرمیوں کو سرکاری بیانیہ میں تبدیل کیا اور وزیراعظم کی تقاریر، ملاقاتوں اور بین الاقوامی رابطوں کو عوام الناس اور دنیا بھر میں موثر طور پر اجاگر کیا۔

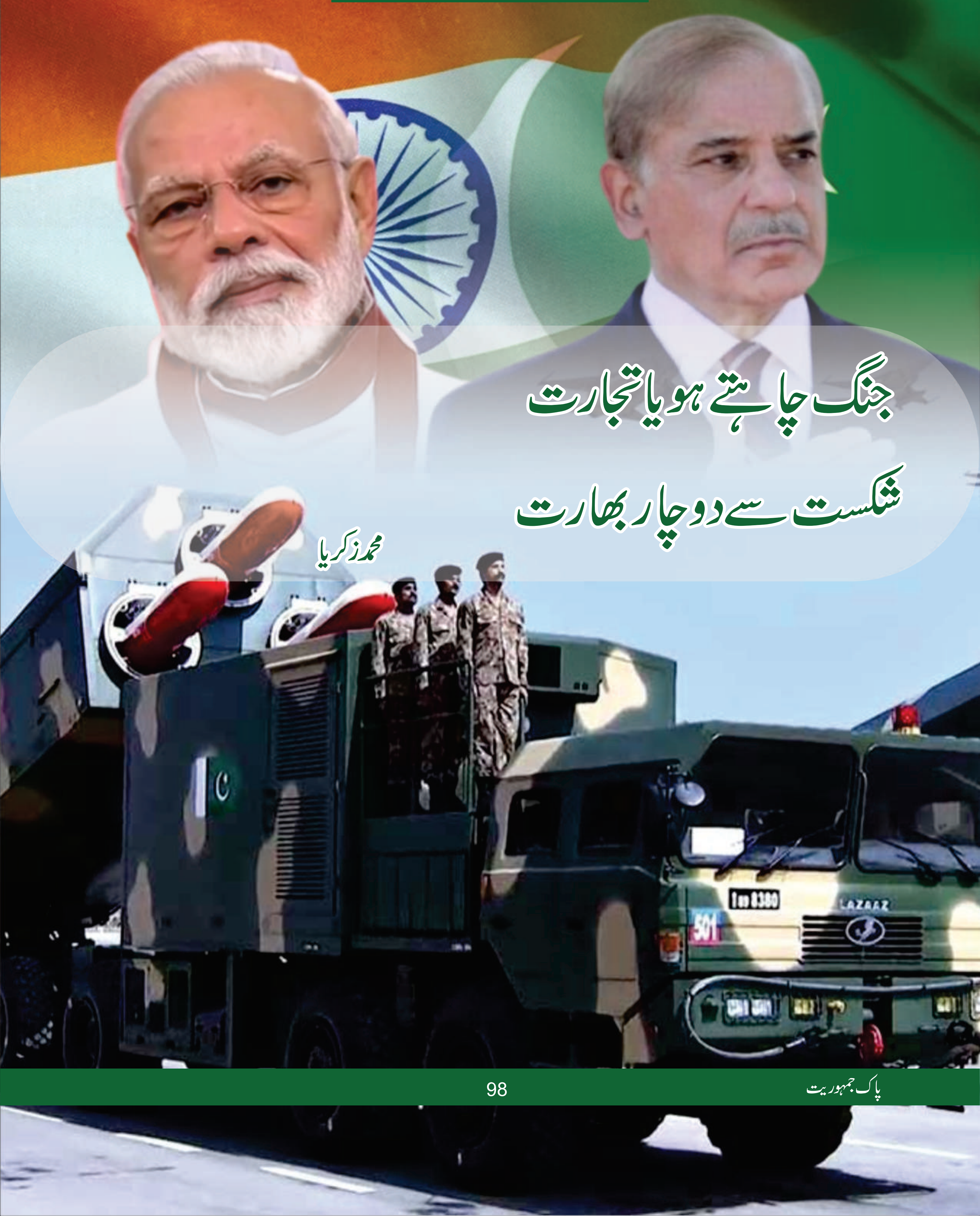

جنگ چاہتے ہو یا تجارت
شکست سے دوچار بھارت

محمد زکریا

اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ پاکستان کی جانب سے آپریشن بنیان مرصوص کی شاندار کامیابی اور بھارتی ہزیمت ناک شکست کے بعد بالعموم سارا بھارت اور بالخصوص مودی سرکار انتہائی گھبراہٹ کا شکار ہے۔فیک نیوز رپورٹنگ بھارتی میڈیا کیلئے ایک دھبہ بن چکا ہے،مگر خیر یہ بھارتی میڈیا کیلئے ایک معمول کی بات ہے جو روزانہ کی بنیاد پر پاکستان اور اسلام دشمنی میں جرنلزم کے اصولوں کو ترک کر کے خالص جھوٹ بیچنا حب الوطنی قرار دیتے ہیں مگر افسوسناک بات یہ ہے کہ مودی سرکار جو آئے روز پاکستان کیخلاف مذموم عزائم دہراتی تھی،انہیں میدان عمل میں شدید سبکی کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ چاہے میدان جنگ ہو، سفارتی و خارجی محاذ ہو یا اخلاقی اقدار، بھارتی سرکار کی کارکردگی انتہائی مایوس کن بلکہ شرمناک رہی ہے۔مودی جی اور ان کے ہمنوا اپنی خفت مٹانے اور سیاسی میدان میں تھوڑے سے فائدے کیلئے پوری دنیا کو جھوٹا کہہ رہے ہیں، حقائق کی بجائے گیدڑ بھبکیوں سے چورن بیچا جا رہا ہے۔ایسا وزیراعظم جو ووٹ کی بھوک مٹانے کیلئے پورے ملک اور خطہ کا امن خراب کر دے، ایسے لوگوں کو حب الوطنی کا نام لیتے بھی شرم آنی چاہئے۔

جنگ بندی پر روزانہ کی بنیاد پر بھارت کی طرف سے ایک نیا پروپیگنڈا پھیلایا جاتا ہے۔امریکی صدر کا ثالثی کردار ہو، جنگی طیاروں کی تباہی ہو، دفاعی نظام ہو یا پہلگام واقعہ،مودی سرکار اور گودی میڈیا کا نعرہ ہے کہ اتنا جھوٹ بولیں کہ جھوٹ بھی سچ محسوس ہونے لگے۔مثلاً یہ کہا گیا کہ پاک بھارت جنگ بندی میں امریکہ کا کوئی کردار نہیں، ٹرمپ نے ہماری اجازت نہیں لی، خود ہی مرکزِ توجہ بننا چاہا، مسئلہ کشمیر اندرونی معاملہ ہے اقوام عالم کا اس سے کوئی لین دین نہیں، پاکستان سے بات ہوگی تو صرف پاکستانی کشمیر پر، پاک چین دفاعی تعاون بے اثر رہا وغیرہ

وغیرہ، کیا یہ سب سچ ہے، پہلے بھارتی میڈیا نے بھارتی قوم کو گمراہ کن پروپیگنڈے کا شکار بنایا جبکہ اب مودی حکومت بھارت کے عوام کو بے وقوف بنا رہی ہے۔

صدر ٹرمپ نے بار بار جنگ بندی کا کریڈٹ لیا ہے حتیٰ کہ مقبوضہ کشمیر پر ثالثی کی بھی پیشکش کی ہے، اگر یہ سب جھوٹ ہے تو امریکی صدر کے ان الفاظ کو چیلنج کیوں نہیں کیا جاتا؟ کتنے رافیل طیارے تباہ ہوئے اور کیوں ہوئے؟ رافیل ڈیل کتنی شفاف اور کرپشن سے پاک تھی؟ ان سوالوں پر مودی کے وزراء کو ملکی مفاد کی گردان یاد آ جاتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حقیقی جنگی نقصان چھپا کر سیاسی فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ امریکی ثالثی کی تردید دراصل اندرونی دباؤ کا نتیجہ ہے۔ وہ صدر ٹرمپ جنہیں مودی "مائی فرینڈ، فرینڈ آف انڈیا" کہا کرتا تھا، انہوں نے بھارت کے ہر جھوٹ سچ کی تائید کی بجائے پاک بھارت کشیدگی میں غیر جانبدار رہنے کا عزم کئی بار دہرایا۔ نہرو کے غیر جانبدار بھارت نے صرف امریکی آقاؤں کو خوش کرنے کیلئے چین، روس اور پاکستان کے خلاف ہر ممکن اقدامات اٹھائے، اس سب باوجود صدر ٹرمپ پاکستانیوں کو شاندار قرار دے رہے ہیں، یہی وہ خفت ہے جس کا سامنا مودی جی نہیں کر پا رہے۔ بھارتی عوام سوال پوچھ رہے ہیں کہ ٹرمپ کی ایک کال پر پہلگام واقع پس پشت ڈال دیا گیا، کیسے ان بیواؤں کی مانگ میں سندور بھر دیا گیا، ٹرمپ کیسے ایک آزاد بھارت کو اپنے فیصلوں کا غلام بنا سکتا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کا جواب مودی کے پاس بالکل بھی نہیں ہے۔

اس حقیقت میں کوئی شک نہیں ہے کہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ بندی میں کلیدی کردار کو چھپانے سے متعلق مودی سرکار کی کوششیں کسی صورت کامیاب نہیں ہو پا رہیں۔ پاک بھارت جنگ بندی کے حوالے سے امریکی کردار واضح ہے۔ صدر ٹرمپ امن کے داعی ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان کشیدگی میں کمی لانے کے حوالے سے امریکی قیادت کا کردار قابلِ تحسین ہے۔ صدر ٹرمپ کی جانب سے بذاتِ خود جنگ بندی کا اعلان اس حوالے سے امریکی کردار کو واضح کرتا ہے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل میں پیش رفت کے حوالے سے امریکی صدر کی کوششوں کی قدر کرتا ہے۔

بھارتی وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے تسلیم کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کم کرانے میں امریکا نے کردار ادا کیا۔ امریکا نے پاکستان اور بھارت دونوں ممالک سے رابطے کیے، جبکہ دیگر ممالک نے بھی حالات بہتر بنانے کے لیے کوششیں کیں۔ جنگ بندی کا اصل فیصلہ پاکستان اور بھارت کے درمیان براہ راست ہوا۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے بھارتی سیکرٹری خارجہ وکرم مسری نے امریکی کردار کو مکمل طور پر مسترد کر دیا تھا اور کہا تھا کہ ٹرمپ نے جنگ بندی کا اعلان کر کے توجہ کا مرکز بننے کی کوشش کی۔ اس کے برعکس، ڈونلڈ ٹرمپ نے ۱۰ مئی کو اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹروتھ سوشل' پر دعویٰ کیا تھا کہ پاک بھارت جنگ بندی انہی کی کوششوں سے ممکن ہوئی۔ صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ جب مجھے امریکی انٹیلی جینس ذرائع سے معلوم ہوا کہ معاملہ کسی بھی وقت روایتی سے ایٹمی جنگ میں بدل سکتا ہے تو پھر میں نے نئی دلی کو نائب

صدر جے ڈی وینس اور اسلام آباد کو مارکو روبیو کے ذریعے سیدھا پیغام دیا کہ جنگ نہیں روکو گے تو ہم سے تجارت بھول جاؤ (امریکہ دونوں ملکوں کا سب سے بڑا تجارتی پارٹنر ہے)۔ یوں میں نے تجارتی انتباہ کے ذریعے ایٹمی تصادم رکوا دیا۔ دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی کے دوران نو مئی کو دیے انٹرویو میں ان کا کہنا تھا کہ امریکہ انڈیا اور پاکستان کے جاری تنازع میں مداخلت نہیں کرے گا کیونکہ ’بنیادی طور پر ہمارا اس سے کچھ لینا دینا نہیں۔ ہم انڈیا اور پاکستان کو یہ نہیں کہہ سکتے کہ اپنے ہتھیار ڈال دیں۔

پہلے ۱۲ مئی کو وائٹ ہاؤس میں گفتگو کرتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ’سنیچر کو میری حکومت نے انڈیا اور پاکستان کے درمیان فوری اور مکمل سیز فائر کے لیے ثالثی کی۔ میرا خیال ہے کہ یہ ایک مستقل سیز فائر ہے۔ اس سے دو ایٹمی طاقتوں کے بیچ ایک خطرناک لڑائی کا خاتمہ ہوا۔‘ ٹرمپ نے کہا کہ انھوں نے تجارت اور ٹیرف کے ذریعے اس تنازع میں کلیدی کردار ادا کیا۔ اور پھر ۱۴ مئی کو سعودی عرب کے دورے پر بھی انھوں نے ایک بار پھر انڈیا اور پاکستان کے درمیان جنگ بندی کروانے پر بات کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ’پاکستان اور انڈیا کے تعلقات میں بہتری آ رہی ہے، ممکن ہے امریکہ ان ممالک کے لیڈروں کو ایک جگہ جمع کرلے۔ صدر ٹرمپ نے دونوں ملکوں کی قیادت سے کہا کہ آئیں ڈیل کریں، کچھ تجارت کی جائے۔ نیوکلیئر میزائل نہ چلائیں، ان چیزوں کی تجارت کریں جو آپ بہت عمدہ بناتے ہیں۔ جبکہ برطانوی خبر رساں ادارے روئٹر کے مطابق ۱۵ مئی کو بھی دوحہ میں ٹرمپ نے امریکی فوجیوں سے ایک عسکری اڈے پر بات کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور انڈیا کے درمیان لڑائی ختم ہوگئی ہے، دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ جنگ کے بجائے تجارت پر توجہ دیں جس پر دونوں ممالک خوش ہیں۔

بھارت کا یہ دعویٰ ہے کہ پاکستان کے ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز (ڈی جی ایم او) نے دس مئی کو جنگ بندی کے لیے رابطہ کیا، ہمارے جنگی مقاصد چونکہ پچھلے ۷۲ گھنٹوں میں ایک سو دہشت گردوں' کو مار کے پورے ہو چکے تھے چنانچہ ہم نے معاملہ مزید آگے بڑھنے سے روکنے کے لیے پاکستان کی درخواست مان لی۔ یہ معاملہ اتنا سادہ ہے نہیں جتنا سادہ بھارت بنا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب پاکستان نے دس مئی کو فجر کے وقت انڈیا کے مسلسل حملوں کا پہلی بار بھرپور میزائلی وڈرونی حملوں سے جواب دیا تو 'دشمن' کے چھکے چھوٹ گئے اور دشمن نے صدر ٹرمپ سے جنگ رکوانے کی درخواست کی، پاکستان نے صدر ٹرمپ کے سیکریٹری خارجہ کی بات رکھتے ہوئے مزید کارروائی روک دی۔

اگر تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ پاک بھارت کے درمیان جو بھی جنگیں ہوئیں یا جب جب دونوں ممالک نے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آستینیں چڑھائیں، امریکہ نے ہی جنگ بندی میں کلیدی کردار نبھایا۔ مثلاً ۱۹۶۵ کی جنگ رکوانے میں سوویت یونین اور امریکہ نے بنیادی کردار ادا کیا۔ ۷۱ کی جنگ میں مشرقی پاکستان میں انڈین کامیابی کے بعد صدر نکسن کے کہنے پر قومی سلامتی کے مشیر ہنری کسنجر نے انڈیا کو مغربی پاکستان کے محاذ پر جنگ بندی پر مجبور کیا۔ ۱۹۹۹ کے کارگل تصادم میں وزیرِ اعظم نواز شریف نے صدر کلنٹن سے ملاقات کر کے انھیں بیچ میں پڑنے پر آمادہ کیا اور پھر امریکہ نے واجپائی جی کو راضی کیا۔ دسمبر ۲۰۰۱ میں لوک سبھا کی عمارت پر دہشت گرد حملے کے بعد جب انڈیا نے پاکستان کی سرحد پر پانچ لاکھ اور پاکستان نے تین لاکھ فوج جمع کر دی تو ۱۰ ماہ بعد امریکہ نے ہی دونوں ممالک کو فوجیں پیچھے ہٹانے پر رضامند کیا۔ فروری ۲۰۱۹ میں بالاکوٹ حملے کے بعد کشیدگی کو محدود رکھنے میں بھی اس وقت کے امریکی سیکریٹری خارجہ مائیک پومپیو کا کردار ابھی کل کی ہی بات ہے۔

پاکستان اور بھارت کی سفارتی سطح پر کامیابیوں کا ذکر کیا جائے تو پاکستان سفارتی سطح پر بھارت سے کہیں آگے نظر آتا ہے۔ "پرامن بقائے باہمی" پاکستان کی خارجہ پالیسی واضح اور دوٹوک ہے۔ چین نے کھل کر کہا کہ وہ پاکستان کی خودمختاری کے تحفظ کے لیے پرعزم ہے۔ ترکی نے بھی پاکستان کا ساتھ دیا۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ چین نے پاکستان کی خودمختاری کے بارے میں جو کچھ کہا، ایسا کسی اور ملک نے انڈیا کے لیے نہیں کہا۔ اسرائیل نے کہا کہ بھارت کو اپنے دفاع کا حق حاصل ہے۔ لیکن اسرائیل کے مقابلے میں چین بہت بڑا ملک ہے اور دنیا کی دوسری بڑی معیشت بھی۔ انڈیا کی خارجہ پالیسی پر اس وقت مزید سوالات اٹھنے لگے جب تیسرے ملک امریکہ کی طرف سے جنگ بندی کا اعلان کیا گیا اور وہ بھی مکمل طور پر ایک حکم نامے کی طرح۔ اس کا مطلب ہے کہ امریکہ کو جنگ بندی کا پہلے سے علم تھا اور یہ امریکہ ہی تھا جس نے انڈیا کے عوام کو اس کے متعلق آگاہ کیا، نہ کہ ان کی اپنی حکومت نے۔

ٹرمپ نے بھارت اور پاکستان کو برابری پر کھڑا کر دیا ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر پر کسی کی ثالثی قبول نہیں کرتا لیکن امریکہ نے واضح طور پر کہا کہ اس نے جنگ بندی کی ہے اور مسئلہ کشمیر کے حل میں ثالثی کی آفر بھی دہرائی ہے جس کو پاکستان نے قبول بھی کیا ہے۔ بھارت خود ساختہ

گھمنڈ میں مبتلا ہے کہ ہمارا پاکستان کے ساتھ موازنہ کسی بھی صورت نہیں بنتا، ہماری معیشت، ہماری آبادی، وسائل سب پاکستان سے کئی گنا زیادہ ہیں مگر ساری دنیا نے بھارت کا موازنہ پاکستان ساتھ کیا بلکہ پاکستانی مئوقف کی کھیل کر حمایت کا اعادہ بھی کیا۔ سعودی عرب کے وزیر مملکت برائے خارجہ امور پہلے بھارت آئے اور پھر پاکستان گئے۔ ایران کے وزیر خارجہ بھی پہلے پاکستان گئے اور پھر بھارت پہنچے۔ اسی طرح امریکہ نے بھی بھارت اور پاکستان کے ساتھ ایک جیسا سلوک کیا۔ ماہرین کا ماننا ہے کہ بھارت خود کو پاکستان سے 'ڈی ہائفنیٹ' یا علیحدہ کرنے کی کوشش میں زیادہ کامیاب نہیں ہوسکا ہے۔ انڈیا کے معروف انگریزی اخبار 'دی ہندو' کی سفارتی امور کی ایڈیٹر سوہاسینی حیدر نے سابق مرکزی وزیر کپل سبل کے ایک شو میں کہا کہ 'تمام عالمی رہنما جنھوں نے انڈیا اور پاکستان سے بات کی، ان کی پوری توجہ کشیدگی کو کم کرنے پر تھی نہ کہ دہشت گردی پر۔

امریکہ کی انڈیا کے ساتھ تجارت کا حجم ۱۴۰ارب ڈالر ہے جبکہ پاکستان کے ساتھ صرف ۱۰ارب ڈالر ہے۔ لیکن ٹرمپ نے دونوں کو ایک ہی پیمانے پر رکھا ہے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر لانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ انڈیا اسے ہر قیمت پر روکنا چاہتا ہے۔ بہت سے تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ اس بار پاکستان مسئلہ کشمیر کو بین الاقوامی سطح پر لانے میں کامیاب ہوا ہے۔ پاکستان مسئلہ کشمیر پر تیسرے فریق کی ثالثی یا اقوام متحدہ کی مداخلت کی وکالت کرتا رہا ہے۔ مسئلہ کشمیر کو عالمی سطح پر زیر بحث لانا پاکستان کے مفاد میں ہے۔ بھارت ور امریکہ اتحادی ہیں لیکن یہ تعاون ایشو بیسڈ یعنی ضرورت کے تحت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعاون نظریاتی نہیں ہے۔ بھارت کی جانب سے یہ تاثر عام تھا کہ اگر امریکہ ہمیں تھپکی دے تو ایشیا میں چین کو ناکوں چنے چبوائے جاسکتے ہیں۔ امریکہ انڈیا سے ہمدردی رکھتا ہے مگر حالیہ آپریشن بنیان مرصوص کے نتائج خود امریکہ کیلئے بھی حیران کن ہیں۔ جہاں طاقت کا توازن قائم ہوا ہے وہیں دنیا کو ایک واضح پیغام ملا ہے کہ پاکستانی قوم اپنا دفاع کرنا جانتی ہے۔

روسی وزیر خارجہ سرگئی لاوروف نے دسمبر ۲۰۲۰ میں کہا تھا کہ 'مغرب ایک قطبی دنیا کو بحال کرنا چاہتا ہے، لیکن روس اور چین کا ایسا ہونے دینے کا امکان بہت کم ہے۔ تاہم، انڈیا اب بھی انڈو پیسیفک یعنی ہند۔ بحرالکاہل کے علاقے میں مغربی ممالک کی چین مخالف پالیسی کا پیادہ بنا ہوا ہے، جیسا کہ نام نہاد کواڈ۔

سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ شنگھائی تعاون تنظیم کا رکن ملک چین کھل کر دوسرے رکن ملک پاکستان کی حمایت میں کھڑا ہوا جب کہ انڈیا کو روس کی طرف سے چین جیسی حمایت نہیں ملی۔ روسی ماہر سیاسیات الیگزینڈر ڈوگن نے کواڈ کو نشانہ بناتے ہوئے ایکس پر ایک پوسٹ میں لکھا کہ 'کواڈ نے حقیقی بحران میں انڈیا کی مدد نہیں کی۔ امریکہ نے صرف انڈیا کو تنازع روکنے کا مشورہ دیا۔ کیا یہ اتحادی کا کردار ہے؟، روس کی جانب سے حالیہ کشیدگی پر مئوقف انتہائی زیرک اور متوازن رہا ہے کیونکہ انڈیا اور چین حریف ہیں۔ انڈیا اور روس سٹریٹجک پارٹنر ہیں اور روس

چین کا تقریباً اتحادی ہے۔ ترکیہ کے ساتھ پاکستان کی دوستی پھل پھول رہی ہے۔ ترکیہ نیٹو کا رکن ہے اور اس طرح امریکہ کا سکیورٹی پارٹنر ہے، امریکہ کی انڈیا کے ساتھ سٹریٹجک، اقتصادی اور دفاعی شراکت داری بھی ہے مگر ترکیہ نے واضح طور پر پاکستان کی حمایت کی ہے۔

امریکہ میں اس بات کو بھرپور تائید حاصل ہے کہ چین کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بھارت پاکستان کے ساتھ کسی تنازع کا شکار نہ ہو۔ بھارت کو اپنی توجہ صرف چین پر مرکوز رکھنی چاہیئے تا کہ امریکہ اور بھارت کے باہمی مقاصد کا حصول ممکن ہو سکے۔ مگر بھارت چونکہ اپنے آپ کو جنوبی ایشیا کا تھانیدار سمجھتا تھا تو پاکستان کے ساتھ کشیدگی ضروری سمجھتا ہے تا کہ دیگر جنوبی ایشیائی ممالک کو زیر اثر رکھا جائے سکے، مگر اس دفعہ بھارت کو زبردست سرپرائز ملا ہے اور اقوام عالم میں منہ چھپانے کی جگہ نہیں مل رہی، بھارت کی جگ ہنسائی ہوئی، غلط اندازوں نے بھارت کی رہی سہی عزت بھی خاک میں ملا دی ہے۔

امریکن صدر ٹرمپ اس زعم میں ضرور مبتلا ہیں کہ وہ ڈیل میکر ہیں جس میں کوئی شک نہیں، مگر جنوبی ایشیا میں دیرپا قیام امن کیلئے مسئلہ کشمیر کا سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق حل ناگزیز ہو چکا ہے۔ اقوام عالم خصوصی طور پر ویٹو پاورز کو جنوبی ایشیا کی دو جوہری طاقتوں کے تصادم کی مستقل بنیاد پر روک تھام کیلئے تمام تصفیہ طلب مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے، کشمیری عوام کا دل پاکستانیوں کے ساتھ دھڑکتا ہے، زیادہ تر آبادی کا تعلق مسلم کمیونٹی سے ہے، وہ لا الہ الا اللہ پر یقین رکھتے ہیں اور یہ نظریہ ہی نظریہ پاکستان ہے۔ اگر پاکستان کا وجود لا الہ الا اللہ کی بنیاد پر قائم ہو سکتا ہے تو کشمیر اسی بنیاد پر پاکستان کا حصہ کیوں نہیں بن سکتا۔ پاکستان اور کشمیر کے عوام مسئلہ کشمیر پر صدر ٹرمپ

کی ثالثی کی پیشکش کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور امید واثق ہے کہ صدر ٹرمپ دہائیوں پرانے مسئلے کے حل کیلئے نیک نیتی سے میدان عمل میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے، وہ امن کے داعی بن کر سامنے آئے ہیں، اب یہ ان کا فرض بنتا ہے کہ کشمیریوں کو ان کی اُمنگوں کے مطابق استصواب رائے حق ضرور دیا جائے۔ پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادوں اور کشمیری عوام کی امنگوں کے مطابق مسئلے کا پائیدار اور مستقل حل کا خواہاں ہے، سندھ طاس معاہدے کے حوالے سے بھارت کا رویہ لاقانونیت کے ایک تسلسل کا مظہر ہے۔ بھارتی قیادت کا داخلی ضرورتوں کے لیے پاکستان کارڈ کھیلنا اور قومیت کو ہوا دینا انتہائی خطرناک روش ہے۔ نفرت کا بیانیہ انتخابی خساروں کی پردہ پوشی کے لیے پروان چڑھایا جارہا ہے۔

بھارت خطے میں امن کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ پانی روک کر امن کی خواہش احمقوں کی جنت میں رہنے کے مترادف ہے۔ پاکستان میں دہشتگردی اور خوارجیت کی کھل کر حمایت بھارت کا وطیرہ بن چکا ہے۔ بلوچستان میں معصوم بچوں کے خون سے ہاتھ رنگنے والے دہشت گرد اور ان کے نظریاتی اور مالیاتی سرپرست انسانیت کی بدترین مثال ہیں۔ بھارت کی ریاستی دہشت گردی، پانی کو بطور ہتھیار استعمال کرنے کی کوششیں اور پاکستان کے خلاف مسلسل جارحیت ناقابل برداشت اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ دنیا کے دیگر ممالک کو بھی بھارتی ہٹ دھرمی کے سامنے آہنی دیوار بن کر سامنے آنا ہوگا کیونکہ اگر ایٹمی جنگ ہوئی تو دونوں اطراف کے معصوم عوام کے علاوہ دیگر ممالک بھی اس کے مہلک اثرات سے محفوظ نہیں رہ سکیں گے۔

عوام و افواجِ پاکستان ایک پیج پر

شکیل ملک

بھارت کے جنگی جنون اور غرور کو ۲۴ کروڑ عوام نے پاک فوج اور حکومت کے ساتھ ملکر خاک میں ملایا ہے لیکن اس معرکہ حق میں وزیر اعظم پاکستان جناب محمد شہباز شریف اور سپہ سالار جنرل حافظ عاصم منیر کرشماتی قیادت کی طور پر دنیا کے افق پر نمایاں ہوئے ہیں۔ پاکستان نے ایک مختصر جنگ میں اپنے سے کئی گنا بڑے دشمن کو چند منٹوں میں نا صرف گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا بلکہ دنیا کو بھی اپنی صلاحیتوں کا معترف بنایا ہے۔ امریکہ برطانیہ یورپ سمیت پورا عالم اسلام پاکستان کی دفاع کو ناقابل تسخیر تسلیم کر رہا ہے۔ جس کا سہرہ مسلم لیگ (ن) کے صدر سابق وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف کو بھی جاتا ہے جنہوں نے ۱۹۹۸ء میں بھارت کے ایٹمی دھاکوں کے جواب میں اربوں ڈالر کی امریکی صدر بل کلنٹن کی آفرز کو مسترد کرتے ہوئے چار کے مقابلے میں پانچ ایٹمی دھماکے کر کے پاکستان کو عالم اسلام کی پہلی ایٹمی بنانے کا اعلان کیا۔ ایٹمی دھماکوں سے لیکر ۱۰ مئی ۲۰۲۵ء کے منہ توڑ جواب تک پاکستان نے ہمیشہ ایک ذمہ دار ریاست کے طور خطے میں طاقت کے توازن کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی دفاعی صلاحیت کو مستحکم کیا ہے پاکستان نے کبھی جارحیت نہیں کی لیکن ہمیشہ جارحیت کا منہ توڑ جواب دیا ہے۔

پہلگام فالس فلیگ آپریشن یا دہشت گردی؟

۲۲ اپریل کو مقبوضہ کشمیر کے ہائی سیکورٹی زون میں واقع سیاحتی مقام پہلگام پر ایک دہشت گردی کا واقعہ پیش آیا۔ جس وقت یہ سب واقعہ رونما ہوا بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی سعودی کے سرکاری دورے پر تھے۔ واقعہ کے بعد انہوں نے اپنا دورہ مختصر کیا اور واپس بھارت چلے آئے۔ لیکن واپسی سے پہلے ہی واقعہ کا ملبہ پاکستان پر ڈال دیا گیا تھا۔ صرف آدھے گھنٹے میں واقعہ کی ایف آئی آر درج کر کے الزام مبینہ طور پر پاکستان پر عائد کیا گیا۔ حالانکہ اس وقت تک تحقیقات کا آغاز تک بھی نہیں ہوا تھا۔ بھارت نے جس طرح جلد بازی میں یہ سب کچھ کیا وہ ثابت

کرتا ہے کہ یہ سوچا سمجھا منصوبہ تھا۔ پلان کے مطابق ایسے وقت میں یہ فالس فلیگ آپریشن مکمل کیا گیا جب وزیر اعظم مودی سعودیہ کے دورے پر تھے تاکہ فوری پر سعودی عرب کی حمایت اور ہمدردی مل سکے۔ لیکن مودی سرکار کو سب سے پہلی ہزیمت کا سامنا سعودیہ سے کرنا پڑا جنہوں نے بھارتی موقف تسلیم کرنے سے صاف انکار کردیا۔ پھر مودی سرکار نے پاکستان کے ساتھ سفارتی تعلقات کو محدود کرنے کے ساتھ ویزا منسوخ کرنے، بارڈر بند اور تجارت ختم کرنے سمیت سندھ طاس معاہدے کو یکطرفہ طور پر معطل کرنے کا اعلان کردیا۔ پاکستان نے بھی اس پر جوابی کارروائی کی۔ یو این او، امریکہ، یورپ، ترکیہ، روس اور خلیجی ریاستوں سمیت دنیا بھر نے پاکستان کے موقف کو پذیرائی بخشی اور بھارت پر زور ڈالا کہ اگر پہلگام کے واقعہ پر ٹھوس شواہد ہیں تو غیر جانبدار فریق سے تحقیقات کرائی جائیں۔ چونکہ بھارت کے پاس شواہد نہیں تھے اور یہ ایک منصوبے کے تحت سب کیا گیا تھا تو بھارت نے ۶ اور ۷ مئی کی درمیانی شب پاکستان میں ۶ سویلین مقامات کو رات کی تاریکی میں میزائلوں سے نشانہ بنایا پاکستان نے اپنا بھرپور دفاع کرتے ہوئے ۳ رافیل طیاروں سمیت پانچ جنگی جہاز گرادیئے لائن آف کنٹرول اور ورکنگ باؤنڈری لائن کے ایریا میں دشمن بلا اشتعال فائرنگ کا منہ توڑ جواب دیتے ہوئے ایسی کاری ضرب لگائی کے بھارتی فوج نے سفید جھنڈے لہرا کر شکست تسلیم کرلی۔

وزیر اعظم پاکستان جناب محمد شہباز شریف کی قیادت میں پاکستان سفارتی محاذ سے لیکر جنگی میدان تک ہر محاذ پر دشمن کو شکست فاش سے دوچار کیا۔ اور بھارت کے فالس فلیگ آپریشن کو عالمی برادری کے سامنے بے نقاب کیا ہے۔

پاکستان کا منہ توڑ جواب۔۔!!

بھارت کے جنگی جنون کو پاکستان کی حکومت، فوج اور عوام نے مثالی اتحاد و یگانگت سے دفن کردیا ہے، سب سے سفارتی محاذ پر مودی سرکار کو ہزیمت اٹھانی پڑی بعد ازاں سوشل میڈیا محاذ پر بھی پاکستان کے سوشل میڈیا ایکٹیویسٹ، صحافیوں اور سوشل میڈیا انفلونسرز نے بھارتی پراپیگنڈے کا بھرپور جواب دیا۔ بیانیئے کے محاذ پر وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا اللہ تارڑ اور ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل محمد شریف چوہدری نے دشمن کے ہر جھوٹے پراپیگنڈے کو سچائی کے پرچار سے نیست و نابود کیا۔ وفاقی وزیر اطلاعات ونشریات عطا اللہ تارڑ نے مسلسل چار دن اور چار راتیں اپنی ٹیم کے ساتھ کنٹرول روم میں گزاریں اور دشمن کے ہر پراپیگنڈے کا بروقت موثر جواب دیا۔ اسی طرح ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل محمد شریف چوہدری نے محاذ جنگ کی لمحہ بہ لمحہ صورتحال سے قوم اور دنیا کو باخبر رکھا۔ اس دوران بھارت کی جانب سے بارہا جوابی حملے کرنے کا جھوٹا پراپیگنڈہ کیا گیا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر لیفٹیننٹ جنرل محمد شریف چوہدری نے اسے مسترد کرتے ہوئے واضح کیا کہ پاکستان اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق بھارتی جارحیت کا جواب دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے جو مناسب وقت پر دیا جائے گا۔ وقت اور جگہ کا تعین ہم خود کریں گے اور بھارت کی غلط فہمی کو بھی ٹھیک کردیا جائے گا۔ لیفٹیننٹ جنرل محمد شریف چوہدری نے کہا کہ جب پاکستان جواب دے گا تو وہ

نظر بھی آئے گا ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ پوری دنیا خود دیکھے گی اور پھر ۱۰ مئی کی صبح فجر کے وقت دنیا نے دیکھا کہ پاکستان نے ایسا جواب دیا کہ وہ سنبھل نہیں پایا۔ پوری دنیا نے پاکستانی میزائلز کی بارش کو اپنی ٹی وی اسکرینوں پر دیکھا ہماری فوج اور عوام کو ملکر دشمن سے لڑتے ہوئے دیکھا۔ پاک فضائیہ کے شاہینوں نے بھارت کے اندر گھس کر کشمیر سے گجرات تک اپنی طاقت اور صلاحیت کا لوہا منوایا۔ رافیل طیاروں کا غرور خاک میں ملانے کے بعد پاکستان نے بھارت کے تکبر S-400 ایئر ڈیفنس سسٹم، براہموس سٹوریج سنٹر اور بریگیڈ ہیڈ کوارٹر سمیت ائیر بیسز اور فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا۔ پاکستان نے بھارت کے دفاعی لائن کو مکمل ختم کر دیا۔ پاکستان کے منہ توڑ جواب کے بعد بھارتی فوج

کی ترجمان کرنل صوفیہ قریشی نے پریس بریفنگ دیتے ہوئے جنگ بندی کی خواہش کا اظہار کیا۔ بھارتی حکام کی طرف سے امریکی نائب صدر جے ڈی وینس سے رابطہ کیا گیا۔ سعودی عرب، ترکیہ اور دیگر ممالک سے رابطے ہوئے اور درخواست کر کے پاکستان کے ساتھ سیز فائر کیا گیا۔ یہ سیز فائر پاکستان کی فتح کا اعلان بھی تھا پوری دنیا بھارت کی عبرتناک شکست اور پاکستان کی فتح پر جشن منائے گی۔ خطے کے ممالک نے بھی بھارت کا غرور خاک میں ملنے پر خوشی کا اظہار کیا جو بھارت کی ناکام خارجہ پالیسی کے ساتھ اس کے ایک بدمعاش ریاست ہونے کا بھی ثبوت ہے۔ سیاسی وفوجی قیادت نے مشترکہ حکمت عملی اپناتے ہوئے بھارت کے آپریشن سندور کو تندور میں بدل دیا، پاکستانی ردِعمل تینوں مسلح افواج کی مربوط حکمتِ عملی، بروقت انٹیلی جنس، اور جدید جنگی اصولوں کا شاہکار تھا۔ نیٹ ورک سینٹرل وارفیئر، ملٹی ڈومین آپریشنز، اور ریئل ٹائم انٹیگریشن کا ایسا مظاہرہ کیا گیا جو صرف طاقت نہیں بلکہ فہم و تدبر کی بھی علامت تھا۔

قومی قیادت اور افواج پاکستان کا مثالی اشتراک:

۲۲ اپریل پہلگام واقعہ سے لیکر ''آپریشن سندور'' کی ناکامی اور ''آپریشن بنیان مرصوص'' کی فتح مبین تک قومی سیاسی قیادت اور افواج پاکستان کی باہمی حکمت عملی اور اشتراک مثالی تھا۔ وزیر اعظم جناب محمد شہباز شریف نے پہلگام واقعہ کے بعد فوری طور پر قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس بلایا اور تمام اتحادی جماعتوں کی قیادت کو بھی مسلسل آن بورڈ رکھا۔ چیئرمین جوائنٹ چیف آف سٹاف کمیٹی جنرل ساحر شمشاد اور آرمی چیف جنرل سید عاصم منیر شاہ سمیت تینوں مسلح افواج کے سربراہان نے کوارڈینیشن کے ساتھ جوابی حکمت عملی اپنائی اور اس مثالی اتحاد و یگانگت کے ساتھ مسلح افواج، حکومت اور قوم نے ملکر دشمن کے دانت کھٹے کئے۔ ''آپریشن بنیان مرصوص'' کے دوران پوری قوم سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئی۔ جس کا کریڈٹ وزیر اعظم جناب محمد شہباز شریف کی قیادت کو جاتا ہے جنہوں نے مشکل وقت میں قوم کا مورال گرنے نہیں دیا اور ایک عظیم قائد کی طرح قوم کی رہنمائی کی۔ جبکہ آرمی چیف جنرل عاصم منیر شاہ نے بھی دشمن کی سازشوں کو ناکام بنایا۔ فوج نے پیشہ وارانہ انداز میں اپنا بھرپور فریضہ ادا کرتے ہوئے بھارتی عزائم کو خاک میں ملایا۔ یہاں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ ہمارے گھر میں موجود چند ناعاقب اندیش ایسے وقت میں کہ جب ملک پر دشمن کی جانب سے جارحیت کی جارہی تھی تو وہ ملکی سیاسی قیادت، افواج پاکستان اور پوری قوم کے ساتھ کھڑے ہونے کی بجائے دشمن کے آلہ کار کا کردار ادا کر رہے تھے یہ مٹھی بھر لوگ ایکسپوز بھی ہوئے ہیں اور پوری قوم ان کی اصلیت سے بھی آشنا ہو چکی ہے اب ''آپریشن بنیان مرصوص'' کے دوسرے مرحلے میں ان گھر کے غداروں کو کیفر کردار تک پہنچایا جانا چاہیے۔

بھارت کا سیکولرازم ہندوتوا کی آگ میں بھسم:

بھارت کا نام نہاد سیکولرازم کا ''مکھوٹا'' ہندوتوا کی آگ میں جل کر بھسم ہو چکا ہے آج پوری دنیا میں بھارت دہشت گرد ریاست کے طور پر جانی جاتی ہے بھارت میں بسنے والی اقلیتوں کے ساتھ ہندوتوا کے جنونی دہشت گرد جو کچھ کر رہے ہیں وہ دنیا دیکھ رہی ہے لیکن بھارت نے امریکہ، کینیڈا اور پاکستان سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں دہشت گردی کو ایکسپورٹ کیا ہے۔ پاکستان میں بلوچستان اور خیبر پختونخواہ میں ہونے والی دہشت گردی میں بھارت ملوث ہے۔ سری لنکا، نیپال اور خطے کے دیگر ممالک میں بھارت پراکسیز کے ذریعے اپنا گندا کھیل کھیلتا ہے۔ جبکہ اندرون ملک اقلیتوں سے انسانیت سوز مظالم ڈھائے جاتے ہیں۔ بھارت کی پاکستان کے ہاتھوں ذلت آمیز شکست نے نہ صرف بھارتی عسکری قیادت کی پیشہ وارانہ اہلیت پر سوالات اٹھا دیئے ہیں بلکہ اس نے ہندوستان کے اندرونی تضادات اور نسلی تعصّبات کو بھی بے نقاب کر دیا ہے اور بھارت اپنے ہی فوج کے جوانوں پر شکوک شبہات کا شکار ہے۔ بھارتی ایئر چیف مارشل امر پریت سنگھ اور بھارتی فوج کی ترجمان کرنل صوفیہ قریشی کے ساتھ جو کچھ کیا گیا کیا کسی مہذب معاشرے میں یہ تصور بھی کیا جاسکتا ہے کہ وزیر اعظم کی موجودگی میں اہم ترین اجلاس میں ائیر چیف کی وفاداری پر محض اس لئے سوال اٹھا دیئے جائیں کہ وہ سکھ اقلیت سے ہے۔ فوجی ترجمان خاتون کے گھر پر حکومتی جماعت کے

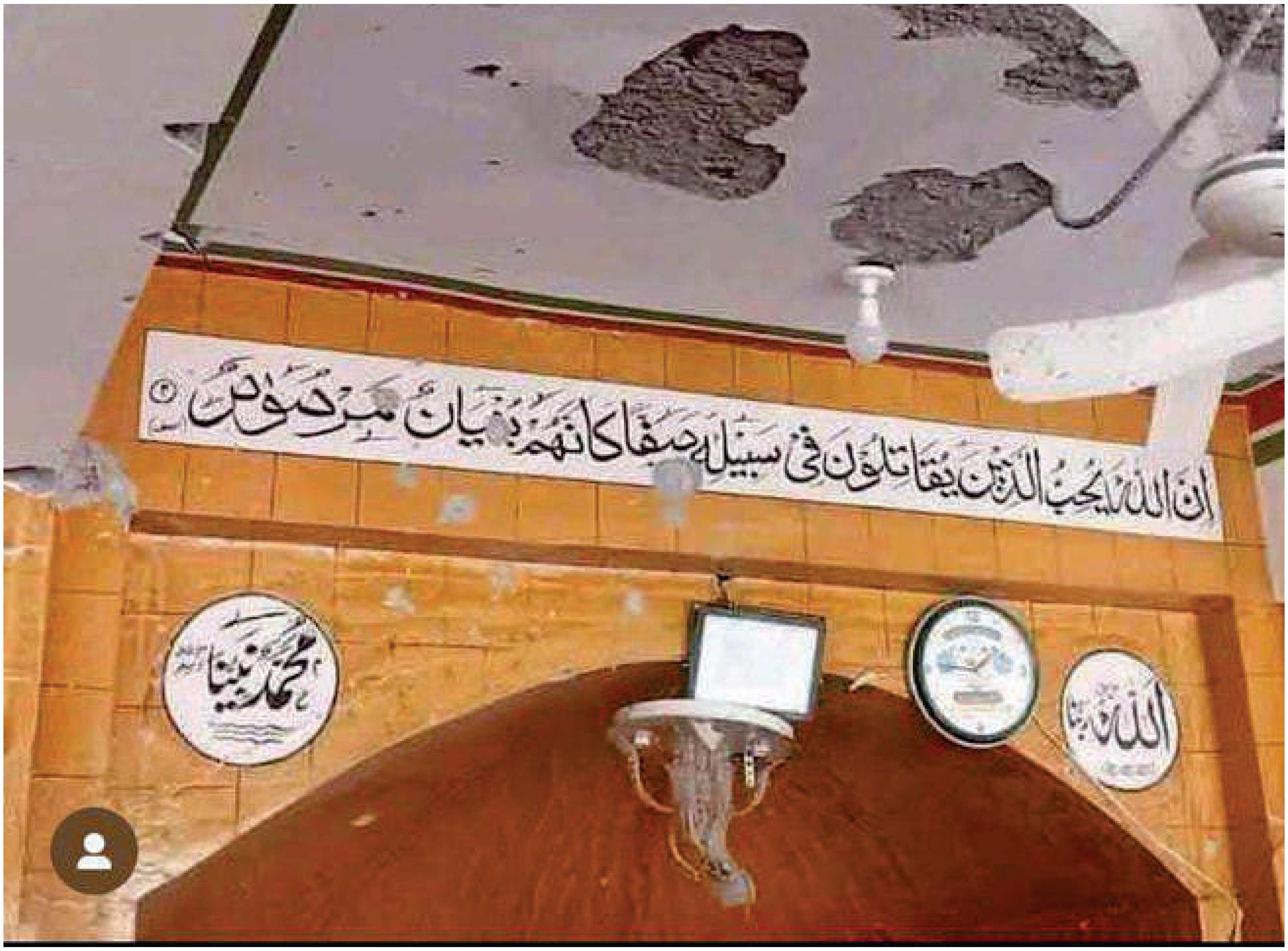

غنڈے حملہ کر دیں کہ وہ مسلمان ہے۔ حکومتی وزیر جلسے میں اسے دہشت گردوں کی بہن قرار دے۔ بھارتی عسکری اداروں میں اعتماد کا شدید فقدان پیدا ہو چکا ہے اور بھارتی فوج کے وہ لوگ جو اپنا خون دے کے بھارت کو اس مقام تک لائے آپ ان پر شک کر رہے ہیں یہ ہر اس فوجی جوان فوجی افسر کے جذبات ہیں جو ہندو نہیں ہے وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ بھارت کیا صرف ہندوؤں کی ریاست ہے پاکستان کے کامیاب ''آپریشن بنیان مرصوص'' نے بھارتی فوج کو صرف میدان جنگ میں شکست نہیں دی، بلکہ اس شکست نے بھارت کے نسلی، مذہبی اور قومی تضادات کو ابھار کر رکھ دیا ہے۔ سکھ اور مسلم افسران کو اب ''غیر وفادار'' اور ''غیر ملکی'' سمجھا جا رہا ہے۔ جنگیں صرف میدان میں نہیں ہاری جاتیں ہارنے کے بعد کے خوفناک اثرات ملکوں کا جغرافیہ تبدیل کر دیتے ہیں روس میدان میں تو ہارا تو اپنی جغرافیائی حدود بھی قائم رکھنے میں ناکام رہا۔ آج بھارت کے بھی ٹکڑے ہونے کا آغاز ہو چکا ہے۔ مودی حکومت پر استعفے کیلئے عوامی پریشر بڑھتا جا رہا ہے اتحادی بھی حکومتی ناکامی پر سوال پوچھ رہے ہیں اور مودی انہیں ایوان ''لوک سبھا'' میں جواب دینے کی بجائے پاکستان کو پھر دھمکیاں دے رہا ہے لیکن یہ صرف گیدڑ بھبکیاں ہیں کیونکہ مودی جانتا ہے پاکستان اب دوبارہ معافی نہیں دے گا۔

معرکۂ حق

پاکستان نے کیا پایا، بھارت نے کیا کھویا

سرفراز راجا

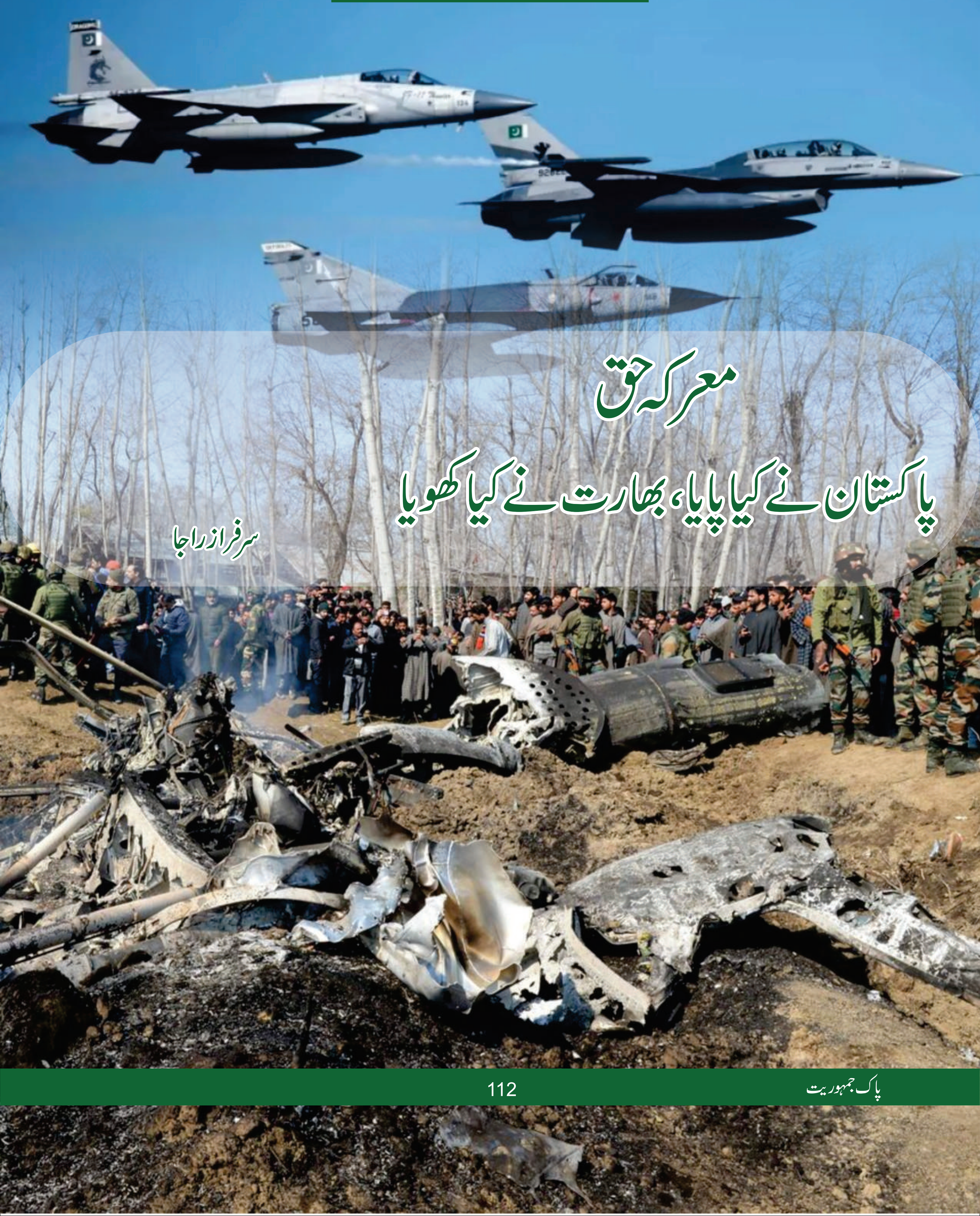

تاریخ لکھ دی گئی ہے جنگ کی نئی تاریخ اور دنیا نے یہ تاریخ بنتی دیکھی جہاں چار دن کی جنگ میں چار گنا بڑا دشمن صرف چار گھنٹے میں گھٹنوں پر آ گیا، اینٹ کا جواب پتھر، ناکوں چنے چبوانا اور زخم چاٹنے پر مجبور کر دینا یہ سب محاورے سن رکھے تھے لیکن اس بار ایسا ہوتے بھی دیکھ لیا یہ کوئی عام شکست نہیں تھی بلکہ شکست فاش تھی وہ شکست جس پر کوئی تنازعہ نہ ہو جسے دنیا مانے اور بھارت کی شکست اور پاکستان کی فتح کو دنیا نے تسلیم کیا اس کا اعتراف کیا یہ پاکستان کی جنگ ہرگز نہیں تھی پاکستان جنگ میں جانا نہیں چاہتا تھا اور اس کیلئے سنجیدہ کوششیں بھی کرتا رہا لیکن بھارت پر جنگی جنون سوار تھا اور پھر یہ جنگی جنون کیسے اترا سب نے دیکھا اور آج بھارتی وزیراعظم نریندر مودی پیچھے مڑ کر دیکھ رہا ہے کہ اسے اس جنگ میں دھکا دیا کس نے۔

پہلگام کا فالس فلیگ آپریشن:

بائیس اپریل کی دوپہر مقبوضہ کشمیر کے خوبصورت سیاحتی مقام پہلگام میں جسطرح خون کی ہولی کھیلی گئی اس پر سبھی کے دل افسردہ تھے پاکستان میں حکومت سے لے کر عام شہریوں تک سبھی نے اس واقعہ پر افسوس کا اظہار کیا۔ کشمیریوں کی ایک بڑی خوبی کو دنیا مانتی ہے وہ ہے ان کی مہمان نوازی۔ ان کے نزدیک گھر آیا ''ماں جایا'' ہوتا ہے یعنی مہمان ماں جیسا قابل عزت ٹھہرتا ہے اور کبھی کوئی ماں کو تکلیف دینے کا سوچ بھی سکتا ہے؟ یہی بڑا سوال تھا کہ کشمیر میں سیاحت کیلئے آنیوالے وہاں کے مہمان تھے کوئی کشمیری سوچ بھی کیسے سکتا ہے کہ اپنے مہمانوں کی جان لے لے۔ مقبوضہ وادی کشمیر جہاں سات لاکھ سے زائد بھارتی فوج دہائیوں سے موجود ہے ہزاروں انٹیلی جنس اہلکار مقبوضہ علاقے میں کسی بھی

قسم کی خفیہ سرگرمیوں کا سراغ لگانے کیلئے رکھے گئے ہیں ایسے میں وہاں اسلحہ بردار آئیں اور دن دیہاڑے دو درجن لوگوں کو مار کر چلے جائیں سوال تو بنتا ہے لیکن شکوک وشبہات تب بڑھنے لگتے ہیں جب واقعہ کے گھنٹوں نہیں بلکہ منٹوں بعد ہی پاکستان پر انگلیاں اٹھائی جانا شروع کر دی جاتی ہیں دو پہر پونے دو سے دو بجکر بیس منٹ واقعہ کا وقت بتایا جاتا ہے اور دس منٹ بعد یعنی ڈھائی بجے جائے وقوعہ سے چھ کلومیٹر دوری پر واقع تھانے میں مقدمہ بھی درج ہو جاتا ہے سوالات تو اٹھنا شروع ہو چکے تھے لیکن بھارت کے الزمات اور پاکستان کیخلاف سندھ طاس معاہدے کی معطّلی، سفارتی عملہ کم کرنے جیسے فوری اعلانات نے ان شکوک وشبہات کو تقویت دی کہ یہ تو بھارت کا اپنا ہی فالس فلیگ آپریشن ہے جو ہوا جیسے ہوا اور اس کے فوری بعد جو کیا گیا وہ سب منصوبہ بندی کے تحت ہوا بھارتی حکومت اور فوج کو شاید پاکستان کی طاقت کا اندازہ تھا لیکن مودی کے گودی کہلانے جانی والے میڈیا کو یہ اندازہ بالکل نہیں تھا اس بے لگام میڈیا نے تو جنگ کا ماحول بنا کر بھارتی حکومت سے جواب مانگنا شروع کر دیا کہ پاکستان پر حملہ کیوں نہیں کرتے۔ بھارتی حکومت ہچکچاہٹ کا شکار ہوئی لیکن پھر اپنے گودی میڈیا کے دباؤ میں آکر چھ اور سات مئی کی درمیانی رات وہ فاش غلطی کر دی جو اپنی قبر کھودنے جیسی تھی۔

سندور کا جواب بنیان مرصوص:

بھارت نے چھ مئی کی رات پاکستان میں آپریشن سندور کا آغاز کرتے ہوئے مساجد اور مدارس کو نشانہ بنایا بچوں اور خواتین کو شہید کیا لیکن اس کی فوری قیمت اسے اپنے پانچ طیاروں سے ہاتھ دھو کر ادا کرنا پڑی اور یہی نہیں پانچ میں تین وہ رافیل طیارے تھے جو بھارت نے بڑے غرور کیساتھ اپنی فضائیہ میں شامل کئے تھے کہا کہ یہ پاکستان کو سبق سکھانے کیلئے ہیں لیکن اسے خود ہی سبق مل گیا کہ پاک فضائیہ کے مقابلے میں یہ تو کچھ بھی نہیں۔ یہ تو پاک فوج کا ٹریلر تھا پکچر ابھی باقی تھی اور وہ پکچر شروع ہوئی دس مئی کی صبح جب پاکستان کی جانب سے آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز ہوا اور محض چار گھنٹوں بعد وہ دشمن جو پاکستان کو سبق سکھانے کیلئے نکلا تھا سیز فائر کی آوازیں لگاتا امریکہ کے پاس جا پہنچا اور پھر بھارت کو پورا پورا سبق دے دینے کے بعد پاکستان نے بھی جنگ بندی مان لی۔

بھارت کی سبکی، جو تھا سب کھو دیا:

جنگوں میں فوجوں کا جانی اور مالی نقصان تو معمول کی بات ہے لیکن اس چار روز کی جنگ میں بھارت نے جو کھویا اس میں اگر کچھ نہ دکھنے والی چیز ہے تو وہ ہے عزت یا پھر یوں کہہ لیں عزت کا بھرم، بھارت خطے کا خود ساختہ چوہدری تو بنا ہوا تھا اب وہ دنیا میں چوہدراہٹ کا دعویدار تھا وہ سمجھتا تھا کہ وہ ایک بڑا ملک ہے آبادی سب سے زیادہ، بڑی اور جدید فوج دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت لیکن اپنا وہ تاثر جو بھارت نے دہائیوں میں بنایا تھا گھنٹوں میں ملیا میٹ ہو گیا دنیا نے دیکھا کہ بڑے بڑے ملک جن کی طرف بھارت دیکھ رہا تھا حمایت کو نہ آئے مودی جو دس سالوں سے پاکستان کو سفارتی تنہا کرنے کے اعلان اور دعوے کرتا چلا آ رہا تھا خود دنیا میں تنہا ہو چکا تھا جسطرح بھارت پہلگام

واقعہ کے بعد بغیر شواہد اور تحقیقات کے پاکستان پر حملہ آور ہوا وہ اس کیلئے سفارتی تنہائی کا باعث بنا واقعہ کے بعد جب بھارت دنیا کی جانب بھاگا تو کہیں سے اسے وہ جواب نہ ملا جو وہ چاہتا تھا ہر ملک، اقوام متحدہ سمیت ہر ادارے نے پہلگام واقعہ کی مذمت تو کی لیکن کسی نے بھی بھارتی خواہش کے مطابق پاکستان کا نام نہیں لیا اور جب سفارتی حمایت نہ ملنے کے باوجود بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو دنیا نے اسے ایک جارح

سمجھ کر دوری اختیار کرلی، کئی اہم ایئر بیسز کی تباہی کی صورت میں فوجی نقصان جو بھارت نے اٹھایا وہ تو اپنی جگہ لیکن پی اے ایف بمقابلہ آئی اے ایف ۶-۰ تو دنیا میں بھارت کی چھیڑ بن گیا پاک فضائیہ نے جو بھارتی طیارے گرائے ان میں شامل تین فرانسیسی رافیل طیاروں کی تباہی نے بھارتی فضائیہ کو وہ نفسیاتی شکست دی جس سے شاید وہ کبھی نکل نہیں پائے گی۔ بھارت کا ڈیڑھ ارب ڈالر لاگت کا ایس ۴۰۰ میزائل ڈیفنس سسٹم بری طرح بے نقاب ہو گیا۔ بھارت کے فوجی نقصان کا تخمینہ اربوں ڈالرز میں لگایا جا رہا ہے۔ ساتھ ہی بھارت نے سندھ طاس معاہدے کی معطّلی کا جو یکطرفہ اقدام اسی معاہدے کے ثالث عالمی بنک نے بھی نا قابل عمل قرار دیدیا۔

پاکستان فتح میزائل سے فتحیابی تک:

یہ حقیقت ہے کہ جنگیں ملکوں کو دہائیوں پیچھے لے جاتی ہیں لیکن یہ جنگ پاکستان کو دنیا میں آگے لے جانے کا پیش خیمہ ثابت ہوئی پاکستان خطے ہی نہیں دنیا کی اہم طاقت کی طور پر سامنے آیا جدید فرانسیسی رافیل طیاروں کی پاک فضائیہ کے ہاتھوں تباہی اور بھارت جیسے بڑے ملک کے سیز فائر پر مجبور ہونے کو دنیا بھر کے میڈیا نے زیر بحث لایا۔ پہلگام حملے کے فوری بعد پاکستان نے بھارتی ارادوں کو بھانپتے ہوئے

جسطرح دنیا میں متحرک سفارتکاری کی اس نے بھارت کو سفارتی میدان میں ناک آوٹ کردیا وزیراعظم شہباز شریف نے پہلگام واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کی پیشکش کرکے دنیا کی حمایت حاصل کرلی اور بھارت کو بیک فٹ پر دھکیل دیا پاکستان کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار نہ صرف دوست ملکوں کو تمام تر بدلتی صورتحال پر اعتماد میں لیتے رہے بلکہ دیگر ممالک کو بھی بھارتی عزائم سے آگاہ کیا پاک فوج اور حکومت کے ترجمان مسلسل عالمی میڈیا پر پاکستان کا موقف اجاگر کرتے رہے۔ ترجمان پاک فوج لیفٹیننٹ جنرل احمد شریف چوہدری اور ملک کے نوجوان اور متحرک وزیر اطلاعات عطا تارڑ نے جس طرح میڈیا کا محاذ سنبھالا بھارتی میڈیا پروپیگنڈے کا بروقت اور موثر جواب دیا، قابل تعریف ہے اس جنگ نے پاکستان کی اہمیت کو عالمی سطح پر اجاگر کردیا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جس طرح پاکستان اور بھارت کو برابری کی سطح پر تجارتی تعلقات کی پیشکش کی وہ پاکستان کیلئے کامیابی اور بھارت کیلئے بڑا دھچکہ بن گئی۔ اس جنگ نے کئی سالوں سے شدید سیاسی تقسیم کا شکار پاکستانی قوم کو متحد کردیا پاکستانی قوم پوری یکجہتی کیساتھ اپنی افواج کے پیچھے کھڑی ہوگئی عوام کے دلوں میں نفرت کا جو زہر بھرا گیا تھا اس کا مکمل تریاق ہوگیا۔ لیکن ان سب کے ساتھ جسے اس جنگ کی پاکستان کیلئے بہت بڑی کامیابی اور بھارت کیلئے اتنا ہی بڑا دھچکہ کہا جاسکتا ہے وہ ہے مسئلہ کشمیر۔ بھارت اگست ۲۰۱۹ کو آرٹیکل ۳۷۰ ختم کرنے کے اقدام کے بعد یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ کشمیر کا مسئلہ اب ختم ہوگیا لیکن اس جنگ نے دنیا کو احساس دلا دیا کہ کشمیر کا مسئلہ جب تک کشمیریوں کی خواہشات کے مطابق حل نہیں ہوتا دنیا میں ایٹمی جنگ کے خطرات منڈلاتے رہیں گے۔ تو اس معرکہ حق نے یہ ثابت کردیا کہ پاکستان اپنی دفاعی صلاحیتوں کے بل بوتے پر کسی بڑی سے بڑی جارحیت کا مقابلہ کرسکتا ہے پاکستان نے نہ صرف اپنی ساکھ بلند کی بلکہ مسئلہ کشمیر کو بھی عالمی سطح پر اٹھایا۔ دوسری جانب جنگ کا شوقین بھارت سب کچھ لٹانے کے بعد اس سوچ میں ہے کہ کون سے جھوٹ بچ گئے ہیں جو اس کی بچی کھچی عزت بچا سکتے ہیں۔

عالمی سطح پر مسئلہ کشمیر کی گونج
آپریشن بنیان مرصوص کی سفارتی کامیابی

راضیہ سید

بائیس اپریل کو مقبوضہ کشمیر کے علاقے پہلگام میں انڈیا کے فالس فلیگ آپریشن کی وجہ سے چھبیس معصوم جانیں زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ بھارت اپنی اندرونی اور بیرونی سیکورٹی کے ناکام ہونے کا اعتراف کرتا لیکن مودی سرکار نے الٹا ہمیشہ کی طرح اس سانحے کا ذمہ دار بھی پاکستان کو ٹھہرا دیا۔ پاکستان کے وزیراعظم محمد شہباز شریف نے پہلگام واقعے پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہوئے بھارت سے اس کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کا مطالبہ کیا۔

دنیا بھر کے کئی ممالک نے اس ضمن میں پاکستان کا ساتھ دینے کی پیشکش کی ادھر پہلگام کی آڑ میں جنگی جنون میں مبتلا مودی سرکار کو پاکستان کو جنگ میں دھکیلنے کا ایک موقع ہاتھ آ گیا۔ پاکستان سے تمام تر سفارتی تعلقات ختم کر لیے گئے اور عالمی بینک کی ثالثی میں ہونے والا دو طرفہ سندھ طاس معاہدہ بھارت نے معطل کر دیا۔ جب کہ معاہدہ کی رو سے بھارت اور پاکستان دونوں کے دستخط معاہدے کی معطّلی یا کسی بھی امور کے لیے ضروری ہیں۔

انڈیا پہلگام واقعے کا سارا ملبہ پاکستان پر ڈالتے ہوئے اس معاملے کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لے گیا جہاں اسے سفارتی ناکامی کا سامنا ہوا۔ سلامتی کونسل کے رکن ممالک نے پہلگام میں ہونے والے افسوسناک واقعہ کی مذمت کی لیکن پاکستان کی سفارتی کوششوں کی وجہ سے اس قرارداد میں بھارت پہلگام کا لفظ شامل نہ کروا سکا اور یہاں جموں وکشمیر کا لفظ لکھا گیا اور یہ کہا گیا کہ دونوں ممالک تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے معاملات کو حل کریں انڈیا غصے میں پیچ وتاب کھاتا ہوا عالمی برادری سے رسوا ہوا تو اپنی اس ہزیمت کو مٹانے کے لیے چھ اور سات

مئی کی درمیانی رات کو بزدلوں کی طرح پاکستان پر حملہ کر دیا۔

چھ مئی تک پاکستان مسلسل امن کی بات کرتا رہا اور بھارت کی طرف سے جنگ کا راگ الاپا جاتا رہا۔ بھارتی ٹی وی چینلز تو گویا ہیجان برپا کرنے والے آلات بن گئے تھے۔ بھارتی صحافی تجزیہ کار۔ سفارت کار سبھی یک زبان ہو کر پاکستان کے خلاف زہر اگل رہے تھے اور حد یہ ہے کہ جوہری ہتھیاروں سے حملہ کر کے پاکستان کو ختم کرنے کے لیے مودی سرکار کو ہلا شیری دی جا رہی تھی۔

بھارت نے رات کی تاریکی میں اپنی فضائی حدود میں رہتے ہوئے پاکستان کے کئی شہروں پر حملہ کیا اور یہاں مساجد کو نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کی اس بلا اشتعال جارحیت کے نتیجے میں بیشتر خواتین اور بچے شہید ہو گئے۔ پاکستان نے اس ظلم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور خطے میں امن کے قیام کے لیے حکمت عملی سے کام لیا۔ لیکن بھارت اپنی جارحیت سے پھر بھی باز نہ آیا اور پاکستان میں ڈرون بھیجتا رہا۔ پاکستان کی مسلح افواج اور سیاسی قیادت نے باہمی رضامندی سے بھارت کی جارحیت کو روکا۔ اس فوجی آپریشن کا نام بنیان مرصوص رکھا گیا اس کے آغاز میں ہی پاک فوج کی جانب سے براہموج سٹوریج سائٹ، ائیر بیس ادھم پور اور پٹھان کوٹ ائیر فیلڈ کو تباہ کیا گیا۔ پاکستان نے ان تمام بیسز کو نشانہ بنایا جہاں سے بھارتی فوج نے ہمارے معصوم ننھے بچوں اور خواتین کو شہید کرنے کی ناپاک جسارت کی تھی۔

پاک فوج نے سکھوں، افغانستان اور پاکستان پر حملہ کرنے والی آدم جی ائیر بیس کو بھی اڑا کر رکھ دیا۔۔ بھارت جن فرانسیسی رافیل طیاروں کے زعم میں مبتلا تھا پاکستانی شاہینوں نے اس کا غرور خاک میں ملا دیا اور تین رافیل طیارے زمین بوس ہو گئے۔

گویا پاکستانی مسلح افواج نے بھارت کو ایسا مزا چکھایا کہ وہ یہ سب بھلائے نہیں بھولے گا۔ بھارت کو اسٹاک ایکسچینج میں تراسی بلین ڈالر کا نقصان ہو چکا ہے اور ائیر ڈیفنس سسٹم ایس400 کی قیمت ایک اعشاریہ پانچ ارب ڈالر ہے وہ بھی پاکستانی حملے سے تباہ ہو چکا ہے۔

اسی دوران امریکا جو پہلے غیر جانبدارانہ کردار ادا کر رہا تھا بھارت کی درگت بنتی دیکھ کر میدان میں آ گیا اور امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ٹوئٹ کی کہ پاک بھارت جنگ بندی ہو گئی ہے اور امریکا نے اس میں ثالثی کا کردار ادا کیا ہے۔

صدر ٹرمپ نے اس امید کا اظہار بھی کیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو حل کروانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں گے اور مصالحت کروانے کے لیے تیار ہیں۔ دیکھا جائے تو یہ آپریشن بنیان مرصوص کی بدولت ہی ممکن ہوا ہے کہ مسئلہ کشمیر ایک مرتبہ پھر سے دنیا بھر کے سامنے آ گیا ہے۔

پاکستان دہائیوں سے یہ کہتا چلا آیا ہے کہ دو جوہری ریاستوں کے مابین اصل اور بنیادی مسئلہ تنازعہ کشمیر ہے جسے حل کیے بغیر جنوبی ایشیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

پاکستان شروع سے ہی مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کرنے کا خواہاں رہا ہے جس کے مطابق کشمیریوں کو حق خودارادیت دینے کے بارے میں بات کی گئی ہے۔

صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے ثالثی کی اس پیشکش نے ایک بار پھر عالمی توجہ اس دیرینہ تنازع کی طرف کروائی ہے لہذا یہ پاکستان کی نہ صرف ایک بڑی سفارتی کامیابی ہے بلکہ ایک بہترین سفارتی موقع بھی ہے۔

کیونکہ پاکستان نے بھارتی جارحیت کے جواب میں اپنے دفاع اور علاقائی توازن طاقت کے لئے جو بھرپور اور کڑا وار کیا ہے اس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان دنیا کے سامنے پر امن اور مذاکرات کے لیے تیار ریاست کے طور پر ابھر رہا ہے۔

وزیراعظم پاکستان شہباز شریف نے اسلام آباد میں یوم تشکر کے سلسلے میں منعقدہ تقریب سے خطاب میں کہا کہ پاکستان نے بھارت کو اس کی جارحیت کے جواب میں بہت موثر اور کاری جواب دیا ہے۔ آج ہم سب کو افواج پاکستان پر فخر ہے جنہوں نے سرحدوں کا دفاع ممکن بنایا۔۔ وزیراعظم نے کہا کہ پاکستان اور بھارت نے تین جنگیں لڑیں لیکن کچھ حاصل نہیں ہوا ہمیں پر امن ہمسائیوں کی طرح بیٹھ کر مذاکرات کرنا ہوں گے اگر ہم مستقل امن چاہتے ہیں تو ہمیں مسئلہ کشمیر حل کرنا ہوگا۔

دوسری طرف اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب عاصم افتخار نے مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت نے پہلگام واقعے کو بنیاد بنا کر حالیہ دنوں میں دو ہزار سے زائد کشمیریوں کو گرفتار کیا ہے

انھوں نے سلامتی کونسل میں بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ مقبوضہ کشمیر میں ہزاروں نامعلوم اور بے شناخت قبریں سامنے آئی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بھارتی قابض افواج لوگوں کو پہلے اغوا کرتی ہیں پھر انہیں اذیتیں دی جاتی ہیں اور بغیر کسی قانونی عمل کے انھیں شہید کر

دیا جاتا ہے۔ عاصم افتخار نے کشمیری لاپتہ افراد کے بحران کے حل کے لیے پر امن تصفیہ کو ناگزیر قرار دیا۔

برطانیہ میں پاکستانی ہائی کمشنر ڈاکٹر محمد فیصل نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ مسئلہ کشمیر کا دیرپا حل خطے کے امن کے لیے ضروری ہے۔

پاک فوج کے سابق چیف آف جنرل سٹاف لیفٹیننٹ جنرل محمد سعید نے کہا کہ آپریشن بنیان مرصوص نے مسئلہ کشمیر کی اہمیت اجاگر کر دی۔ روسی نشریاتی ادارے آر ٹی کو انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ نے 1948 میں کشمیر کو ایک بین الاقوامی تنازعہ تسلیم کیا تھا اور جب تک اس مسئلے کا حل نہیں نکلتا سیز فائر عارضی ہی رہے گا۔ انہوں نے کہا گذشتہ 78 سالوں میں کئی سیز فائر ہوئے ہیں لیکن مسئلہ کشمیر حل نہ ہونے کیوجہ سے پائیدار امن قائم نہیں ہوسکا۔

درحقیقت آپریشن بنیان مرصوص نے عالمی طاقتوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا ہے۔ برسلز میں یورپی پریس کلب کی جانب سے کشمیر کونسل ای یو کے زیر اہتمام "مسئلہ کشمیر کا حل، جنوبی ایشیا میں امن کی کنجی" کے عنوان سے سیمینار کا انعقاد ہوا۔

ہالینڈ سے تعلق رکھنے والی انسانی حقوق کی علمبردار ماریان لوکس نے عالمی برادری خصوصی یورپی یونین سے اپیل کی کہ وہ مسئلہ کشمیر حل کروانے میں اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ دو ایٹمی طاقتوں کے بیچ یہ تنازعہ خطرناک سانحے کو جنم دے سکتا ہے۔ سیمینار میں پاکستانی اور کشمیری کمیونٹی، سول سوسائٹی کے نمائندوں اور مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے خواتین وحضرات نے شرکت کی اور کشمیریوں پر بھی زور دیا کہ وہ اپنی آواز کو عالمی ایوانوں میں بلند کریں۔

بھارت اس سب کے باوجود ہٹ دھرمی پر اترا ہوا ہے اور اس نے مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں امریکی ثالثی کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان دوطرفہ طور پر مسئلہ حل کریں گے اور اس پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ لیکن بھارت یہ سب کچھ بھی اس لیے ہی کہہ رہا ہے کہ مسئلہ کشمیر اب از سر نو زندہ ہو چکا ہے۔

مختصر یہ کہ پاکستان نے آپریشن بنیان مرصوص کے ذریعے نہ صرف بھارت کے غرور کو خاک میں ملایا بلکہ پاکستان کو عالمی سفارتی محاذ پر کامیاب کروایا اور بھارت اپنی غیر حقیقت پسندانہ پالیسیوں کی وجہ سے عالمی سفارتی سطح پر تنہا رہ گیا۔

فضائی حدود کے ناقابل تسخیر محافظ
اور ۲۰۲۵ کا معرکہ

شمیم اختر

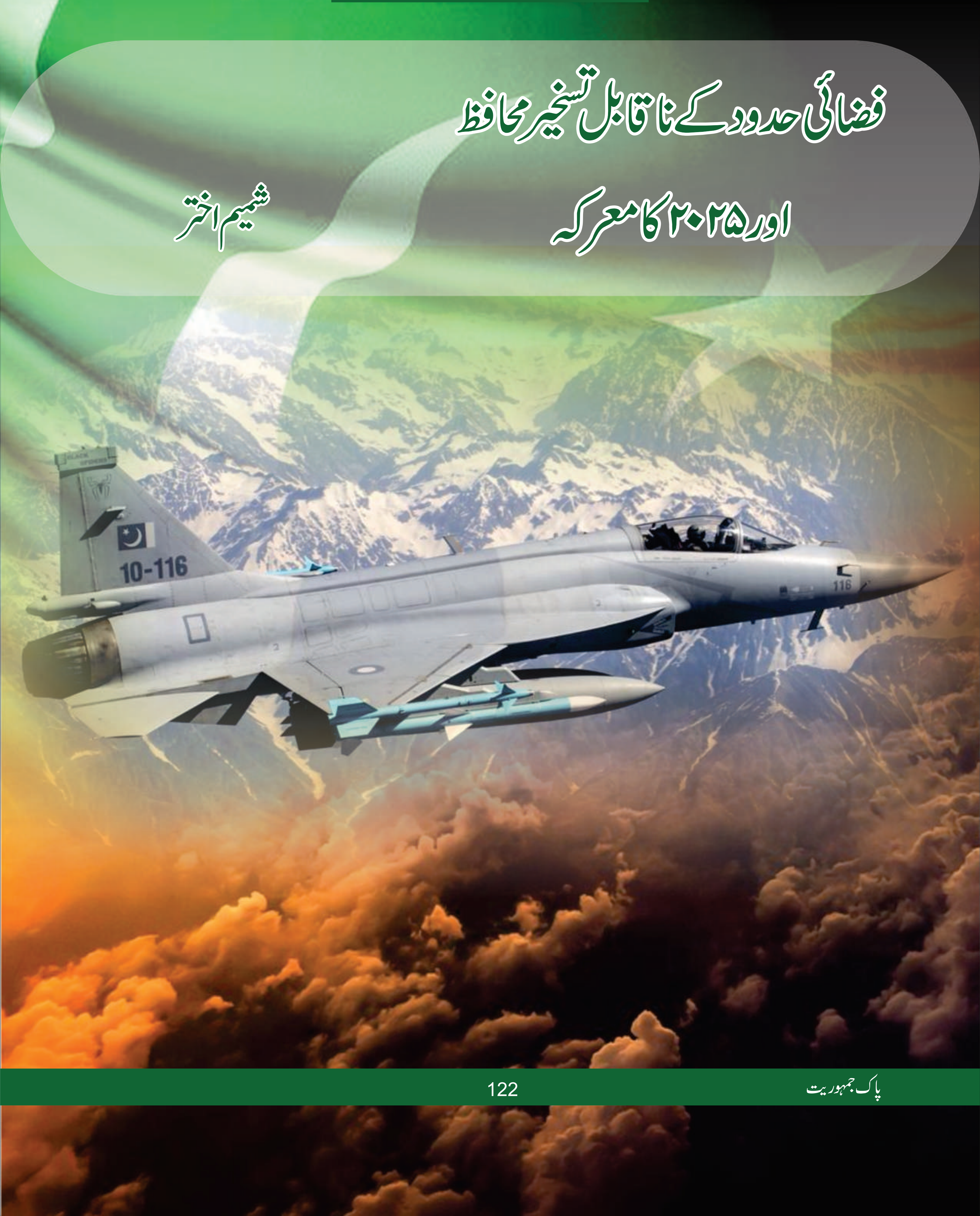

پاک فضائیہ جرأت، شجاعت، جذبہ شہادت جیسی درخشاں روایات کی امین ہے۔ پاک فضائیہ نے ملکی دفاع میں ہمیشہ ہراوّل دستے کا کردار ادا کر کے بہادری اور قربانی کی ایسی لازوال داستانیں رقم کیں۔ جو کہ تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ سنہرے حروف سے لکھی جائیں گی۔ جس طرح پاک فضائیہ کے شاہینوں نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں واضح عددی برتری کے حامل دشمن کو شکست دی تو یہ داستان دُنیا کی تاریخ میں امر ہو گئی۔ اس جنگ کے دوران پاک فضائیہ کے شاہینوں نے نہ صرف بھارتی فضائیہ کو شکستِ فاش کیا بلکہ اپنی برّی فوج کی بھی بروقت مدد کر کے دشمن کو بے بس کر دیا۔

پاک فضائیہ کے شاہین اپنے ان عظیم ہیروز کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ملکی فضائی دفاع کے لئے جرأت، پیشہ ورانہ مہارت اور جذبہِ ایمانی کے ہتھیاروں سے لیس ہے۔ شاہینوں کا حالیہ کارروائی میں سرانجام دیا گیا معرکہ نا قابلِ فراموش ہے۔ ۶ اور ۷ مئی ۲۰۲۵ کی شب جب رات کی تاریکی میں بزدل دشمن نے اپنے ۶۰ سے زائد جیٹ فائٹر، ایس یو ۳۰ مگ ۲۹ اور ۱۴ جدید ترین رافیل طیاروں کو جارحیت کے لئے فضا میں بلند کیا لیکن سامنے شاہینوں کی سیسہ پلائی ہوئی دیوار دیکھ کر شدید دھچکا لگا آگے بڑھنے کی جرأت نہ کر سکا۔ بھارتی طیاروں نے اپنی حدود میں کئی سو کلومیٹر دور سے پاکستان کے کئی شہری مقامات پر فضا سے میزائل حملے کئے اور معصوم شہریوں کو نشانہ بنایا۔

جدید میزائلوں اور آلات سے لیس فخرِ پاکستان جے ایف ۱۷ تھنڈر، میراج اور چین سے حاصل کردہ جے ٹین سی طیاروں پر مشتمل شاہینوں نے حملہ کرنے والے بھارتی طیاروں کو سخت ردعمل دیا۔ شہادت کا عزم لئے نکلنے والے فضائی جانبازوں نے ٹارگٹ کر کے درجنوں میں

صرف ان دشمن طیاروں کونشانہ بنایا جوآبادیوں کونشانہ بنارہے تھے۔

بھارتی غرور کوانت ناگ، پلوامہ، پنتھیال/ رامسو، ضلع رام بن، اکھنوراور بھٹنڈہ کے مقام پر خاک میں ملا دیا گیا۔شاہینوں نے فضا سے ہی پانچ طیارے جس میں فرانسیسی ساختہ تین جدید رافیل طیارے روسی ساختہ ایس یو۳۰ اور مگ ۲۹ طیارے کونشانہ بنا کر تباہ کر دیا۔ یوں دوسری جنگ عظیم کے بعد دنیا کی بڑی فضائی جنگ میں طویل فاصلے سے سو سے زائد جدید جنگی طیاروں کی اپنی فضائی حدود میں رہتے ہوئے جنگ میں حصہ لیا. یہ وہ منفرد فضائی معرکہ تھا جس میں فائٹر پائلٹس نے ایک دوسرے کی نظروں سے اوجھل رہ کر جنگ میں حصہ لیا ایک گھنٹے سے زائد اس معرکے میں پاکستان نے فضائی جنگ کے دور میں نئی تاریخ رقم کر دی اور بغیر کسی نقصان کے بھارت کے چھ طیارے مار گرائے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان محدود جنگ میں معاملہ صرف بھارتی طیاروں کو گرانے کا نہیں بلکہ جنگ کے دوران جدید اور تیز رفتار ٹیکنالوجی، تباہ کن ہتھیاروں کا درست سمت میں استعمال، دشمن کا کمیونیکیشن نظام جام کر دینا، اور ہدف کو کامیابی سے نشانہ بنانے کی بہترین صلاحیت کا اظہار بھی ہے۔

ائیر وائس مارشل اورنگزیب احمد کی پریس کانفرنس کے مطابق پاکستان کی مسلح افواج نے اپنی فورسز کے تربیتی معیار پر کبھی سمجھوتہ نہیں کیا۔اس کے ساتھ ہی الیکٹرو میگنیٹک اسپیکٹرم کا کامیاب اور انتہائی مہارت سے استعمال پاک فضائیہ کی بہترین کارکردگی کو ظاہر کرتا ہے۔

آئی ایس پی آر کی بریفنگ کے مطابق بھارتی طیاروں کا فضا سے زمینی ریڈار اور کنٹرول روم سے رابطہ ہی منقطع نہیں ہوا تھا بلکہ ساتھ

معاون فائٹر جیٹ سے بھی رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ زمینی ریڈار اور اواکس طیارے سے رہنمائی جام کرنے کی سہولت اور اسپیس اور سائبر ٹیکنالوجی کے مہارت سے استعمال نے فضائی جنگ کی تاریخ میں نیا باب رقم کر دیا۔

اس فضائی جنگ میں پاکستانی شاہینوں نے کمال مہارت اور انتہائی ذہانت سے جدید ترین ٹیکنالوجی کو استعمال کیا اور چینی ساختہ PL-15 ایک ریڈار گائیڈڈ، طویل فاصلے تک مار کرنے والے ایئر ٹو ایئر میزائل سے دشمن کے جدید لڑاکا طیاروں کو کامیابی سے نشانہ بنایا۔

اس معرکے میں پاک فضائیہ کے شاہینوں نے نہ صرف اپنے تیار کردہ الیکٹرانک و سائبر وارفیئر آلات اور جدید ہتھیاروں کو کامیابی سے استعمال کیا بلکہ عملی تجربات کے لحاظ سے دنیا میں مارکیٹ بھی کر دیا ہے۔ پاک بھارت جنگ ۲۰۲۵ کے کا یہ معرکہ دنیا کی جنگی تاریخ کا اہم باب بن چکا ہے اس کے ساتھ ہی اقوام عالم پر بھی یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ پاک فوج اور پاک فضائیہ کے شاہین اپنی فضائی حدود کے ناقابل تسخیر محافظ ہیں۔

بلند اور ہوئی ہے مرے چراغ کی لو

سعدیہ قریشی

انٹرنیشنل رینکنگ کے مطابق دفاعی طاقت کے لحاظ سے دنیا کا چوتھا بڑا ملک انڈیا آپریشن سیندور کے نام سے چھ اور سات کی درمیانی شب پاک سرزمین پر حملہ آور ہوا۔

عالمی میڈیا دنیا بھر کے دفاعی تجزیہ کار۔ ایٹمی طاقت کے حامل دونوں ملکوں کو سانس روکے دیکھ رہے تھے ایک طرف بھارت تھا جو دفاعی اور معاشی لحاظ سے پاکستان سے پانچ گنا بڑا ملک ہے دوسری طرف پاکستان جو معاشی اور دفاعی لحاظ سے بظاہر کمزور نظر آرہا تھا۔ اول پاکستان نے امن پسندی اور ریسٹرینٹ سے کام لیا۔

بھارت کی مسلسل اشتعال انگیزیوں کے جواب میں پاکستان نے ۱۰ مئی کو آپریشن بنیان مرصوص کا آغاز کیا۔

ہمارے حافظ قران آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے جواب فیلڈ مارشل ہو چکے ہیں "آپریشن بنیان مرصوص" کا نام اللہ کی آخری کتاب کی آیت سے اخذ کیا جو معنی خیز ہے

"إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ"

"بیشک اللہ اُن لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اُس کی راہ میں اس طرح صف باندھ کر لڑتے ہیں جیسے وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہوں۔

اس آیت کا ترجمہ اور بنیان مرصوص کا مطلب سیسہ پلائی مضبوط دیوار دونوں ہی حالات کے تناظر میں معنی خیز ہیں۔

پاکستان ایک اسلامی ملک ہے یہاں کے لبرل اور سیکولر ذہن رکھنے والوں کو بھی جواب مل گیا کہ ہماری بنیاد اسلام ہے اور اسلام ہی

ہماری طاقت ہے، یہی دوقومی نظریے کی بنیاد ہے جس پر پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا۔ یہ جواب ان کو بھی ملا جو پاکستان کے قیام کے ۷۸ سالوں کے بعد بھی دشمن کی زبان بولتے ہوئے پاکستان کے قیام پر سوال اٹھاتے ہیں دوقومی نظریے کا مذاق اڑاتے ہیں۔ جن کے لیے یہ بات ہی ہضم کرنا مشکل ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل ہوا اور لا الہ الا اللہ کے نام پر وجود میں آیا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر سے یہ سوال جنگ بندی کے بعد ایک میڈیا ٹاک میں کیا گیا کہ اس آپریشن کا نام کس نے رکھا انہوں جواب دیا ظاہر ہے جو ہمیں لیڈ کر رہے تھے یہ ان کی تجویز تھی۔

دس مئی کی صبح جب سماعت سے یہ نام ٹکرایا اور اس کا پس منظر معلوم ہوا مجھے اسی دن کامل یقین تھا کہ قرآن کی آیت پر مشتمل یہ نام سوائے حافظ قران فیلڈ مارشل حافظ سید عاصم منیر کے سوا اور کون رکھ سکتا ہے یہ اعزاز ایک مرد مومن ہی کو زیبا ہے۔ بحیثیت مجموعی ایک ذہنی غلامی کا شکنجہ ہے جو ہمیں جکڑے ہوئے ہے۔ ہمارے سیاسی سماجی اور معاشی مسائل کا ڈھیر ہمیں ترقی یافتہ قوموں سے مرعوب رکھتا ہے۔ گزشتہ دو دہائیوں میں پاکستان میں بے امنی اور دہشت گردی کے پے در پے واقعات خوارج کی دہشت گردانہ کاروائیاں، اور ان کے ردعمل سے جنم لینے والی سوچ نے مغرب کے سامنے ہمیں اپنی شناخت پر معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

اس وقت جب پوری دنیا کی نظریں دشمن کے حملے کے جواب میں پاکستان کے ردعمل پر جمی ہوئی تھی دشمن پر جوابی حملے کا وقت بعد نماز فجر رکھا گیا اور باخبر ذرائع نے بتایا کہ فجر کی نماز باجماعت ادا کی گئی اس کے بعد آرمی چیف سید عاصم منیر نے طویل دعا کروائی۔

فجر کے بعد کا وقت بھی اسلامی تاریخ سے اور تعلیمات کے مطابق رکھا گیا قران پاک کی ایک آیت کا ترجمہ ہے۔ فجر کے وقت یلغار کی قسم۔ اسی سے روشنی لے کر جب میزائل فتح بند داغا گیا تو اس پر پاکستان کے شہید ہونے والے بچوں کے نام درج تھے میزائل کا پہلا حملہ پاکستانی شہید بچوں کے نام کیا گیا جو دشمن کی جنگ جارحیت سے جام شہادت نوش کر گئے۔

چشم تصور سے دیکھ۔ سکتی ہوں کہ یہ کیفیت کس قدر جذباتی ہوگی۔

اپنے دفاع میں پاکستان کی یہ جوابی کاروائی بین الاقوامی قانون اور تمام اخلاقی اقدار عین مطابق تھا۔

دشمن نے نہتے پاکستانی شہریوں کو رات کی تاریکی میں نیند کے دوران نشانہ بنا کر بھارت نے ایک طرف جنیوا کنونشن جنگی قوانین کی خلاف ورزی کی دوسری طرف پاکستان کے خلاف ایک کھلی جنگی جارحیت کا مظاہرہ کیا۔ پاکستان اس پر بھی دفاع کا حق رکھتا تھا لیکن پاکستان نے جنگ کے شعلوں کو ٹھنڈا کرنے کے لیے ایک امن پسند رویہ اختیار کیا۔ یہ بھی ایک دفاعی حکمت عملی ہے کہ پاکستان نے ایک خاص حد تک تدبّر کا مظاہرہ کیا۔ ایٹمی طاقت ہونے کے باوجود ذمہ دارانہ رویہ اپنانے کے حوالے سے پاکستان نے دنیا بھر میں عزت اور وقار کمایا۔

مگر بھارت پاکستان کے اس امن پسند رویے کو کمزوری سمجھا اپنی جنگی کاروائیاں جاری رکھیں۔ آٹھ مئی بروز جمعرات پورا دن پاکستان کے مختلف حصوں میں ڈرون حملے کیے گئے پاکستان کی تین ایئر بیسز پر بھارت نے حملہ کیا ان حملوں میں پاکستان کے ۳۵ شہری شہید ہوئے

ہیں۔الحمدللہ پاکستان نے اس کا بھرپور جواب دیا۔افواج پاکستان کی دفاعی مہارت نے دنیا کو دنیا کو انگشت بہ دنداں کردیا۔

مختلف ملکوں کے اسلحے کی طاقت اور دفاعی مہارت کو ناپنے والی عالمی اداروں کے مطابق بھارت کا شمار اسلحے کی طاقت اور صفائی مہارت رکھنے والے ملکوں میں چوتھے نمبر پر ہے جبکہ پاکستان اس میں بارہویں پر آتا ہے۔ بھارت کے پاس فضائیہ کے ایک تقریباً لاکھ افسران ہیں جبکہ پاکستان کے فضائیہ کے ۷۸ ہزار جانباز جو الحمدللہ لاکھوں پر بھاری رہے۔

پاکستان کو اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کا سامنا تھا بھارت کا معاشی اور دفاعی حجم پاکستان سے بہت زیادہ تھا۔سال ۲۰۲۴-۲۵ میں بھارت نے ۱۵ ارب ڈالر اپنے دفاعی بجٹ پر خرچ کیے جبکہ پاکستان کا دفاعی بجٹ اس کے مقابلے میں کہیں کم تھا۔

نصرت خداوندی ہمارے ساتھ تھی سپہ سالار کی دفاعی حکمت عملی پاک فضائیہ کے قابل سرفروشوں کے جذبہ ایمانی اور سائبر وار کی جنگجوؤں کی حیرت زدہ کردینے والی تکنیکی مہارت نے چند گھنٹوں میں دشمن کو دھول چٹادی اور وہ سفید جھنڈا الہرانے پر مجبور ہوا۔

پاکستان نے نے چند ہی گھنٹوں میں بھارت کے ۷۰ فیصد بجلی کے گرڈ ناکارہ بنادیے، پٹھان کورٹ میں ایئر فیلڈ کو تباہ کردیا پاکستان کے ڈرونز دہلی شہر پر پرواز کرتے رہے اور دہلی کے رہنے والے اپنے گھروں میں ڈر کے دبکے بیٹھے رہے۔ رفال طیاروں پر بھارت کو بہت ناز تھا ہمارے فضائیہ کے جانبازوں نے پتنگوں کی طرح دشمن کے رفال مار گرائے۔

پاکستان کے سائبر ٹیکنالوجی کے جنگجوؤں نے بی جے پی کی سرکاری ویب سائٹ کو بھی ہیک کرلیا۔ پاکستان نے بھارت کی اہم اور

حساس ویب سائٹس کو ہیک کر کے ڈیٹا لیک کر دیا۔

انڈین ایئر فورس کی ویب سائٹ، آل انڈیا نیول ٹیکنیکل ایڈوائزری کی ویب سائٹس اور بارڈر سیکیورٹی فورسز کی ویب سائٹس سمیت درجنوں حساس ویب سائٹس ہیک کر کے حساس معلومات کو لیک کر دیا۔ پاکستان کے سائبر جنگجوؤں نے دنیا کے نام نہاد نمبرون آئی ٹی ماہرین کا بینڈ بجادیا۔

اگلے کئی روز تک انٹرنیشنل میڈیا کی ہیڈ لائنز میں پاکستان کے دفاعی حکمت عملی، سپہ سالار کی بہادری، اور فضائیہ کے جانبازوں کی مہارت کی گونج رہی۔ کہا گیا پاکستان کی فضائیہ آسمانوں کی شہنشاہ ہے، کہا گیا پاکستان نے تاریخ کی سب سے جرات مندانہ اور بولڈ سائبر وار لڑی اور فتحیاب ہوئے الحمداللہ۔ اس کڑے وقت میں پاکستان کے وزیراعظم جناب شہباز شریف بھی اپنی سیاسی ٹیم کے ساتھ سپہ سالار کے ہم رکاب رہے۔ اس سے دنیا بھر کو پاکستان کے اندر سیاسی استحکام کا جو تاثر گیا وہ اپنی جگہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ معرکہ حق میں فتح مبین کے بعد جنوبی ایشیا میں پاکستان کا امیج واضح طور پر تبدیل ہوا۔

اس خطے کے خود ساختہ چوہدری کو دھول چٹا کر پاکستان جنوبی ایشیا میں ایک وقار اور برتری حاصل کر چکا ہے۔ عالمی منظر نامے سے لے کر قومی منظر نامے تک ہر سو فتح کے پھول مہک رہے ہیں۔ دس مئی ۲۰۲۵ کو ہونے والا آپریشن بنیان مرصوص نے اب وطن عزیز کا منظر نامہ بدل ڈالا ہے۔ نصرت خداوندی ہمارے شامل حال رہی اور ہم ہر محاذ پر فاتح ٹھہرے۔

اپنے سے پانچ گنا بڑے دشمن کو جذبہ ایمانی اور دفاعی مہارت اور حکمت عملی سے دھول چٹا کر پاکستان نے ثابت کر دیا کہ ہم جذبہ ایمانی سے سرشار اپنا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ آپریشن بنیانِ مرصوص نہ صرف ایک تاریخی عسکری معرکہ ہے بلکہ ایک فکری اور جذباتی معرکہ بھی ہے جس نے اقوام عالم میں ہماری قوم کا اعتماد بحال کیا ہے۔

اقوام عالم کے جھرمٹ میں پاکستان بجا طور پر کہہ سکتا ہے۔

بلند اور ہوئی ہے مرے چراغ کی لو

ہوائے تند کو اتنا جواب کافی ہے۔۔!

عالمی ضمیر کی بیداری
بنیان مرصوص کی کشمیر پالیسی کی بازگشت

محمد دلاور چوہدری

بھارتی جارحیت عسکری محاذ پر منہ کی کھائے گی اس کی تو ماضی کے تجربات کی روشنی اور دفاعی تیاریوں کے تناظر میں قوم کو پکا یقین تھا لیکن بھارت سفارتی محافظ پر بھی لمبا لیٹ جائے گا اور بالکل تنہائی کا شکار ہو جائے گا اس کی اسطرح سے امید کسی کو تو کیا خود ''مودی سرکار'' کو بھی نہیں تھی۔

معرکہ حق اور آپریشن بنیان مرصوص نے جہاں بھارت کو اس طرح جارحیت کی سزا دی ہے کہ اس کے دانت پوری طرح کھٹے کر دیئے ہیں اور حملہ آور ہونے کے بعد چند دنوں نہیں بلکہ کچھ ہی گھنٹوں میں اسے سیز فائر کی درخواست کرنا پڑی وہاں مسئلہ کشمیر بھی دوبارہ ایک نیوکلیئر فلیش پوائنٹ بن کر دنیا کے سامنے پھر سے عیاں ہو گیا۔

آپریشن بنیان مرصوص کا اثر سفارتی اعتبار سے بھی اس قدر زبردست ثابت ہوا کہ امریکی صدر ٹرمپ کو بھی مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے ثالثی کی پیشکش کرنا ہوگی۔

جنگ اور جنگی حکمت عملی کی باتیں ''سن زو'' کی کتاب ''The art of war'' کا ذکر کئے بغیر اسی طرح اُدھوری ہیں جس طرح لیلہ مجنوں اور ہیر رانجھا کے قصے چھیڑے بنا عشق اور محبت کی داستانیں مکمل نہیں ہو پاتیں۔

اڑھائی ہزار برس سے اس کتاب کو جنگی حکمت عملی کی بہترین دستاویزات میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی لئے اکثر اس کا ذکر آ جایا کرتا ہے۔ اس میں کئی اہم نکات ہیں جیسے اسے ہی لیں کہ ''جتنا ممکن ہو سکے جنگ کو سفارتکاری کے ذریعے ٹال دینا چاہئے''، یعنی کتاب تو جنگی

حکمت عملی کی ہے لیکن اس میں بھی زور اس بات پر ہے کہ ''جنگ تو خود ہی ایک مسئلہ ہے'' پھر اس سے مسائل کا حل کیسے نکل سکتا ہے۔

دوسری طرف امریکی فلسفی ول ڈیورانٹ چھوٹی مگر پراثر کتاب ''The lessons of history'' میں بتاتے ہیں کہ ''انسان اور جنگ لازم و ملزوم ہیں اور مرتب کی جانے والی انسانی تاریخ میں ''جنگ'' ایک مستقل عمل کے طور پر موجود رہی ہے انسان کی لگ بھگ چار ہزار برس کی تاریخ دیکھیں تو صرف اڑھائی سو کے قریب برسوں کو چھوڑ کر ہر سال جنگ ہوئی'' انکی یہ کتاب محض ایک چھوٹی سی دستاویز نہیں بلکہ ان کے اپنی بیوی ''ایریل'' سے ملکر لکھی جانے والی گیارہ جلدوں پر محیط ''سٹوری آف سویلائزیشن'' کا نچوڑ مانی جاتی ہے۔

ول ڈیورانٹ کی دی ہوئی یہ معلومات پڑھ کر ایک عرصہ تک اس بات کا قائل رہا کہ جس طرح شاعر محبوب یا محبوبہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا اسی طرح انسان ''جنگ'' کو ''ساغر و مینا'' سمجھتا ہے اور اس بات پر قائل ہے کہ اس کے بغیر کوئی بھی بات نہیں ہو سکتی۔

شاید میں ڈیورانٹ کے خیالات کا اسیر رہتا اگر نظر سے ''مائیکل مان'' کی کتاب ''On Wars'' نہ گزر جاتی۔ انہوں نے جو نظریہ پیش کیا ہے وہ آنکھیں کھولنے کیلئے کافی ہے وہ کہتے ہیں کہ ''اگر انسانوں کی کرہ ارض پر موجودگی کی عمر ڈیڑھ لاکھ برس مقرر کی جائے تو کم از کم ایک لاکھ 38 ہزار سالوں تک تصادم کے کوئی آثار نہیں ملتے۔ پہلے تصادم کے شواہد 12 ہزار برس قبل دریائے نیل کے کنارے ملے ہیں یعنی ہزاروں برس تک ''حضرت انسان'' اگر الف لیلوی کہانیوں کے اختتام کی طرح ''ہنسی خوشی'' نہیں رہا تو کم از کم اس نے یہ طویل عرصہ لڑ کر بھی نہیں گزارہ بلکہ ''راوی'' کے ساتھ دوسرے لوگ اور دنیا بھر کے دریا چین کی بانسری بجایا کرتے تھے اور نہ صرف بجایا کرتے تھے بلکہ بڑے تحمل سے ایک دوسرے کی بانسری سن بھی لیتے تھے۔

مائیکل مان نے یہ بھی بتایا کہ ''بڑے تصادموں اور جنگوں کی پیدائش زراعت کی ایجاد کے بعد ہوئی جب ''گلیوں گلیوں'' پھرنے والے انسان کے ذہن میں ملکیت کا تصور پیدا ہوا .... یعنی صرف نیولبرل ازم ہی نہیں جنگ کا ادارہ بھی باقاعدہ طور پر سرمایہ دارانہ سوچ سے پیدا ہوا۔ فیض تو کسی اور تناظر میں کہہ گئے لیکن یہاں ان کے مصرعے کو ''سرمایہ دارانہ کارستانیوں'' کے منظر میں بھی دہرایا جا سکتا ہے یعنی ''ہر راہ میں کانٹے بکھرے تھے''

انسان زراعت کی ایجاد کے بعد جب خانہ بدوشی ترک کر کے مستقل مزاجی سے مستقل سکونت اختیار کر چکا تو جو بات زیادہ تر لوگوں کو سب سے زیادہ نامعقول دکھائی دی وہ ''چھڈ دے بندیا، میری میری'' والا مشورہ تھا اور بقول ''روسو'' وہ زمینوں کے گرد لکیریں کھینچ کر ''میری میری'' کی لڑائی میں ایسا گرفتار ہوا کہ ابھی تک ضمانت نہیں ہو سکی بلکہ ''جرم'' بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' والا معاملہ ہو گیا۔

مائیکل مان کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ ول ڈیورانٹ نے ''جنگ اور تاریخ'' کا درست نقشہ نہیں کھینچا بلکہ انہیں ''جنگ اور تہذیب'' کی بات کرنی چاہئے تھی وہ تہذیب جو روسو ہی کے بقول ایک بیماری ہے اور علامہ اقبال کے مطابق اس کے انڈے ''گندے'' نکل آئے ہیں۔ انسانی

تہذیب کی تاریخ اور جنگ میں تو چولی دامن کا ساتھ ہوسکتا ہے لیکن مکمل انسانی تاریخ اور جنگ میں ایسا کچھ دکھائی نہیں پڑتا۔

''ہر گھڑی تازہ غلامی'' کا لہو پی کر جوان اور تندرست وتوانا ہو جانے والے سرمایہ دارانہ نظام سے اور توقع ہی کیا کی جا سکتی تھی۔ اپنے جائز ناجائز سکھ حاصل کرنے کیلئے دوسرے کی کھال تک اتار لینا انسان نے شاید سرمایہ دارانہ تہذیبی ترقی سے ہی سیکھا ہے۔ اس تہذیبی کشمکش میں اپنی برتری کیلئے تھامس ہابز کے ''بھیڑیئے'' بن جانا اور اصل انسانی قدروں سے کہیں نیچے گر جانا انسان کیلئے چنداں مشکل نہیں۔ ''ناتوانوں کے نوالوں پر عقابوں کی طرح جھپٹنا'' اور طاقتور کی جوتیاں صاف کرنا اس کا شیوہ ہو چکا ہے چھوٹے موٹے سیاسی مفادات کیلئے لاکھوں کروڑوں

لوگوں کا خون اس طرح بہا دیا جاتا ہے کہ جیسے مچھر کو مسل دیا جائے اور اس پر سب باعزت شہریوں کو کنزیومر سوسائٹی میں بدل کر ''خریدار کے ساتھ یہ تکرار بھی کرنا'' کہ انسانی آزادیوں کی حفاظت کیلئے یہ خون بہانا ضروری تھا بہت مایوس کن ہے اور اس پر غضب یہ کہ اگر کوئی مظالم کی نشاندہی کر دے تو دوربین لگا کر دیکھنے کے باوجود ''حالت انکار'' میں چلے جانا کہ ''نہیں نہیں کچھ بھی تو دکھائی نہیں دے رہا'' کیا اس سے بڑھ کر انسانیت سوز حرکت کوئی اور ہوسکتی ہے؟

لبرل جمہوریت کے آقاؤں اور انسانی حقوق کے علمبرداروں نے ''وحشت حسن کے تکلف کیلئے'' جس صنعت کو سب سے زیادہ ترقی دی ہے وہ کوئی انسانی فلاح والا کاروبار نہیں بلکہ ''ہولناک وار انڈسٹری'' کا دھندہ ہے جو باقی سب صنعتوں سے بڑھ چڑھ کر انسانی خون بہانے اور آبادیوں کو ملیا میٹ کرنے کیلئے انسانی حقوق کے مفت بھاشن کے ساتھ سالانہ کھربوں ڈالر کا ''بزنس'' کرتی ہے۔ خود ہی اندازہ کر لیں جتنی

کھوپڑیوں کے مینار لبرل جمہوریت کے نام پر بنائے گئے ہیں وہ تو چنگیز خان، ہلاکو اور امیر تیمور کو بھی ''انسانی حقوق کا چیمپئن'' ثابت کر سکتے ہیں کہ انہوں نے کم از کم بہت کم لوگ اور نسبتاً کم بے دردی سے مارے۔

میں انسانی آزادیوں کا دشمن نہیں بلکہ داعی ہوں، بند معاشروں کا بھی حامی نہیں لیکن آزادیوں کے نام پر سفاکانہ انسانی رویوں کی کھلی چھٹی گلدستوں میں رکھ کر قبول نہیں کر سکتا۔

آج لبرل ڈیموکریسی نے نئی شکل اختیار کر کے پتھروں کو قید اور سنگ وخشت کو مکمل آزاد کر دیا ہے ہر طاقتور اپنا قانون بنانے کے چکر میں ہے۔ لبرل ڈیموکریسی کی مے پی کر جوان ہونے والے بدمست دیو کو کچلنے سے بالکل نہیں ہچکچا رہے اور آزادیوں کے نام نہاد رکھوالے مختلف ملٹی نیشنل کمپنیوں کی زبان بول کر سرمائے کے غلام بن چکے ہیں۔

اپنے جیسے لوگوں پر تسلط جمانے کے نفسیاتی مرض میں مبتلا یہ کیسے لوگ ہیں جو اپنے جیسے انسانوں کا خون پی کر زندہ رہنا چاہتے ہیں اور معصوم بچوں کو مار ڈالنے سے بھی نہیں ہچکچاتے۔ یہ کیسے لوگ ہیں جو دنیا کا مستقبل اپنے ہاتھوں سے تاریک کر رہے ہیں اور ''ملال تک نہیں'' بلکہ بے شرمی، ڈھٹائی اور ذاتی خواہشات کی تکمیل کے مکروہ احساسات میں بہہ کر انسانیت کے بنیادی درجات سے بھی گر چکے ہیں۔

مودی سمیت تمام عالمی فرعون ''چنگیز اور ہلاکو'' یاد رکھیں وہ قومیں جو اپنا دفاع کرنا جانتی ہوں اس کے باوجود وہ عالمی امن میں رخنہ نہ ڈالیں انکے قہر سے بچیں۔ طاقت کے نشے میں ''جیو اور جینے دو'' کا اصول فراموش نہ کریں ورنہ سب کچھ خس وخاشاک کی طرح اسطرح بہہ نکلے گا کہ ''بنجارے کو بھی کچھ لادنے'' کا موقع نہیں ملے گا اور کائنات کی تاریخ میں کوئی نہ کوئی ضرور لکھے گا کہ ''زمین جیسا بھی سیارہ ہوا کرتا تھا جہاں کبھی زندگی ہونے کے آثار ملے ہیں۔

معرکہ حق عسکری ہم آہنگی

محمد عاصم نصیر

تاریخ کو اگر ایک چراغ سمجھا جائے، تو اس کی روشنی میں حال کی گہرائیاں بھی نظر آنے لگتی ہیں۔

جب پشت پر کمک نہ ہو، اور سیاسی قیادت تقسیم کا شکار ہو، تو افواجِ عالم بھی بے بس ہو جاتی ہیں۔ ۱۹۷۱ وہ زخم تھا جو محض شکست کا نام نہیں تھا، بلکہ سازش، تنہائی اور داخلی خلفشار کی گونج تھی۔ تب سرحدوں پر نہیں، اندر سے شکست ہوئی تھی، جب بنگال کے رستے خواب لہو میں نہائے، اور مکتی باہنی نامی زہریلی سازش نے دشمن کے ہاتھ مضبوط کیے۔ مکتی باہنی، وہ گروہ جو بھارتی انٹیلیجنس را کے اشاروں پر متحرک ہوا، اندرونی فتنہ بن کر ابھرا۔ انہوں نے اپنے ہی ملک کے خلاف ہتھیار اٹھائے، اور بھارت نے انہیں "جنگ آزادی" کے خوشنما عنوان کے ساتھ عالمی ہمدردی کی ملمع کاری عطا کی۔ اس جنگ میں پاک فوج کے پیچھے سے کٹ جانے کا بڑا سبب یہی اندرونی غداری اور بھارت کی منظّم پراکسی تھی۔ چاروں طرف سمندر اور اندر سے تیشہ زن سازش، یہ ایک عسکری ناکامی نہیں، ایک قومی سانحہ تھا۔ مگر تاریخ ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتی۔ ۲۰۲۵ کی جنگ نے دکھا دیا کہ اب ہم نہ صرف ہوشیار ہیں، بلکہ متحد بھی۔ اس بار قوم ایک صف میں کھڑی تھی۔ کوئی مکتی باہنی تھی، نہ کوئی اندرونی غدار۔ ہر ادارہ، ہر شہری، ہر سپاہی وطن کے دفاع کی صف میں شامل تھا۔ اس بار پاکستان کے چاروں طرف ایک نہیں، لاکھوں جذبے تھے۔ اس بار سیاسی جماعتیں صف آرا تھیں، اور ہر ہاتھ میں وطن کی دعا تھی۔ اس بار مٹی نے اپنے سپاہی کو تنہا نہیں چھوڑا، اور قیادت نے میدان سے پہلے بیانیے میں دشمن کو شکست دی۔

تاریخ کے صفحات ہمیشہ ان رہنماؤں کو سنبھال کر رکھتے ہیں جو فیصلوں کے نازک لمحوں میں خوف کے بجائے حوصلے کو گلے لگاتے ہیں۔ ۱۹۹۸ میں جب ایٹمی دھماکوں کا وقت آیا تو میاں نواز شریف نے پوری دنیا کی دھمکیوں، پابندیوں اور سفارتی دباؤ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے ایٹمی قوت بننے کا فیصلہ کیا۔ وہ لمحہ آج بھی پاکستانی تاریخ میں جرأت و غیرت کی علامت ہے، اور میاں نواز شریف کا نام اس فہرست میں ہمیشہ تابندہ رہے گا۔ اور اب، ۱۰ مئی ۲۰۲۵ کی فتح یہ وہ دن تھا، جب بھارت کی جارحیت کے مقابل پاکستان نے نہ صرف عسکری محاذ پر دشمن کو پسپا کیا، بلکہ سفارتی، اخلاقی اور سیاسی میدان میں بھی فتح کا پرچم بلند کیا۔ اور اس بار، فیصلہ ساز کی کرسی پر موجود تھے وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف۔ یہ وہ قیادت تھی جس نے بحران کے لمحے میں سیاسی صف بندی، عسکری ہم آہنگی اور سفارتی ہمجولی کی وہ مثال قائم کی جو آنے والی نسلوں کے لیے ایک سبق ہے۔ انہوں نے قومی یکجہتی کے لیے تمام سیاسی جماعتوں کو ایک صف میں لا کھڑا کیا، عالمی برادری کو بروقت اور مدلل انداز میں متوجہ کیا، اور ملک کے مؤقف کو جرأت، وقار اور شائستگی کے ساتھ دنیا کے ہر فورم پر اجاگر کیا۔ جس طرح ۱۹۹۸ کی "خاموش گھن گرج" میاں نواز شریف کے نام لکھی گئی، اسی طرح ۲۰۲۵ کی "خاموش فتح" میاں شہباز شریف کی سیاسی بلوغت، تدبر اور وطن دوستی کی سند بن کر سامنے آئی ہے۔ اب دنیا جان چکی ہے کہ پاکستان کی قیادت صرف ایوان میں نہیں، بحران کے گڑھے میں بھی روشنی جلانا جانتی ہے۔ ۱۰ مئی کی فتح، صرف ایک عسکری جواب نہیں تھا، بلکہ وہ ایک نیا بیانیہ تھا: یہ پاکستان ہے، جو سوچتا بھی ہے، سہتا بھی ہے، اور جب وقت آئے تو سینہ تان کر فیصلہ بھی کرتا ہے۔ یہ فیصلہ اس بار وزیراعظم میاں شہباز شریف کی بصیرت کا نتیجہ تھا۔ اور یہ اعزاز ہمیشہ ان کے نام لکھا جائے گا۔

یاد رکھیں! تاریخ کے صفحات کبھی سیاہی سے نہیں، قربانیوں کے لہو سے رقم ہوتے ہیں۔ قومیں صرف سرحدوں سے نہیں بنتیں، ان کے حوصلے، ان کی قیادت اور ان کا اتحاد ہی وہ مٹی ہے جس میں حریت کے بیج پھوٹتے ہیں۔ پاکستان کی تاریخ بھی ایسے ہی بے شمار موڑ لیے ہوئے ہے، جن پر قربانی، تدبر اور غیرت کے نقوش ثبت ہیں۔ ۱۹۶۵ کی جنگ ہو یا کارگل کے برف زاروں میں گونجتی گولیوں کی آوازیں، یہ صرف جنگی معرکے نہیں تھے، یہ پوری قوم کی ایک زبان، ایک دل اور ایک خواب کی علامت تھے۔ ۱۹۶۵ میں جب دشمن نے رات کی تاریکی میں لاہور پر چڑھائی کی، تو صرف فوج نہیں، ایک ایک شہری، ایک ایک مزدور اور طالبعلم سیسہ پلائی دیوار بن گیا۔ ریڈیو پاکستان سے نشر ہونے والی فیضؔ کی نظمیں، نور جہاں کی گونجتی آوازیں، اور ہر محاذ پر فوجی اور عوام کے کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہونے کا منظر یہ سب دشمن کو بتانے کے لیے کافی تھا کہ پاکستان صرف زمین کا نام نہیں، ایمان، اتحاد اور قربانی کی علامت ہے۔ کارگل کی بلندیوں پر جب دشمن کی فوجی چوکیوں پر پاکستانی جوان سایہ بن کر اُترے، تو دنیا نے ایک بار پھر دیکھا کہ قومی اتحاد اور جذبہ ایمان کیسے ناقابلِ تسخیر بنتا ہے۔ یہ جنگ سیاسی و سفارتی حوالوں سے مکمل فتح میں ڈھل نہ سکی، مگر عسکری میدان میں جواں مردی، حوصلہ، اور پیشہ ورانہ صلاحیت کی ایسی مثال قائم ہوئی جسے دشمن بھی تسلیم کرنے پر مجبور ہوا۔ کارگل کا ہیرو بننے والا ہر جوان گویا قوم کی غیرت کا علم تھامے ہوا تھا۔ اور اب جب ۱۰ مئی ۲۰۲۵ کا دن طلوع ہوا، تو فضا میں وہی

سرشاری، زمین پر وہی یکجہتی، اور قیادت میں وہی خوداعتمادی جھلکتی نظر آئی، جو فتح کی ضمانت بنتی ہے۔اس بار نہ قوم میں انتشار تھا، نہ قیادت میں تضاد۔نہ خارجہ پالیسی میں گومگو، نہ عسکری محاذ پر تذبذب۔ ہرمحاذ پر پاکستان ایک مکمل اور بیدار ریاست کے طور پر دنیا کے سامنے کھڑا تھا۔

وزیراعظم میاں محمد شہباز شریف نے جس سیاسی دانش اور تدبر کا مظاہرہ کیا، وہ محض حکومتی ترجمانی نہیں تھی، بلکہ ریاستی مزاج کا آئینہ دار تھی۔انہوں نے واضح پیغام دیا:''ہم جنگ نہیں چاہتے، لیکن اگر جنگ مسلط کی گئی، تو ہم صرف دفاع نہیں، جواب دینا بھی جانتے ہیں۔''

وزیراطلاعات عطااللہ تارڑ کی جانب سے عالمی میڈیا کو دی جانے والی بریفنگز محض پریس ریلیز نہیں تھیں، بلکہ وہ پاکستان کے درد، وقار اور سچائی کا بلیغ ترجمہ تھیں۔اُن کی زبان میں ٹھہراو، لہجے میں وقار، اور اندازِ بیان میں ایسا تاثر جو سامع کو لاشعوری طور پر متاثر کیے بغیر نہ رہتا۔ انہوں نے دنیا کے سامنے صرف واقعات کی ترتیب نہیں رکھی، بلکہ حقائق کو اس طور پر جوڑا کہ وہ دلیل بن گئے، اور شہادتوں کو ایسے پیش کیا کہ وہ تاریخ کا استغاثہ بن گئیں۔ان کی گفتگو میں اشتعال تھا، نہ مبالغہ، بلکہ ایک قوم کی تہذیب، ایک ریاست کی دانش اور ایک سچے مقدمے کی گونج سنائی دیتی تھی۔ جب عطااللہ تارڑ بولے تو ایسا محسوس ہوا کہ پاکستان کی زمین خود گویا ہوگئی ہیاور اُس کی صدا سرحدوں سے نکل کر ضمیرِ عالم تک پہنچ گئی ہے۔یہی وہ لمحہ تھا جب دنیا نے جانا کہ خاموشی بھی کبھی کبھی للکار بن جاتی ہے، اور دلیل، بندوق سے زیادہ کاری ضرب لگاتی ہے۔

جوائنٹ چیفس آف اسٹاف جنرل سحر شمشاد نے فوجی قیادت کو ایسی ہم آہنگی دی کہ بحریہ، فضائیہ اور بری افواج ایک ہی منصوبہ بندی پر

عمل پیرا نظر آئیں۔ آرمی چیف حافظ سید عاصم منیر نے مورچوں پر بیٹھے جوان سے لے کر جی ایچ کیو میں بیٹھے افسر تک ہر سطح پر نظم و ضبط اور ایمان کی وہ مثال قائم کی جو صرف تجربہ نہیں، اخلاص سے جنم لیتی ہے۔

سربراہ ایئر چیف مارشل ظہیر احمد بابر سدھو کا کردار بھی تاریخ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا ہے۔ پاک فضائیہ کے JF-17 تھنڈر طیارے، جو وطنِ عزیز کی تکنیکی خودمختاری کا نشان بن چکے ہیں، فضا میں اڑتے نہیں، گرجتے سنائی دیے۔ انہوں نے دشمن کی عسکری تنصیبات پر جو'اسٹینڈ آف پریسیژن میزائل' برسائے، وہ نہ صرف تکنیکی مہارت کی علامت تھے بلکہ اس بات کا ثبوت بھی کہ پاکستان کی فضائی حدود میں اب صرف پرندے نہیں، پُرعزم محافظ بھی پرواز کرتے ہیں۔

پاکستان بحریہ کے موجودہ سربراہ ایڈمرل نوید اشرف نے سمندری حدود پر جس خاموشی سے، مگر موثر طور پر دشمن کی نقل و حرکت کو محدود کیا، وہ اس حکمتِ عملی کی غماز ہے جس کا مقصد صرف جنگ نہیں، امن کی حفاظت بھی ہوتا ہے۔ یہ جنگ صرف میزائلوں، ٹینکوں یا ڈرونز کی نہیں تھی، یہ جنگ ایک نظریے کی تھی۔

بھارت نے جب مریدکے اور بہاولپور میں عام شہریوں کو نشانہ بنایا، مساجد و مدارس پر حملہ کیا، تو پاکستان نے اس کا جواب لاشیں گرا کر نہیں، اخلاقی بیانیے سے دیا۔ اقوامِ متحدہ کو خطوط، عالمی میڈیا کو دورے، اور سفارتی وفود کی دوڑ نے دنیا کو یہ باور کرایا کہ پاکستان جنگ میں بھی انسانیت کا علمبردار ہے۔

۱۰ مئی کی شام کو جب قوم نے ٹی وی پر وہ خبر سنی کہ پاکستان نے دشمن کی جارحیت کا موثر جواب دے دیا ہے، تو وہ لمحہ صرف عسکری فتح کا نہیں تھا، وہ اس خواب کی تعبیر کا لمحہ تھا جس کی تعبیر ۱۹۶۵ میں شروع ہوئی، کارگل میں جاری رہی، اور ۲۰۲۵ میں مکمل ہوگئی۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس بار ہم نے بندوق کے ساتھ دلیل، گولی کے ساتھ نظم، اور ہتھیار کے ساتھ وقار کا سہارا لیا۔ یہ ایک ایسا سبق ہے جسے آنے والی نسلیں نہ صرف یاد رکھیں گی، بلکہ فخر سے دہرائیں گی کہ: ہم وہ قوم ہیں، جو شکست مانتی نہیں، جو تقسیم ہوتی نہیں، اور جو امن کو کمزوری نہیں، عظمت جانتی ہے۔

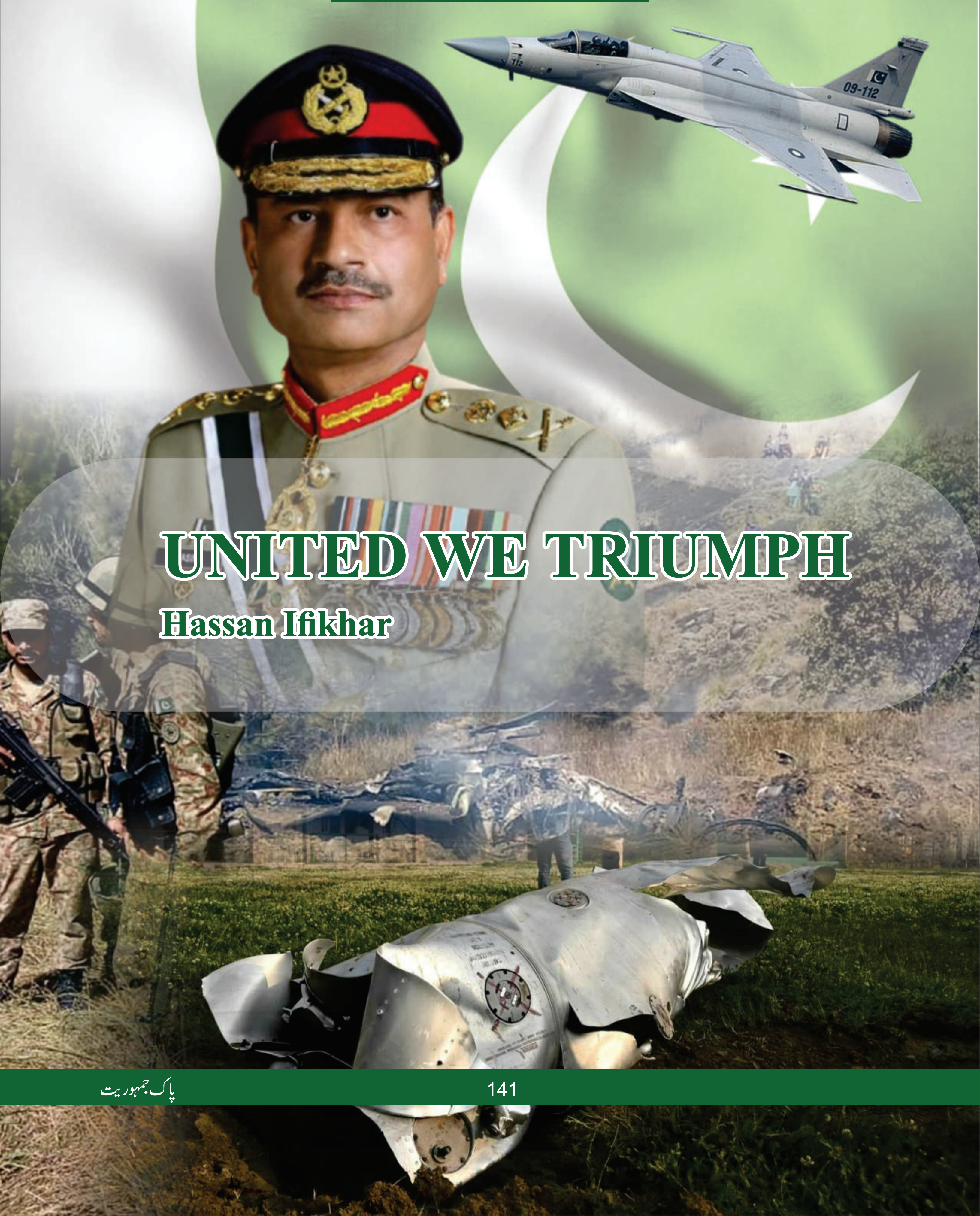

UNITED WE TRIUMPH

Hassan Ifikhar

The 2025 India-Pakistan conflict, marked by intense military engagements and strategic manoeuvres, has concluded with a decisive victory for Pakistan. This success is the result of the exemplary leadership shown by those at the helm of power. Whether it was the planning of FM General Asim Munir, the absolute superiority of the Pakistan Air Force, the steadfast support of the civilian government under Prime Minister Shehbaz Sharif, or the unyielding spirit of the Pakistani populace, it all fell in place for Pakistan at the right moment.

It seemed destiny was directing things. How else can one explain the events?

The False flag operation in Indian Occupied Kashmir; the absolute ridiculousness of the Indian state to accuse Pakistan.

The sheer stupidity to attack Pakistan's soil.

A month ago, no one would've believed this could happen. But it did, and what followed was the stuff legends are made about.

So what went wrong for India? For starters, it was FM General Asim Munir.

India thought it was 2019. It wasn't!!

General Asim Munir's leadership was pivotal in steering Pakistan through the complexities of the conflict. His strategic foresight and decisive actions were instrumental in repelling Indian offensives and safeguarding national sovereignty.

Under his command, the Pakistan Army executed Operation Bunyan al-Marsus, a retaliatory strike that targeted key Indian military installations, demonstrating Pakistan's capability to defend its territory effectively.

Then there was the air force. The Pakistan Air Force (PAF) showcased unparalleled superiority in aerial combat during the conflict. The deployment of advanced aircraft, including the JF-17 Thunder and the now legendary JC10, equipped with long-range PL-15 air-to-air missiles, enabled the PAF to achieve significant victories over Indian aircraft.

It’s not every day that the scorecard reads 6-0.

Notably, the PAF's successful downing of multiple Indian Rafale jets marked a historic achievement, highlighting the effectiveness of Pakistan's superiority in the Air. Additionally, the PAF's use of airstrikes targeted critical Indian military assets, including radar systems and missile defense installations. These operations not only neutralized key threats but also disrupted India's offensive capabilities, contributing significantly to Pakistan's overall success in the conflict.

Then there was the Prime Minister. India here again, misread the situation. Maybe the operation brief from 2019 hadn’t been updated properly. This was Shehbaz Sharif, he wasn’t going to shy away from necessary confrontation.

Prime Minister Shehbaz Sharif's leadership during the crisis was characterized by decisive actions. His administration swiftly responded to India's initial strikes by implementing strategic countermeasures, including the closure of airspace to Indian carriers.

His Government also engaged every powerful stakeholder in the world. This was important. For far too long, Pakistan had been made a pariah state. Indian influence in the diplomatic corps was so strong that Pakistan’s genuine grievances about India’s terrorist activities weren’t paid any attention.

But this all changed. Pakistan’s civilian Government was successful in pleading their case. And the world listened. Indian claims were no longer the gospel truth. Many people won’t realise this, but this was a major win. After two decades, the world is finally listening to us.

Prime Minister Sharif's diplomatic engagements ensured that Pakistan's narrative was effectively communicated to the international community. His

government's efforts in garnering global support and presenting Pakistan's position in the conflict played a significant role in legitimizing the nation's actions on the world stage.

Then there was the Pakistan Media. Unlike their counterparts in India, Pakistani media persons didn't 'invent' news.

The Pakistani media and social platforms played an instrumental role in shaping public perception and maintaining national morale during the conflict.

Broadcasters and digital media outlets provided continuous coverage of military operations, highlighting the valor and sacrifices of the armed forces. This media presence fostered a sense of unity and pride among the populace.

Social media platforms further amplified this sentiment, with citizens actively sharing content that celebrated military successes and expressed solidarity with the armed forces. The widespread dissemination of these messages contributed to a cohesive national identity and reinforced the collective resolve to defend the nation's sovereignty.

Then there were the people. It's always the People.

The unwavering support of the Pakistani populace was a cornerstone of the

nation's victory. Citizens across the country demonstrated resilience and unity, participating in national defense efforts and supporting military initiatives.
This national unity was reminiscent of past conflicts, where the people stood together in the face of adversity. The 2025 conflict rekindled this spirit, with stories of valor and sacrifice resonating deeply within the national consciousness, reinforcing the enduring strength of Pakistan's civil-military partnership.
The 2025 India-Pakistan conflict stands as a testament to Pakistan's strategic acumen, military prowess, effective governance, and national unity. Under the exemplary leadership of General Asim Munir, the Pakistan Army executed precise operations that safeguarded the nation's borders. The Pakistan Air Force's dominance in the skies disrupted enemy advancements, while Prime Minister Shehbaz Sharif's civilian leadership ensured cohesive governance during the crisis. The media and social platforms galvanized public support, reflecting the nation's collective resolve.
This victory not only repelled external threats but also reinforced the resilience and unity of the Pakistani people. It serves as a reminder of the nation's capacity to confront challenges with determination and emerge stronger, united under the banner of sovereignty and national pride.

PAK-CHINA TECHNOLOGY COLLABORATION: A STRATEGIC ALLIANCE FOR THE FUTURE

Daniyal Lucman

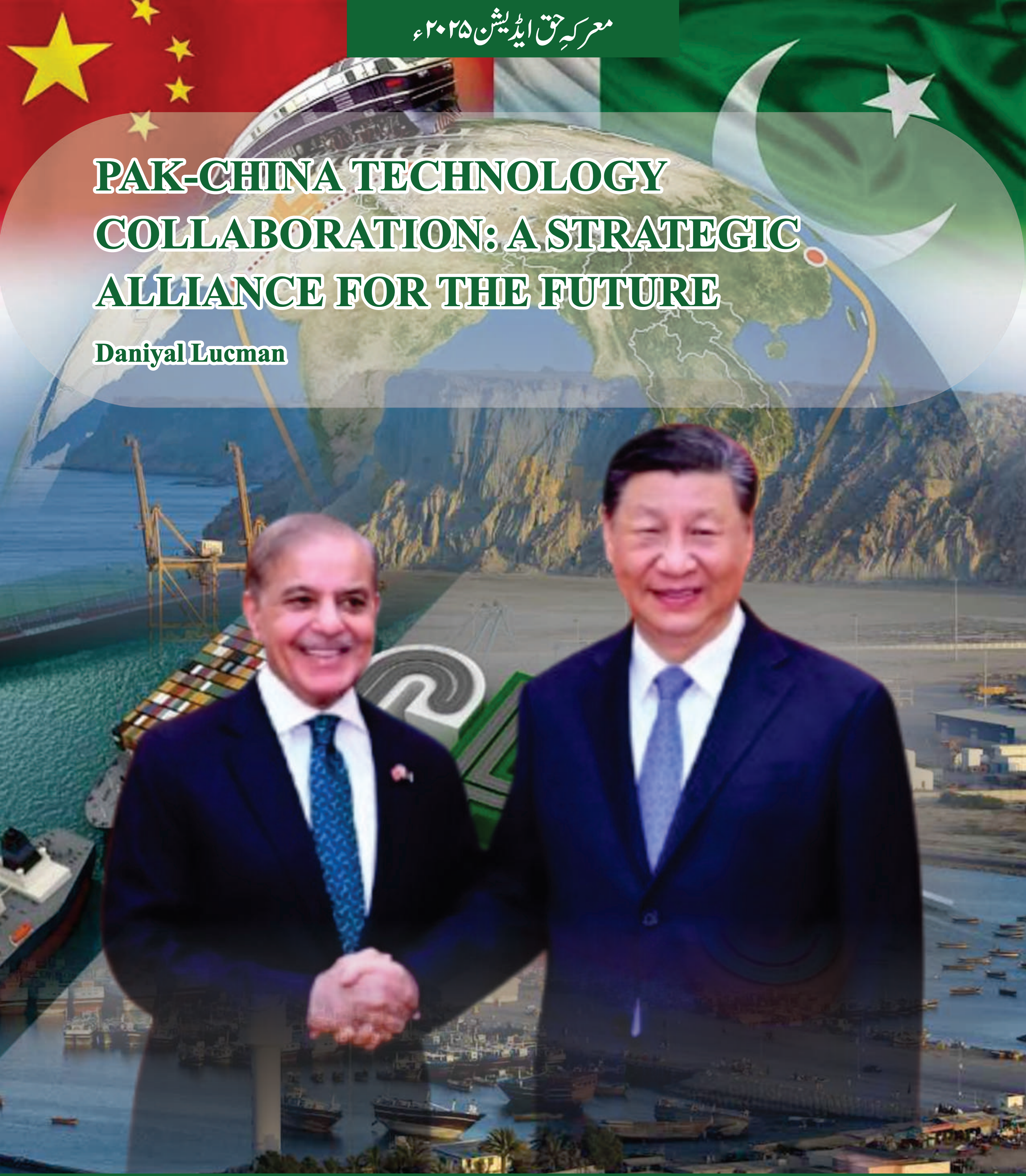

The strategic alliance between China and Pakistan has come a long way, with technology cooperation becoming the pillar of their bilateral ties. Ranging from infrastructure growth to space technology advancements, artificial intelligence, and digital innovation, the two countries are charting a course for collective prosperity and regional stability.

1. Space Technology Advancements

In January 2025, Pakistan made its breakthrough by launching its first homegrown Earth observation satellite, PRSC-EO1, on China's Long March-2D rocket from the Jiuquan Satellite Launch Center. The satellite, which was developed by Pakistan's Space and Upper Atmosphere Research Commission (SUPARCO), will be used for agricultural, disaster management, and urban planning applications. Going even further in reinforcing their cooperation, Pakistan and China have initiated joint ventures in exploring the moon. The ICUBE-Q, a Pakistani lunar nanosatellite, was launched on China's Chang'e 6 mission in May 2024. This mission was Pakistan's maiden venture into deep space exploration, as the satellite entered lunar orbit and returned images to Earth successfully. The ICUBE-Q project is a collaborative venture of the Institute of Space Technology (IST), SUPARCO, and Shanghai Jiao Tong University, within the framework of the Asia-Pacific Space Cooperation Organization (APSCO).

In addition, China has pledged to prepare Pakistani astronauts for future missions on its Tiangong space station. In this program, two Pakistani astronauts will be

chosen and trained as part of the program, with one of them being assigned to fly on a future Chinese space station mission as a payload specialist.

2. Digital Transformation and Artificial Intelligence

The digital economy is at the center of Pak-China cooperation. In March 2025, Pakistan and China signed an agreement to enhance bilateral cooperation in digital technology, artificial intelligence, and ICT development. The cooperation will promote technological advancement in different sectors and enhance the country's digital infrastructure.

High-level talks have also been initiated for strengthening digital cooperation with a concentration on 5G, AI, and data centers. These plans will increase regional integration and further develop digital infrastructure through the China-Pakistan Economic Corridor (CPEC).

In addition, Pakistan has formed the Pakistan Crypto Council (PCC) in March 2025, a state-supported body to regulate and advance blockchain technology and digital assets in the country. The PCC will work to establish rules and advance blockchain technology and digital assets, assisted by overseas agencies like the International Monetary Fund and the Financial Action Task Force.

3. Infrastructure Development under CPEC

The China-Pakistan Economic Corridor (CPEC) continues to be a flagship project that signifies the enhancing relationship of the two countries. In the second phase,

CPEC focuses on innovation, technology transfer, and green development. Major projects include the Suki Kinari Hydropower Project, which started operation in August 2024, and the New Gwadar International Airport, opened in January 2025. These infrastructure initiatives not only increase connectivity and energy security but also lay the groundwork for additional technological cooperation in fields like smart cities and green urban growth.

4. Defense and Strategic Cooperation

Defense cooperation between China and Pakistan has seen substantial progress. In May 2025, when there was a military conflict between India and Pakistan, Pakistan allegedly made combat use of Chinese J-10C fighter jets and PL-15 missiles to down Indian planes for the first time ever.

This practical use has offered interesting insight into China's military technology effectiveness and has regional security implications. Furthermore, China's assistance to Pakistan's satellite and air defense capabilities reflects the strategic depth of their defense relationship.

5. Educational and Vocational Training Initiatives

Understanding the significance of human capital building, China and Pakistan have embarked on a number of educational partnerships. In May 2025, a historic five-party framework accord was signed to boost vocational education and cross-border e-commerce training, especially for young Pakistani women.

Furthermore, China aims to educate a first batch of 10,000 young Pakistani youths from July 2025 onwards through vocational training, certification of skills, industry-academia collaboration, and placements, especially in CPEC-related initiatives.

6. Renewable Energy and Environmental Sustainability

Environmental sustainability is a common interest shared by China and Pakistan. There are joint initiatives to build clean energy projects, including hydropower and solar power, enhancing Pakistan's energy security and environmental objectives. The 884 MW Suki Kinari Hydropower Project is an example of this cooperation. Moreover, both countries are researching common endeavors in climate change mitigation, disaster management, and sustainable agriculture that align with international environmental goals.

7. Economic and Trade Relations

There is a continued strengthening of economic relations between Pakistan and China. Bilateral trade totaled US$23.1 billion in 2024, with China being its largest trading partner and source of imports. There is an ongoing effort to diversify trade, increase investment, and strengthen industrial cooperation, leading to economic growth and development.

In May 2025, Pakistan and China agreed to deepen trade and investment relations, emphasizing the importance of maintaining close communication and cooperation in the wake of regional tensions.

8. Cyber security and Data Sovereignty

In the wake of increasing cyber-attacks across the world, Pakistan and China have launched dialogues and pilot projects on cyber security systems. With China's experience in creating national firewalls and cyber security laws, Pakistan is looking towards seeking technical assistance for improving its digital protection and making secure data policies.

The recent bilateral agreement signed in April 2025 includes knowledge sharing on network intrusion detection systems (IDS), cyber security capacity building for Pakistani engineers, and the setting up of a Joint Cyber security Research Center in

Islamabad. This effort also supports Pakistan's aspiration to localize data storage and processing to ensure sovereignty and enhance digital confidence.

9. Telecommunications and 5G Rollout

ZTE and Huawei, two of China's leading telecommunications giants, are at the forefront of Pakistan's shift to 5G technology. Pilot 5G trials in Lahore and Islamabad were successfully carried out in 2024 using equipment provided by Chinese suppliers, with commercial deployment in major cities set to begin by early 2026.

The partnership also involves establishing 5G innovation laboratories at Pakistani universities to foster research and development, generate employment opportunities, and facilitate startups working on 5G-based solutions for agriculture, logistics, and healthcare.

10. Smart Hospitals and Health Technology

China not only gave medical equipment to Pakistan during the COVID-19 pandemic but also telemedicine devices and health diagnostics supported by AI. Following that partnership, 2025 has witnessed the introduction of the Pak-China Digital Health Corridor, a program directed towards digitizing public health infrastructure in Pakistan.

Chinese businesses have pledged to set up intelligent health monitoring systems, AI diagnostics in rural hospitals, and electronic health records in large hospitals. This not only enhances health access in remote areas but also trains Pakistani medical doctors on utilizing state-of-the-art technologies.

11. Agritech and Smart Farming Solutions

Agriculture, a pillar of Pakistan's economy, is being rekindled with the help of Chinese cooperation in precision agriculture and agritech technologies. In 2025, a joint venture between China's Beidahuang Group and Pakistan's Ministry of National Food Security initiated a program to bring satellite-based irrigation, drone spraying, and intelligent soil sensors to Punjab and Sindh.

More than 300 Pakistani agronomists were trained in Beijing and Wuhan under the China-Pakistan Smart Agriculture Partnership (CPSAP) in AI-enabled yield forecasting, insect monitoring, and greenhouse control.

12. Industrial Automation and Robotics

With Pakistan's Special Economic Zones (SEZs) under CPEC going into large-scale operations, Chinese companies have brought in automation and robotics to Pakistan's manufacturing sector. In 2025, Haier Pakistan launched a completely automated assembly line at Faisalabad SEZ, using robotic arms and real-time quality control systems.

This technology transfer not only enhances industrial productivity but also exposes Pakistani engineers to contemporary manufacturing techniques, making them ready for the Fourth Industrial Revolution (4IR).

13. Urban Planning and Smart Cities

Chinese urban development firms are busy working on smart city planning and deployment in Pakistan. The Gwadar Master Plan for a Smart Port City, prepared with Chinese planners, includes AI-controlled traffic systems, public security based on facial recognition, and public service kiosks that would be operated automatically.

Islamabad and Karachi are also experimenting with smart grid systems, smart waste management, and IoT-based environmental monitoring—technologies tested in collaboration with Chinese smart city providers such as Inspur and Hikvision.

14. Startups and Innovation Ecosystems

To strengthen Pakistan's emerging startup culture, China has provided support by means of funding, incubation, and market access initiatives. The Pak-China Startup

Exchange Program initiated in March 2025 lets Pakistani startups pitch to Chinese investors and gain mentorship in Shenzhen's international innovation hotspots. Moreover, co-accelerators in Lahore and Chengdu have been set up to support co-development of AI, fintech, and edtech solutions with cross-border scalability potential.

15. Cultural and Technological Exchange

To enhance people-to-people connections with technology transfer, China and Pakistan have initiated joint digital storytelling platforms and virtual reality (VR) museums highlighting their alliance history. These platforms apply Chinese-built XR (Extended Reality) technology to provide engaging learning experiences on CPEC, ancient Silk Road links, and contemporary technological advancements. Language exchange apps and online Mandarin learning platforms have also been incorporated into Pakistani education systems to facilitate cross-border communication for technical staff.

Final Thoughts

The constantly changing Pak-China technology partnership is no longer confined to mega-infrastructure—it is defining Pakistan's digital DNA. From space exploration and intelligent agriculture to healthcare AI and smart cities, this partnership is helping Pakistan bypass legacy systems and adopt cutting-edge solutions.

Notably, this partnership is two-way. Pakistan is a test bed and ally in disseminating Chinese innovations to broader markets in South Asia, Central Asia, and the Middle East. As the world orders shift in the 21st century, this energetic technological alliance is a model for South-South cooperation based on mutual advantage, strategic confidence, and shared vision for a high-tech future.

NEW PAKISTAN EMERGES FROM MARKA E HAQ

Mubasher Bukhari

Escalation between Pakistan and India, two nuclear-armed long-standing adversaries broke several myths in the world war history and benefited Pakistan in many ways. In the four-day long war, Pakistan surfaced as an altogether new state amongst the world nations.

Let's recap what happened and how Pakistan transformed into a spectacular country which defended itself against the World's fourth largest army, India.

The war, imposed by India, almost pushed the region to the brink of nuclear catastrophe amid global calls for restraint. India employed both kinetic and non-kinetic military tactics, while Pakistan used diplomacy, restraint and strike which compelled the US and other countries to manage cease fire between the two countries. The timing of the current escalation is striking, coinciding with the anniversaries of both nations' nuclear tests—India's on May 11, 1998, and Pakistan's on May 28, 1998.

Between May 6–8, India struck Pakistan with various ground and aerial weapons while Pakistan retaliated to India's kinetic actions on late Friday night and targeted several airbases and military sites inside India. On Thursday, India reportedly launched dozens of Israeli-made drones at various Pakistani cities. According to Pakistan's official statement, the attacks killed three and wounded four. India claimed the strikes destroyed multiple military sites, while Pakistani authorities asserted that they

downed around 100 drones using a combination of soft and hard kill measures.

The May 6 night was particularly grim. India launched a large-scale missile attack on several locations in Punjab and Pakistan-administered Kashmir, targeting religious seminaries in Muridke, Bahawalpur, Kotli, Muzaffarabad, and Bagh. The

night also saw what is being called the largest Beyond Visual Range (BVR) air combat in history between the Indian and Pakistani air forces. An estimated 70–80 Indian and 27–30 Pakistani aircraft engaged from distances exceeding 160 kilometers while remaining within their respective air spaces over the Kashmir sector. The scale of the dogfight had ripple effects in the global defense market, particularly for the Chinese JF-17 Thunder, JC-10, and the French-made Rafale aircraft. Pakistan shot down five Indian aircraft, including three Rafales. India denied the losses, though some international outlets reported that at least three Indian jets, including a Rafale, were downed. Pakistan also accused India of shelling the Neelum–Jhelum Dam. Simultaneously, India suspended the Indus

Waters Treaty, causing water shortages in two Pakistani rivers.

On Friday Night, India again struck three Pakistani air bases with ballistic missiles and also fired dozens of explosive drones in various cities of Pakistan besides shelling alongside Line of Control and Working Boundaries. A couple of hours after India's move, Pakistan launched a massive attack with Fateh missiles and drones which targeted Adampur, Udhampur, Uri, Pathankot, Amritsar, Rajasthan and other airbases. Pakistani IT warriors hacked dozens of official Indian websites too. After Pakistan gave a pause to its offensive, The US President Donald Trump tweeted that Pakistan and India have decided to cease fire immediately. He said that the two countries' leaders will hold talks at a third place of their choice to resolve the issues between them. Pakistanis came to the street, chanting slogans in favor of Pakistan's armed forces.

How did escalation start?

On April 22, India accused Pakistan of orchestrating a terrorist attack in Pahalgam, Kashmir that killed 26 tourists. India vowed retaliation, with its media amplifying calls for action. Pakistan condemned the attack, expressed condolences, and even offered an independent investigation—an offer India rejected.

Seeing India's aggressive intent, the United States (India's strategic partner), the UK, Saudi Arabia, Iran, Russia, Turkey, and Qatar, called for restraint. Pakistan exhibited extreme restraints in the first two days but then responded strongly. In 2016, following the Uri attack, India claimed it had conducted surgical strikes in Pakistan-administered Kashmir, which Pakistan denied. In 2019, after the Pulwama attack, India claimed to have struck a JeM camp in Balakot, deep inside Khyber Pakhtunkhwa. Pakistan acknowledged the airspace violation but denied any significant damage. The incident led to dogfights, and India lost a MiG-21, with pilot Abhinandan Varthaman captured and later released by Pakistan.

Many Pakistani analysts believe India will continue its doctrine of pre-emptive strikes in response to any perceived threats, challenging Pakistan's sovereignty and compelling a response. At last Pakistan responded strongly which led to several international interventions for a ceasefire.

Newness and myths broken in Marka e Haq

The war set new record and busted myths. It was a general perception that Pakistan is weaker against the mammoth India army in terms of conventional warfare. Pakistan changed the perception by targeting India military bases deep inside India by using only Fatah missiles and drones. Against the rumors, Pakistan did not send even a single aircraft across the border.

The May 6 night also saw what is being called the largest Beyond Visual Range (BVR) air combat in history between the Indian and Pakistani air forces. An estimated 70–80 Indian and 27–30 Pakistani aircraft engaged from distances exceeding 160 kilometers while remaining within their respective air spaces over the Kashmir sector. The scale of the dogfight had ripple effects in the global defense market, particularly for the Chinese JF-17 Thunder, JC-10, and the French-made Rafale aircraft. Pakistan shot down five Indian aircraft, including three Rafales, destroying a myth that Rafale cannot be shot down with any air-to-air or ground-to-air missile. Pakistan's IT warriors fought the biggest digital war in world's history and helped their armed forces by hacking dozens of Indian key defense sites to achieve the targets accurately. It was the first ever war in human history where Chinese weapons were pitched against the European weapons system, and Chinese one's proved better than the European war instruments.
How has Pakistan transformed into a changed country?
Before Marka e Haq, the global community doubted Pakistan's capabilities and the majority of the powerful states sided with India.

However, Pakistan's performance in Marka e Haq has changed the tone of international diplomacy world's view about Pakistan. Today, those countries, backing India openly, are not either standing neutral or supporting Pakistan's stand.
The biggest success of Pakistan is that the Kashmir Issue, which India pressed under illegal measures like revocation of Article 370, is again in the spotlight. The US President Trump's repeated statements about the solution of the Kashmir Dispute has thwarted Indian plans to block international discussion on Kashmir.

Pakistan’s armed forces exhibited their excellence in all fields and outplayed Indian forces. According to various reports, several countries are planning to send their military recruits to Pakistan’s defense institutions, which is an acclamation to the armed forces and the institutions. The armed forces managed to reconstruct Pakistan’s people's confidence in them. The military leadership and jawans earned a heroic reputation which is evident from the peoples’ gestures like saluting and garlanding them on roads.

The ample benefit of the war to Pakistan is national unity. Before the war episode, Pakistan was suffering societal polarization, but Marka e Haq united the whole nation, political forces and the state institutions. Now Pakistan stands united against any external or internal threat. Pakistan’s foreign ministry used diplomacy as warfare effectively and spread its point of view about Indian aggression across the world which was heard and endorsed by dozens of countries. Previous to the war episode, critics used to grill the foreign ministry for exhibiting weak diplomatic skills.

Summing up the outcomes of Marka a Haq, one can comfortably say that India’s misadventure against Pakistan resulted in damages to India and benefits to Pakistan as the result of which Pakistan has been recognized as the global power.

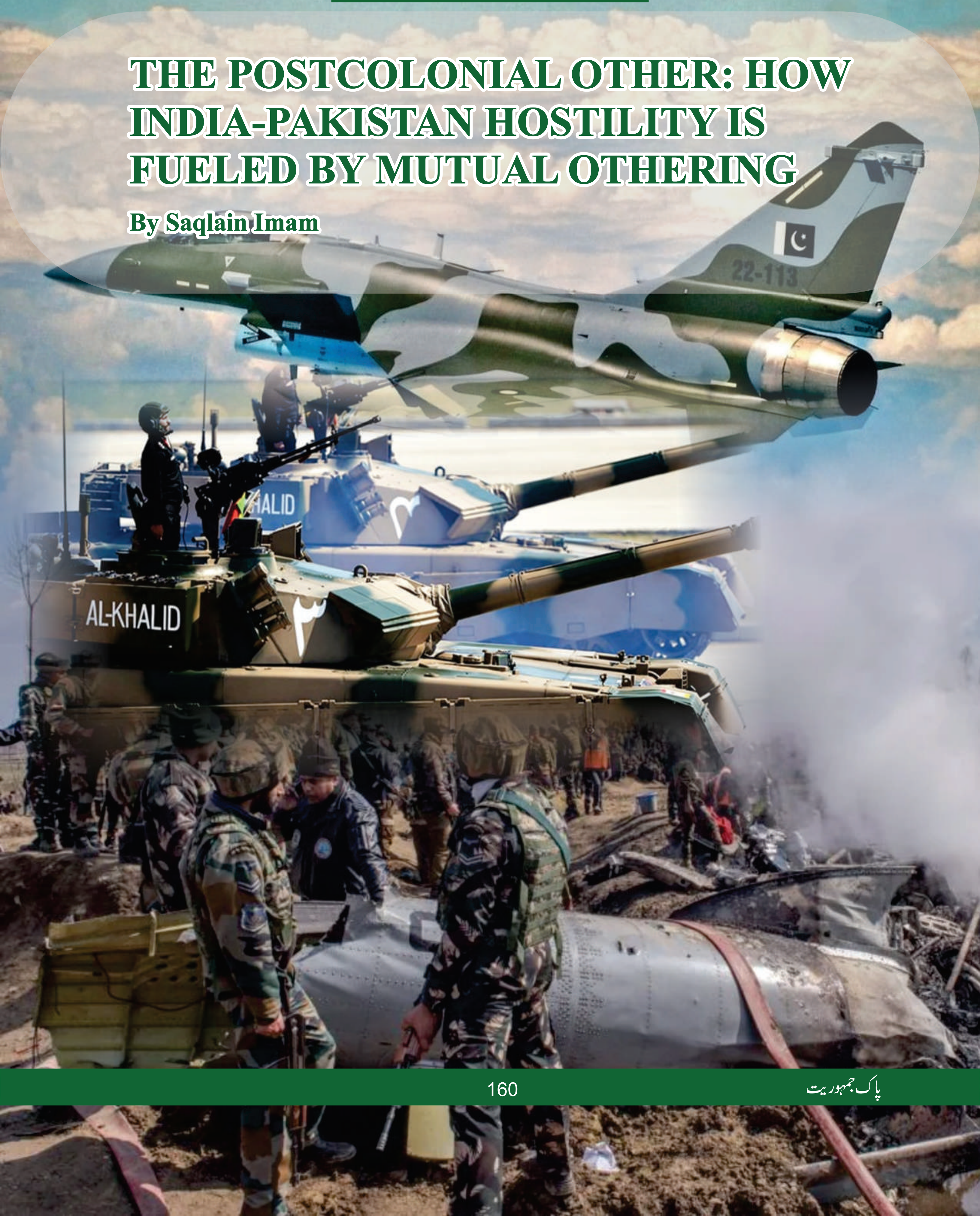

THE POSTCOLONIAL OTHER: HOW INDIA-PAKISTAN HOSTILITY IS FUELED BY MUTUAL OTHERING

By Saqlain Imam

Reframing the 2025 Ceasefire Through the Lens of Postcolonial 'Othering' and Ideological Alienation

The tenuous ceasefire reached on May 10, 2025, between India and Pakistan following the April Pahalgam massacre marks another temporary pause in a long cycle of hostility. Yet what lies beneath this volatile relationship is not merely a clash of interests or strategic doctrines, but a deeper, insidious process rooted in postcolonial othering. Drawing from the work of Edward Said and other postcolonial theorists, this paper argues that the ideological framework of Hindutva under Indian Prime Minister Narendra Modi, and the militarized Islamist narratives prevalent in Pakistan, are mirror images—each reinforcing the other's legitimacy by constructing the opposing nation as a civilizational threat. Peace in South Asia will remain elusive unless both states confront the postcolonial inheritance of 'Othering', and dismantle the ideological scaffolding that perpetuates it.

1. Postcolonial States, Colonial Shadows

India and Pakistan are not merely adversarial nation-states—they are co-products of the same colonial rupture, carved from a shared civilizational and geographical space by the trauma of the 1947 Partition. In their efforts to construct distinct national identities, both states have resorted to the ideological production of the 'Other'—not as incidental foreign policy, but as an existential cornerstone of nation-building.

As Edward Said observed in Orientalism (1978), "The construction of identity… involves the construction of opposites and 'others' whose actuality is always

subject to the continuous interpretation and reinterpretation of their differences from 'us'."

In South Asia, this oppositional identity has become ingrained: India casts Pakistan as a regressive, terror-exporting, theocratic anomaly; Pakistan, in turn, portrays India as a Hindu supremacist, neo-imperial threat to Muslim existence.

Pakistani Marxist intellectual Eqbal Ahmad (The Selected Writings of Eqbal Ahmad, 2006) argued that both postcolonial states inherited and reproduced colonial forms of centralized and authoritarian governance. He likened Pakistan's use of Islam to the British colonial use of race—as a tool for identifying enemies and consolidating power.

Indian historian Perry Anderson (The Indian Ideology, 2012) contended that Indian nationalism emerged not only in resistance to British rule, but also in rivalry with Muslim separatism. This dynamic, according to him, "ensured that Pakistan would be cast forever as the negation of India's self-image."

Pakistani political scientist Dr. Ishtiaq Ahmed (The Punjab: Bloodied, Partitioned and Cleansed, 2012) notes that both India and Pakistan have come to rely on projecting the other as a perpetual antagonist—sustaining nationalism through enmity and legitimizing authoritarian tendencies domestically.

Similarly, Dr. Aas im Sajjad Akhtar (The Struggle for Hegemony in Pakistan: Fear, Desire and Revolutionary Horizons, 2022) argues that Pakistan's postcolonial nationalism is "trapped in paranoid logics," unable to accommodate internal diversity, and thus dependent on fabricating enemies—both within and across borders—to maintain a fragile unity.

Ayesha Jalal (Self and Sovereignty, 2000) observes that Partition entrenched divisions not just in territory but also in the political psyche: what had once been complex social coexistence was reduced to rigid national rivalries.

On the Indian side, Urvashi Butalia (The Other Side of Silence, 1998) points out that "we inherited the colonizer's categories of difference, and used them not to heal but to dominate and exclude," underlining how postcolonial states internalized and weaponized colonial modes of differentiation.

Thus, India and Pakistan today remain not only geopolitical adversaries but also psychological reflections of each other's postcolonial anxieties. Their national imaginaries are upheld not merely by affirming their own identities, but by constantly invoking and vilifying the 'Other'. The challenge, then, is not only about borders or ceasefires—but about deconstructing the colonial legacies of identity that continue to fracture the subcontinent.

2. Hindutva and the Civilizational Other

With the ideological orientation outlined above, both India and Pakistan have seen shifts in their nation-building trajectories. In India's case, despite its constitutional commitment to secularism, the rise of Hindu nationalism—especially under the influence of the Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS) and the Bharatiya Janata Party (BJP)—has accelerated a drift from a secular framework toward a Hindu majoritarian ethos. While there remains an unresolved debate over what precisely constitutes a "Hindu state," this trajectory has culminated in the consolidation of Hindutva politics and the rise of Prime Minister Narendra Modi, whose government is widely seen as advancing the RSS's ideological project. Critics

argue that this shift undermines India's pluralistic foundations and increasingly marginalizes religious minorities, particularly Muslims.

Since coming to power in 2014, Narendra Modi has injected the Hindutva worldview of the Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS) deep into the Indian state. Under this ideology, India is envisioned not as a pluralist democracy but as a Hindu rashtra—an exclusionary homeland for Hindus. This naturally casts Indian Muslims—and by extension, Pakistan—as permanent outsiders.

Gayatri Spivak's insight in 'Can the Subaltern Speak?'—that postcolonial narratives often silence the marginalized—resonates in how Hindutva politics renders Indian Muslims both invisible and hyper-visible: vilified in law (e.g., CAA), rhetoric (love jihad, beef lynchings), and policy (Kashmir's lockdown, Waqf [Amendment] Act, 2025). As India responded to the April 2025 massacre in Pahalgam with "Operation Sindoor", its military posture was steeped less in strategic rationale than in ideological-driven civilizational retribution.

Pakistan, in this formulation, is not a mere adversary—it is the "external Muslim Other", necessary to justify the Hindu Self.

3. Impact on India's Global Image: The Erosion of Pluralism

India's long-cherished reputation as the world's largest democracy—traditionally grounded in pluralism, secularism, and Gandhian non-violence—has come under increasing international scrutiny during Narendra Modi's tenure. Indian scholar Ashis Nandy long warned about the dangers of majoritarianism and the erosion of secular values in India's political culture, noting how "diversity is often seen not as strength but as a threat" (The Intimate Enemy, 1983). This cultural groundwork has, over time, contributed to the rise of political forces like Modi's Bharatiya Janata Party (BJP).

Political analyst Pratap Bhanu Mehta observes that under Modi, "there is a systematic erosion of constitutionalism, replacing democratic pluralism with majoritarian nationalism" (The Crisis of the Indian State, 2019).
Globally, liberal democracies, human rights organizations, and sections of the Indian diaspora now view India with growing concern. As Danish anthropologist Thomas Blom Hansen, researcher on political life, ethno-religious identities, and urban dynamics in South Asia and Southern Africa, notes, "India's democracy today grapples with the paradox of robust elections but shrinking civic freedoms and rising intolerance" (Wages of Violence, 2001).

At home, what critics label as authoritarianism and religious majoritarianism is often celebrated by conservatives and supporters as "true nationalism." Indian economist Jean Drèze points out, "For many, nationalism has become a code word for a Hindu majoritarian project, sidelining the very secular ideals that once defined India" (interview, 2020). This polarization deepens the divide between liberal and conservative visions of India's identity, complicating the future of its democracy.
Revocation of Article 370 (2019)
Though the revocation of Article 370—the provision granting Jammu and Kashmir special autonomous status—had long been a central agenda of the Bharatiya Janata Party (BJP), its implementation in August 2019 was closely intertwined with escalating geopolitical tensions. The decision came in the immediate aftermath of the Pulwama attack (14 February, 2019) and India's subsequent retaliatory airstrike

on Balakot (26 February) in Pakistan, as well as the dramatic capture and return of Wing Commander Abhinandan. This timing revealed the move as not merely a domestic constitutional change but a calculated, ideologically driven response to a broader security and geopolitical dispute.

By unilaterally abrogating Article 370 on August 5, 2019, the Modi government sought to assert a nationalist vision of territorial integration, aiming to end separatist militancy through a hardline approach—without the formal or informal consent of any Kashmiri leaders, including those known to be pro-India. However, the revocation quickly turned into a strategic disaster. It failed to quell insurgency within Kashmir and instead deepened regional instability. Critically, it antagonized China by directly challenging its territorial claims in Ladakh, intensifying Sino-Indian tensions. In response, China substantially increased its military support to Pakistan, transforming Pakistan into an even more formidable adversary for India, especially visible in the aerial confrontations following the 2025 Pahalgam conflict.

The revocation was accompanied by the world's longest communications blackout in a democratic country, with sweeping restrictions on movement, access to information, and peaceful assembly. Human Rights Watch condemned these measures as "disproportionate and indiscriminate," underscoring the humanitarian cost of the government's strategy.

The move epitomized a colonial-style internal 'othering' of Kashmiris—treating them less as citizens with rights and more as subjects requiring pacification. Writer Arundhati Roy characterized it as "the most overt act of internal colonization in modern India" (The Guardian, August 2019), reflecting how nationalist ideology justified suppressing Kashmiri agency under the guise of territorial sovereignty.

The Citizenship Amendment Act (CAA) and NRC

The 2019 CAA provided a pathway to Indian citizenship for all undocumented migrants except Muslims from neighboring countries. Combined with the proposed National Register of Citizens (NRC), this law sparked nationwide protests and was described by Indian historian Ramachandra Guha as "the first legal instance of state-sponsored religious discrimination in independent India." Amnesty International warned that these measures "threaten to create the world's largest stateless population," recalling colonial-era divide-and-rule tactics that manufactured religious identities as legal categories.

Post-Pahalgam 2025 Escalation

India's militarized response to the April 2025 Pahalgam massacre—in which 25 Hindu tourists were brutally killed after being identified by their religious

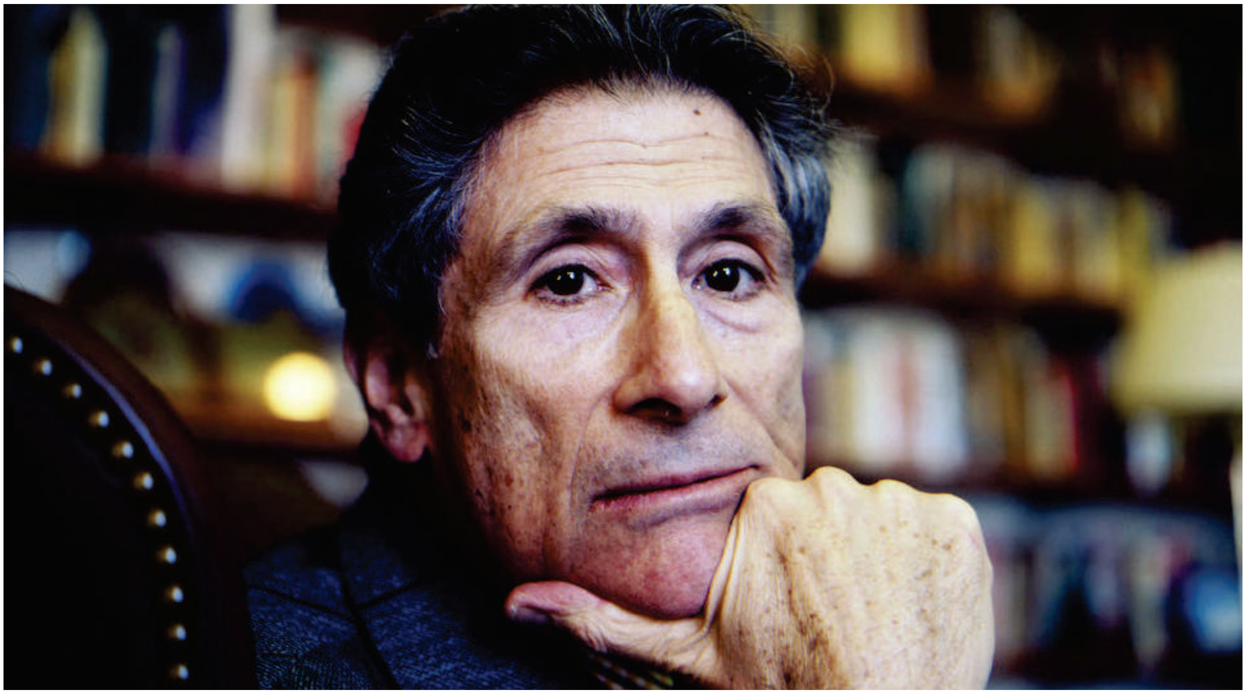

identity—was launched under the name Operation Sindoor. The operation involved cross-Line of Control strikes, despite inconclusive evidence directly linking the attackers to the Pakistani state. Leading global outlets such as The New York Times and Le Monde criticized India's disproportionate retaliation and urged restraint. The EU High Representative called for "a credible and independent investigation before any escalation."

In contrast to the 2019 Balakot airstrikes, where India's narrative received a degree of Western sympathy following the Pulwama attack, the 2025 response was met with widespread hesitation. This shift reflects growing international unease with ideological militarism cloaked as national security—a recurring feature of late-stage ethno-nationalist regimes. Even if the Pahalgam massacre was directly or indirectly linked to non-state actors based in Pakistan, India's kinetic response targeting both Pakistan-administered Kashmir and parts of mainland Pakistan risked escalating the crisis into a full-blown war.

In an era where conflicts in Gaza, Ukraine, and Yemen have already demonstrated the catastrophic limits of military solutions, such escalatory actions between two nuclear-armed neighbors carry far more peril than promise, and also their futility.

4. Pakistan's Role: A Parallel but Complex Threat

While India's growing ideological assertiveness attracts attention, Pakistan's internal contradictions remain equally significant. Historically, the Pakistani state has operated under a praetorian dynamic, with the military playing a dominant role—particularly in shaping foreign policy toward India and Afghanistan. However, since 2020, there have been signs of a strategic recalibration.

Historical Use of Proxies

From the Kargil War (1999) to alleged links with groups like Jaish-e-Mohammed and Lashkar-e-Taiba, Pakistan's security doctrine has often relied on non-state actors. These choices, rooted in the idea of strategic depth, have backfired repeatedly—damaging Pakistan's international standing and fostering blowback, such as the attack on the Army Public School in Peshawar (2014).

As an American academic Christine Fair, notes: "Pakistan's state has incubated militant jihad as an instrument of asymmetric warfare, often blurring the line between ideology and statecraft." (Fighting to the End, 2014)

Recent Diplomatic Posturing

However, since 2022, a subtle shift has been visible. The Peshawar Dialogue Initiative (2023), a Track-II peace platform, and Islamabad's post-Pahalgam response—which emphasized de-escalation, multilateral investigation, and restraint—were welcomed by the EU and China alike.

Pakistani Foreign Minister in May 2025 stated:

"We must not let the subcontinent become a prisoner to historical hate. Pakistan will not respond to fire with fire but will pursue truth with restraint."

While critics argue this is mere tactical moderation, the tone stands in marked contrast to Modi's hawkish rhetoric, reflecting a temporal reversal of roles: India as ideological aggressor, Pakistan as cautious regional actor.

5. Regional Outlook: Fascism, Fragility, and the Postcolonial Trap

The South Asian region today is witnessing a disturbing revival of authoritarian ethno-nationalism, threatening the postcolonial vision of pluralistic nationhood envisioned by its founding fathers—Gandhi, Jinnah, Nehru, Mujib, and Bandaranaike.

The Authoritarian Drift

India under Modi increasingly resembles postcolonial majoritarian states, where one community is valorized and others are vilified. Scholar Ashis Nandy long time ago even before the right wing BJP had come into power, called this a form of "inner colonization"—where democratic institutions are hollowed out to serve mythic-nationalist visions (The Intimate Enemy, 1983).
Journalist Kapil Komireddi writes: "India is not becoming Hindu Pakistan—it is becoming Hindu India, which is a more dangerous mutation because it carries the legitimacy of democratic elections." (Malevolent Republic, 2019)

A Mirror in Pakistan

Ironically, some of these tendencies were visible in Pakistan's own trajectory during General Zia-ul-Haq's Islamization (1977–1988), which marginalized religious minorities, empowered the clerical class, and militarized state ideology. The blasphemy laws, the Ahmadi exclusion (via constitutional amendment in 1974), and the Hudood Ordinances all contributed to systemic 'othering' of dissenting identities.

Today, many Indian liberals view the Modi regime as reproducing these very models under a different theological banner.

The Spiral of Mimicry

As Homi Bhabha postcolonial scholar, theorizes in 'The Location of Culture' (1994), postcolonial states often "mimic" colonial power structures, but in doing so, create distorted versions—almost the same, but not quite. This ideological mimicry—militarism, censorship, communal binaries—now defines both Indian and Pakistani state behavior, albeit in inverse cycles.

Policy Recommendations for Western Diplomats: Avoiding a Bipolar Trap

Given the regional dynamics and historical complexities, Western diplomacy must adopt a nuanced, postcolonial-aware framework, avoiding simplistic binaries of good vs evil, democratic vs authoritarian.

Maintain Strategic Even-handedness

While Pakistan's democratic institutions remain fragile, and its history of supporting proxies is undeniable, Western powers should avoid turning a blind eye to India's ideological slide under the guise of shared strategic interests (e.g., Indo-Pacific containment of China).

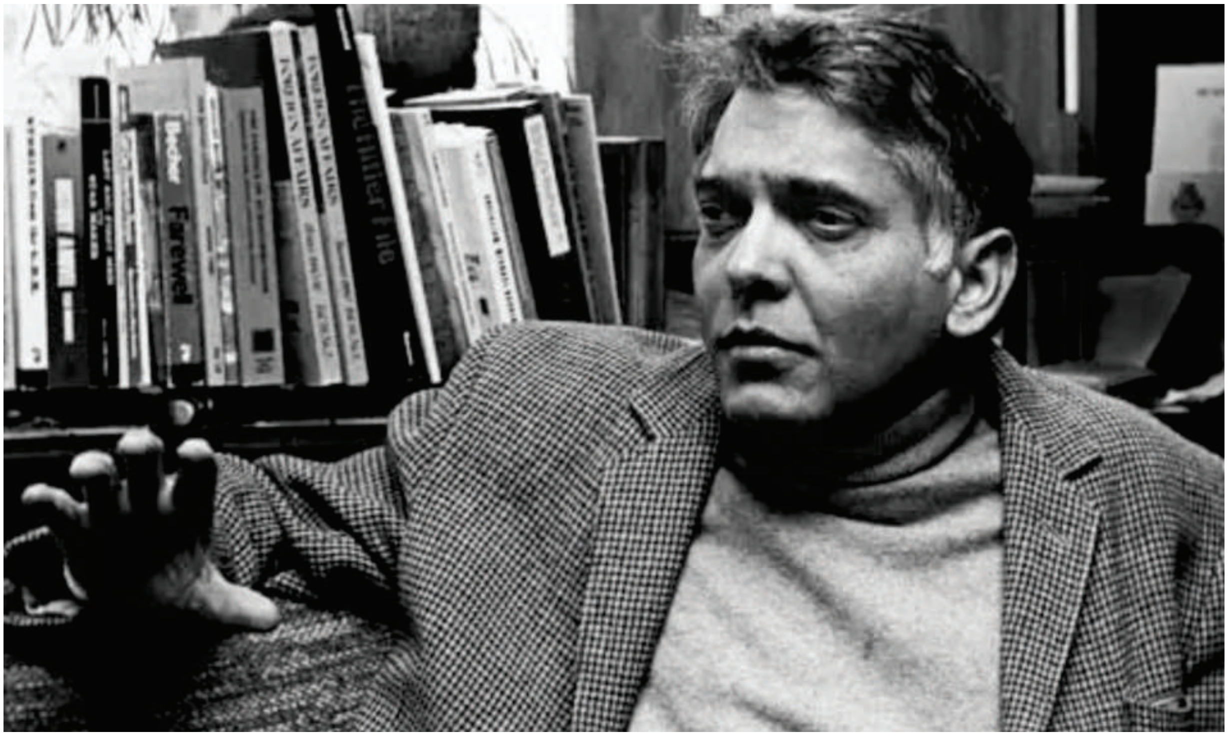

As Noam Chomsky warned in 2021:

"When you license a democracy to act like a colonial power, don't be surprised if it stops being a democracy."

Strengthen Civil Society in Both States

Support for independent media, legal aid groups, women's rights organizations, and academic exchange is critical. For example, initiatives like the South Asia Peace Action Network (SAPAN) and SAFHR (South Asia Forum for Human Rights) can foster cross-border people-to-people trust.

De-militarize Crisis Response

Every crisis (Uri 2016, Pulwama 2019, Pahalgam 2025) has been followed by performative militarism. Western powers must prioritize crisis prevention architecture—such as a South Asia hotline mechanism, a formal ceasefire monitoring mechanism, and third-party investigations.

Address the Ideological Core

Diplomatic pressure must target not just actions but ideas—particularly supremacist ideologies like Hindutva. The UN Special Rapporteur on Minority Rights in 2023 emphasized:

"Religious nationalism, left unchecked, poses the gravest existential threat to multi-ethnic postcolonial states."

India's post-2014 ideological transformation represents a paradigmatic shift with regional consequences. Yet, as this paper has shown, both India and Pakistan suffer from deeply embedded structures of 'othering', shaped by their colonial pasts and postcolonial anxieties. Peace cannot emerge unless both states engage in ideological introspection—not just diplomatic choreography.

Reclaim

The 10 May 2025 ceasefire must not be seen merely as a fleeting moment of relief, but as a historic opportunity—a rare chance to reimagine South Asia beyond flags, fears, and frontiers. It offers a moment to confront and transcend the legacy of postcolonial "otherness" and mutual hostility, and instead, to rediscover the progressive ideals that once inspired both nations: Jinnah's vision of a pluralistic Pakistan and Gandhi's commitment to non-violence in India. This should be a time not to prepare for each other's destruction, but to reclaim the moral and material resources needed to fight poverty, inequality, and intolerance—our shared adversaries.

If, in the future, violence by non-state actors threatens to destabilize the region once again, the leaders of India and Pakistan must have already cultivated enough political maturity and trust to speak directly to one another to defuse tensions. The fate of over a billion people should not be left to be decided by powers thousands of miles away. A sustainable peace must be rooted in regional agency—not external arbitration.

ہماری مطبوعات

نمبر شمار	مطبوعات	زبان	قیمت پاکستانی روپے	قیمت امریکی ڈالر
1	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	150/-	$-05
2	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	انگریزی	150/-	$-05
3	قائداعظم محمد علی جناح خطبات اور ارشادات بطور گورنر جنرل 1947ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	اردو	350/-	$-17
4	قائداعظم محمد علی جناح (تصویری البم) 1876ء تا 1948ء (مجلد)	انگریزی	350/-	$-17
5	قائداعظم محمد علی جناح (تصوری البم) 1876ء تا 1948ء (پیپر بیگ)	انگریزی	350/-	$-17
6	قائداعظم کے سنہری اقوال	انگریزی	100/-	$-04
7	اقوال قائد (پیپر بیگ)	انگریزی	50/-	$-03
8	قائداعظم کے بانی محمد علی جناح	انگریزی	400/-	$-15
9	جناح اور ان کا دور (از عزیز بیگ)	انگریزی	250/-	$-10
10	مادرِ ملت سرمایہ ملت	اردو	250/-	$-10
11	مادرِ ملت تصوری البم	اردو	250/-	$-10
12	پاکستان ہینڈی کرافٹس	انگریزی	200/-	$-04
13	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (چھ جلدیں)	انگریزی	450/-	$-17
14	پاکستان کرونولوجی 1947ء تا 2006ء (پیپر بیگ) (چھ جلدیں)	انگریزی	400/-	$-15
15	پاکستان دستکاریاں	انگریزی	250/-	
16	پاکستان، بنیادی حقائق	انگریزی	50/-	$-02
17	اُبھرتا پاکستان ایک طاہرانہ نظر	انگریزی	2000/-	$-120
18	پاکستان۔فرام ماؤنٹینیز ٹوسی (محمد امین۔ڈنکن ویلٹس۔گراہم بیناک)	انگریزی	1000/-	$-20
19	پاکستان چینی مصوروں کی نظر میں (ین پنگ اینڈ ٹوہوا)	انگریزی۔عربی۔فرانسیسی۔چینی	500/-	$-20
20	انڈس فیسز اینڈ ہولڈز	انگریزی	2500/-	$-125
21	چھ شہروں کے کتابچے	انگریزی	60/-	
22	دلفریب جھیلیں	انگریزی	200/-	$-12
23	ٹرک آرٹ	انگریزی	200/-	$-08
24	گندھارا آرٹ اِن پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/-	$-04
25	مسلم آرٹ اینڈ ہیریٹج آف پاکستان (از ڈاکٹر اے ایچ دانی)	انگریزی	100/-	$-04
26	اسلامی معاشرتی اقدار	اردو	15/-	$-01
27	وحدت افکار (علاقائی شاعری سے انتخاب)	اردو	100/-	$-04
28	رحمت کا فرشتہ (عبدالستار ایدھی)	انگریزی	615/-	$-50
29	ماہِ نو غالب (سپیشل ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
30	ماہِ نو اقبال (سپیشل ایڈیشن)	اردو	350/-	$-17
31	ماہِ نو قائداعظم (سپیشل ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
32	ماہِ نو بیادِ فیض (سپیشل ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
33	ماہِ نو احمد فراز (سپیشل ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
34	ماہِ نو احمد ندیم قاسمی (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
35	ماہِ نو جالب نمبر (سپیشل ایڈیشن)	اردو	500/-	$-60
36	ماہِ نو جوش (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
37	ماہِ نو انتخاب والیم (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
38	ماہِ نو انتخاب 2018ء (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
39	ماہِ نو سر سید احمد خان (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-15
40	ماہِ نو منو بھائی (سپیشل ایڈیشن)	اردو	400/-	$-60
41	ماہِ نو (ماہ نامہ) (گذشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
42	ماہِ نو (ماہ نامہ) (آن لائن)	اردو		
43	پاک جمہوریت (ارفع کریم) (سپیشل ایڈیشن)	اردو	10/-	
44	پاک جمہوریت (ماہ نامہ) (گذشتہ شمارے)	اردو	100/- فی شمارہ	
45	پاک جمہوریت (ماہ نامہ) (آن لائن)	اردو		
46	پاکستان پکٹوریل	انگریزی	200/-	$-120

رابطہ برائے خریداری

مینجر: ڈائریکٹوریٹ جنرل آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، بی۔ ایف بلڈنگ زیرو پوائنٹ، اسلام آباد، پاکستان۔ فون: 051-9252182 فیکس: 051-9252176

DIRECTORATE OF ELECTRONIC MEDIA AND PUBLICATIONS

ڈائریکٹوریٹ آف الیکٹرانک میڈیا اینڈ پبلی کیشنز، اسلام آباد
ریجنل آفس: 291اے، ایم اے جوہر ٹاؤن لاہور۔